بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

تاریخ: ۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ حوالہ: ۱۱۲

تصدیق نامہ

الحمدللّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

آدابِ مُرشدِ کامل

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے۔ البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس

تفتیشِ کتب و رسائل

01-09-05

شَرِیْعَتُ وطریقت کے گیارہ مُبارَك حُروف کی نِسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی '۱۱ مقدّس نیّتیں'

مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر طَبَرانی حدیث ۵۹۴۲ ج ۶ ص ۱۸۵ بیروت)

﴿۱﴾ رِضائے اِلٰہی عزوجل کیلئے اِس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالعہ کروں گا۔

﴿۲﴾ کتاب مکمل پڑھنے کیلئے روزانہ چند صَفَحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا۔

﴿۳﴾ شرِیعت وطریقت کے اَحکام سیکھوں گا۔

﴿۴﴾ قرآنی آیات کی زِیارت کروں گا۔

﴿۶،۵﴾ مُرشِد کے حقوق وآداب پڑھ کر یاد رکھوں گا اور انہیں پورا کرنے کی بھی کوشش کروں گا۔

﴿۷﴾ جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔

﴿۸﴾ دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب بھی دِلاؤں گا۔

﴿۱۰،۹﴾ تَهَادُوْا تَحَابُّوْا ۔ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔' (مؤطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱)
اس حدیثِ مبارکہ پر عمل کی نیّت ہے حسبِ توفیق یہ کتاب دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔

﴿۱۱﴾ اس کتاب میں دیئے گئے طریقے کے مطابق مقررہ وقت پر روزانہ پابندی سے تصوُّرِ مُرشد کروں گا۔ اِن شآءَاللہ عزوجل

☆ ☆

اچھی اچھی نیّتوں سے متعلق رَہنمائی کیلئے، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا منفرِد سنّتوں بھرا بیان 'نِیَّت کا پھل' اور آپ کے مُرتّب کردہ دیگر، کارڈ یا پمفلٹ مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے حاصِل فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ

پیش لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! فی زمانہ ایک طرف ناقص اور کامل پیر کا امتیاز مشکل ہے تو دوسری طرف جو کسی کامل مرشِد کے دامن سے وابستہ ہیں بھی تو انہیں اپنے مرشِد کے ظاہری و باطنی آداب سے آشنائی نہیں۔ جس کے سبب فیضِ مرشِد کے طالب وتشنگان (یعنی پیاسے) اپنی سوکھی زبانیں تو دیکھ رہے ہیں مگر آدابِ مرشِد سے بے تو جُّہی جو کہ مرشِدِ کامل کے فُیوض وبَرَکات سے سیرابی میں سب سے بڑی رُکاوٹ ہے۔اس پر توجہ نہیں دیتے۔

اِن حالات میں اس بات کی اَشد ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسی تحریر ہو جس سے شریعت کی روشنی میں موجودہ دَور کے تقاضوں کے مطابق ناقص اور کامل مرشِد کی پہچان بھی ہو سکے اور کامل مرشِد کے دامن سے وابستگان آدابِ مرشد سے مطلع ہو کر ناواقفیت کی بنا پر طریقت کی راہ میں ہونے والے ناقابلِ تصوّر نقصان سے بھی محفوظ رہ سکیں۔ اس حقیقت کو جاننے اور مرشِدِ کامل کے آداب سمجھنے کیلئے آدابِ مرشدِ کامل کے مکمل پانچ حصّوں پر مشتمل اس کتاب میں شرِیعت وطریقت سے متعلق ضروری معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

اس کتاب میں آیات کے ترجمے کنزُ الایمان شریف اور اَحادیثِ مبارکہ کے مکمل حوالہ جات کے ساتھ ہر کتاب کا حوالہ مع جلد وصفحہ نمبر کے ساتھ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔تلفظ کی دُرستی کیلئے جابجا اِعراب لگانے کے ساتھ ساتھ قارئین کی دلچسپی کے پیشِ نظر ایمان افروز سچّی حکایات بھی پیش کی گئی ہیں۔

اُمید ہے کہ آپ بااَدب خوش نصیبوں میں شامل ہونے کے طریقہ کار اور شرِیعت وطریقت کے اَسرار جاننے کیلئے اس کتاب کو اوّل تا آخر ضرور پڑھیں گے۔ اِن شاءَ اللہ عزَّ وجلَّ اس کتاب کا گہری نظر سے مطالَعہ نہ صِرف سابِقہ زِندگی میں ہونے والی کوتاہیوں کی نشاندہی کرے گا، بلکہ زیرِ مطالعہ رکھنے والوں کی آئندہ زِندگی کیلئے بھی رَہنمائی کرے گا۔

اس کتاب کو پیش کرنے کی سعادت دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العِلمیۃ کے شعبۂ اصلاحی کتب کو حاصل ہو رہی ہے۔ اللہ عزَّ وجلَّ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں شریعت وطریقت کے رُموز اور آدابِ مرشِد ذوق وشوق سے جاننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی اور ساری دُنیا کی اِصلاح کی کوشش کرنے کے لئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مَدَنی قافِلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃُ العلمیۃ کو دِن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب

(مجلس المدینۃُ العلمیۃ، دعوتِ اسلامی)

۲۶ ذُو الۡقَعۡدَۃُ الۡحَرام ۱۴۲۶ھ

29 دسمبر 2005ء

پہلے اسے پڑھئے

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه اپنے رِسالے ضیائے دُرود وسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں، 'جس نے مجھ پر سومرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔' (مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی الصلوة علی النبی...... الخ، رقم ۱۷۲۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد!

فیضانِ اولیاء

علماءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰه فرماتے ہیں کہ رَحمتِ عالم، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صِفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کا تزکیہ (یعنی نفس وقلب کو پاک وصاف) فرماتے ہیں۔ یعنی جن دِل میں شیطانی وسوسوں اور نفسانی سیاہ کاریوں سے آلودہ ہوچکے ہیں، وہ بھی جب حضور علیہ الصلوۃ والسّلام کی نظرِ کرم کے فیضان سے مستفیض ہوتے ہیں تو ان کے ظاہر وباطن پاک وصاف ہوجاتے ہیں۔

آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیضانِ رَحمت کا سلسلہ صحابۂ کرام، تابعین وتبع تابعین رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن اور پھر ان کے فیض یافتگان اَولیائے کاملین رحمہم اللہ کے ذَرِیعے خلافت دَرخلافت جاری رہا۔ جن میں غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، عارفِ ربّانی داتا گنج بخش علی ہجویری، قطبُ المشائخ خواجہ غریب نواز اجمیری، سیّد الاولیاء بابا فرید الدین گنجِ شکر، عارف باللہ خواجہ بہاؤالدین نقشبند اور سیّدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رَحِمَهُمُ اللّٰه تعالیٰ کو معرِفت وحقیقت کا جو اعلیٰ مقام نصیب ہوا، اس کی مثال نہیں ملتی۔

ان نُفوسِ قدسیہ کے روحانی تصرُّفات اور باطنی فُیوض وبَرَکات کے باعث ہر دَور میں حق کی شمع فروزاں رہی اور ایسے اہلِ نظر پیدا ہوتے رہے جو نامُساعِد حالات کے باوُجود باطل کے خلاف برسرِ پیکار رہے اور شریعت وطریقت کی روشنی میں لوگوں کے ظاہر وباطن کی اِصلاح کا فریضہ انجام دینے کے ساتھ ساتھ ایمان کی حفاظت کی مَدَنی سوچ بھی عطا فرماتے رہے۔ کیونکہ مسلمان کی سب سے قیمتی چیز ایمان ہے، مگر فی زمانہ ایمان کو جس قدر خطرات لاحق ہیں اس کو ہر ذی شُعور محسوس کرسکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، جس کو زِندگی میں سلبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نزع کے وَقت اُس کا ایمان سلب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے۔ (بحوالہ رسالہ: بُرے خاتمے کے اسباب، ص ۱۴)

پیری مُریدی کا ثُبوت

عُلَماءِ کرام فرماتے ہیں، ایمان کی حفاظت کا ایک ذَرِیعہ کسی 'مُرشِدِ کامل' سے مرید ہونا بھی ہے۔ اللہ عزّ وجل قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

یوم ندعوا کلّ اناسٍ م بِاِمَامِهِم (پ۱۵، بنی اسرائیل : ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان : جس دِن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بُلائیں گے۔

نورُ العِرفان فی التفسیر القرآن میں مفسّرِ شہیر مفتی احمد یارخان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ مبارَکہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، 'اس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنا لینا چاہیے۔ شریعت میں تقلید کر کے اور طریقت میں بیعت کر کے تاکہ حَشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطان ہوگا۔ اس آیت میں تقلید، بیعت اور مریدی سب کا ثبوت ہے۔' (نور العرفان فی تفسیر القرآن، پ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل: ۷۱)

مرید ہونے کا مقصد

پیر اُمورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی برکت سے مرید اللہ ورسول عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہوئے 'رِضائے ربُّ الانام کے مَدَنی کام' کے مطابق اپنے شب وروز گزار سکیں۔

فی زمانہ حالات

موجودہ زمانے میں بیشتر لوگوں نے 'پیری مریدی' جیسے اَہم منصب کو حُصولِ دُنیا کا ذَرِیعہ بنا رکھا ہے۔ بیشمار بدعقیدہ اور گمراہ لوگ تَصَوُّف کا ظاہری لبادہ اوڑھ کر لوگوں کے دِین وایمان کو برباد کر رہے ہیں اور انہی غَلَط کار لوگوں کو بنیاد بنا کر 'پیری مریدی' کے مخالفین اس پاکیزہ رِشتے سے لوگوں کو بدگُمان کر رہے ہیں۔

دَورِ حاضر میں چونکہ کامل و ناقص پیر کا امتیاز انتہائی مشکل ہے۔ لہٰذا مرید ہوتے وقت سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان اور حجۃ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد الغزالی علیہ رحمۃ الباری نے جن شرائط و اَوصافِ مرشد کے بارے میں وضاحت فرمائی ہے اور مرشدِ کامل کی پہچان کا طریقہ ارشاد فرما کر اُمّت کو صحیح رَہنمائی عطا کی ہے۔ اسے پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

مرشد کامل کے اوصاف و شرائط

سیّدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ افریقہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرشد کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مرشدِ اِتّصال (۲) مرشدِ ایصال

{1} مرشد اِتّصال

یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پُر نور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مُتّصِل ہو جائے، اس کیلئے چار شرائط ہیں۔

پہلی شرط

☆ مرشد کا سلسلہ بِاتِّصال صحیح (یعنی دُرست واسطوں کے ساتھ تعلق) حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا ہو۔ بیچ میں منقطع (یعنی جدا) نہ ہو کہ منقطع کے ذَرِیعہ اِتّصال (یعنی تعلق) ناممکن ہے۔ ☆ بعض لوگ بلا بیعت (یعنی بغیر مرید ہوئے) مَحض بَزْعمِ وراثت (یعنی وارث ہونے کے گمان میں) اپنے باپ دادا کے سَجادے پر بیٹھ جاتے ہیں۔ یا بیعت کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی، بلا اِذن (بغیر اجازت) مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا ☆ سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا، اس میں فیض نہ رکھا گیا، لوگ برائے ہَوَس اس میں اِذن وخلافت دیتے چلے آتے ہیں یا ☆ سلسلہ فی نفسہٖ صحیح تھا۔ مگر بیچ میں ایسا کوئی شخص واقعہ ہوا جو بوجہ اِنتفائے بعض شرائط قابلِ بیعت نہ تھا۔ اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں منقطع (یعنی جدا) ہے۔

ان تمام صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اِتّصال (یعنی تعلّق) حاصل نہ ہوگا۔ (بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مَت جدا ہے۔)

دوسری شرط

مرشد سُنّی صحیح العقیدہ ہو۔ بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک۔ آج کل بہت کُھلے ہوئے بددینوں بلکہ بے دینوں کہ جو بیعت کے سِرے سے منکر ودشمنِ اَولیاء ہیں، مکاری پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے۔

ہوشیار! خبردار! احتیاط! احتیاط!

تیسری شرط

☆ مرشِد عالم ہو۔ یعنی کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی امداد کے اپنی ضَروریات کے مسائل کتاب سے نکال سکے۔ کُتُب بینی (یعنی مطالعہ کر کے) اور اَفواہِ رجال (یعنی لوگوں سے سن سن کر) بھی عالم بن سکتا ہے (مطلب یہ ہے کہ فارغ التحصیل ہونے کی سَنَد نہ شَرط ہے نہ کافی بلکہ عِلم ہونا چاہئے۔) ☆ علمِ فقہ (یعنی اَحکامِ شریعت) اس کی اپنی ضَروریات کے قابل کافی ☆ اور عقائدِ اہلسنّت سے لازمی پورا واقف ہو ☆ کُفر واسلام، گمراہی وہدایت کے فرق کا خوب عارف (یعنی جاننے والا) ہو۔

چوتھی شرط

مرشِد فاسقِ مُعلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو۔ اس شرط پر حصولِ اِتِّصال کا تَوَقُّف نہیں یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلّق کا دارومدار اس شرط پر نہیں کہ فجور وفسق باعث فسخ (منسوخ ہونے کا سبب) نہیں۔ مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجِب اور دونوں کا اِجتماع باطل۔ (اسے امامت کے لئے آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے اور شریعت میں اس کی توہین واجب ہے۔)

{2} مرشد ایصال

یعنی شرائطِ مذکورہ (یعنی جن شرطوں کو ذِکر کیا گیا) کے ساتھ (۱) مفاسدِ نفس (نفس کے فتنوں) (۲) مکائدِ شیطان (یعنی شیطانی چالوں) اور (۳) مصائدِ ہوا (نفس کے جالوں) سے آگاہ ہو (۴) دوسرے کی تربیّت جانتا اور (۵) اپنے مُتَوَسِّل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے عُیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے (۶) جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں انہیں حل فرمائے۔ (فتاویٰ افریقہ، ص۱۳۸)

بیعت کی بھی دو قسمیں ہیں:۔ (۱) بیعتِ برکت (۲) بیعتِ اِرادت

بَیْعَتِ بَرَکت

یعنی صِرف تبرک کیلئے بیعت ہو جانا، آج کل عام بَیْعَتیں یہی ہیں۔ وہ بھی نیک نیّتوں کی، ورنہ بہت سے لوگوں کی بیعت دُنیاوی اَغراضِ فاسدہ کیلئے ہوتی ہے وہ خارج اَز بَحث ہیں، اِس بیعت کیلئے شَیخِ اِتِّصال (جس کا تعارف آگے گزرا) کافی ہے۔ یہ بیعت بھی بیکار نہیں بلکہ بہت مفید ہے اور دُنیا وآخرت میں اس کے کئی فائدے ہیں۔ محبوبانِ خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھ جانا اور ان سے سلسلہ مُتَّصِل ہو جانا بھی بڑی سعادت ہے۔

﴿ اوّل ﴾ ان خاص خاص غلاموں اور سالِکان راہِ طریقت سے اس اَمر میں مشابہت ہوجاتی ہے اور سیّدِ عالم، نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ **مَــن تَـشَـبَّـہَ بِـقَـوم فھو منھُم** 'جو جس قوم سے مُشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔' (سنن ابو داؤد ، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، رقم ۴۰۳۱ ، ج۴، ص ۶۲)

﴿ دُوُم ﴾ ان اَربابِ طریقت کے ساتھ ایک سلسلہ میں مُنسلک ہوجانا بھی نعمت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، ان کا ربّ عزوجل فرماتا ہے، **ھُـم الـقَـوم لا یـشـقـی بِـھِـم جَـلیـسھُم** 'وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔' (صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب فصل مجالس الذکر، رقم ۲۶۸۹، ص ۱۴۴۴)

بیعتِ اِرادَت

اعلیٰ حضرت ، امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، بیعتِ اِرادَت یہ ہے کہ مرید اپنے اِرادہ و اختیار ختم کر کے خود کو شیخ و مرشِد ہادیِ برحق کے بالکل سپرد کردے، اسے مُطلقاً اپنا حاکم و مُتَصَرِّف جانے، اس کے چلانے پر راہِ سُلوک چلے، کوئی قدم بغیر اُس کی مرضی کے نہ رکھے۔ اس کے لئے مرشِد کے بعض اَحکام ، یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام، اگر اس کے نزدیک صحیح نہ بھی معلوم ہوں تو انہیں افعالِ خِضَر علیہ السلام کی مِثل سمجھے اپنی عقل کا قُصور جانے، اس کی کسی بات پر دِل میں اعتراض نہ لائے، اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے۔

حضرتِ خِضَر علیہ السلام اور حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کے سفر کے دَوران جو باتیں صادِر ہوتی تھیں بظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جن پر اعتراض تھا جب حضرتِ خضر علیہ السلام اس کی وجہ بتاتے تھے تو ظاہر ہوجاتا تھا کہ حق یہی تھا جو انہوں نے کیا۔ غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدَستِ زِندہ ہو کر رہے۔ یہ بیعتِ سالکین ہے۔ یہی اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے۔ یہی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین سے لی ہے۔ (فتاویٰ افریقہ، ص ۱۴۰)

جیسے سیّدنا عُبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری ہر خوشی و ناگواری میں حکم سنیں گے اور اِطاعت کریں گے اور صاحبِ حکم کے کسی حکم میں چُوں و چرا نہ کریں گے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاحکام، باب کیف یبایع الامامُ النّاس، رقم ۷۱۹۹، ۷۲۰۰، ج۴، ص ۴۷۴)

شیخ ہادی کا حکم، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم میں مجالِ دَم زَدَن نہیں۔

مرشدِ کامل کے 26 مَکّی مَدَنی اوصاف

حُجّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی کاملِ مرشِد کے اوصاف یوں بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب جس کو مرشِد بنایا جائے، اس کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ عالم ہو۔ لیکن ہر عالم بھی مرشِدِ کامل نہیں ہوسکتا۔ اس کام کے لائق وہی شخص ہوسکتا ہے۔ جس میں چند مخصوص صِفات ہوں۔ یہاں ہم اِجمالی طور پر چند اوصاف بیان کرتے ہیں تا کہ ہر سَر پھرا یا گمراہ شخص مرشِد ورَہبر بننے کا دعویٰ نہ کر سکے۔

آپ فرماتے ہیں مرشِد وہی ہوسکتا ہے۔ (۱) جو دُنیا کی مَحبت اور دُنیوی عزّت و مرتبے کی چاہت سے مُنہ موڑ چکا ہو اور (۲) ایسے کامل مرشِد سے بیعت کر چکا ہو، جس کا سلسلہ حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو (۳) اس شخص نے رِیاضت کی ہو (۴) حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اَحکامات کی تعمیل کا مظہر (یعنی اَحکاماتِ اِلٰہیہ کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ سنّنِ نبویہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر) ہو (۵) وہ شخص تھوڑا کھانا کھاتا ہو (۶) تھوڑی نیند کرتا ہو (۷) زِیادہ نمازیں پڑھتا ہو (۸) زیادہ روزے رکھتا ہو (۹) خود صَدَقہ وخیرات کرتا ہو (۱۰) اس کی طبیعت میں تمام اچھے اخلاق ہونے چاہئیں (۱۱) صَبر (۱۲) شُکر (۱۳) تَوکُّل (۱۴) یقین (۱۵) سخاوت (۱۶) قناعت (۱۷) امانت (۱۸) حِلم (۱۹) انکساری (۲۰) فرمانبرداری (۲۱) سچائی (۲۲) حیاء (۲۳) وقار (۲۴) سکون اور (۲۵) اسی قسم کے دیگر فضائل اس کی سیرت و کردار کا جُزو ہونا چاہئے (۲۶) اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انوار سے ایسا نُور اور روشنی حاصل کی ہو جس سے تمام بُری خصلتیں مثلاً: (۱) کنجوسی (۲) حَسَد (۳) کینہ (۴) جَلَن (۵) لالچ (۶) دُنیا سے بڑی اُمیدیں باندھنا (۷) غُصّہ (۸) سرکشی وغیرہ اس روشنی میں ختم ہوگئی ہوں۔

علم کے سلسلے میں کسی کا محتاج نہ ہو، سوائے اس مخصوص عِلم کے جو ہمیں پیغمبرِ اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ یہ مذکورہ اَوصاف کامل مرشِدوں یا پیرانِ طریقت کی کچھ نشانیاں ہیں۔ جو رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نائبی کے لائق ہیں۔ ایسے مرشِدوں کی پیروی کرنا ہی صحیح طریقت ہے۔

امام غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، ایسے پیر بڑی مشکل سے ملتے ہیں۔ اگر یہ دولت کسی کو حاصل ہوئی اور یہ توفیق نصیب ہوئی کہ ایسا کامل مرشِد مل گیا اور وہ مرشد اسے اپنے مُریدوں میں شامل بھی کرلے تو اس مرید کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کا ظاہری و باطنی اَدَب کرے۔ (مجموعہ رسائل امام غزالی اَیہا الْوَلَد، خطبۃ الرسالۃ، رقم ۲۶۳)

حضرتِ جُنید بغدادی علیہ رحمۃ الھادی فرماتے ہیں، اللہ عزوجل جسے نیکی (یعنی مَدَنی ماحول) عطا فرمانا چاہتا ہے اسے اپنے بُرگزیدہ بندوں کی خدمت میں بھیج دیتا ہے۔ (شانِ اَولیاء، حضرتِ جُنید بغدادی علیہ الرحمۃ، ص ۱۹۳)

مرشد کامل کی تلاش

یہ اللہ عزوجل کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمّت کی اِصلاح کیلئے اپنے اَولیائے کرام رحمہم اللہ ضرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومِنانہ حکمت وفراست کے ذَرِیعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ

مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِن شآءَاللہ عزوجل

فی زمانہ یادگار سَلَف شخصیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سینکڑوں سال پہلے سیّدنا امام غزالی علیہ رحمۃ الوالی جن اوصاف کے پیروکار کو کمیاب فرما رہے ہیں۔ الحمدللہ عزوجل فی زمانہ یہ تمام اوصاف شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہمُ العالِیہ کی ذاتِ مبارکہ میں بدرجہ اُتم پائے جاتے ہیں۔ جن کے تقویٰ و پرہیزگاری کی بَرَکات کی ایک مثال قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمارے سامنے ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہِ ولایت وحکمتوں بھری مَدَنی تربیّت نے دُنیا بھر میں لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا اور غیر مسلموں کے اسلام قَبول کرنے کی اطلاعات بھی ملتی رہتی ہیں۔

آپ دامت برکاتہم العالیہ شَرِیعتِ مطہرہ اور طریقتِ منوّرہ کی وہ یادگار سَلف شخصیت ہیں جو کہ کثیرُ الکرامت بُزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ عِلماً و عَملاً، قَولاً و فِعلاً، ظاہِراً و باطِناً اَحکاماتِ الٰہیہ کی بجا آوری اور سُنَنِ نَبَویّہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے کے ساتھ ہی معرِفت اور حقیقت کی تحصیل میں بھی کامل ہو چکے تھے اور آپ ابتداء ہی سے عوام وخواص میں انتہائی مُخلص، پُر جوش، باعمل اور متّقی عالم کے طور پر مشہور ہیں۔ آپ نے سب سے زِیادہ مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقارُ الدّین قادری رَضَوی علیہ رحمۃ القوی سے اِستِفادہ فرمایا اور مسلسل ۲۲ سال آپ علیہ الرحمۃ کی صحبتِ بابَرَکت سے مستفیض ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے قبلہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو (ظاہری و باطنی علوم سے مُزیّن پاکر) اپنی خلافت واجازت سے نوازا۔ (ماخوذ از وقار الفتاویٰ، ج ۲ ص ۲۰۲ بزم وقار الدّین کراچی)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مفتیِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے پوری دُنیا میں واحد خلیفہ ہیں اور شارح بخاری، نائب مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ نے بھی آپ کو سلاسلِ اَربعہ قادِریّہ، چِشتِیّہ، نَقشبَندِیّہ اور سُہرَوَردِیّہ کی خلافت عنایت فرمانے کے ساتھ کتب وحدیث وغیرہ کی بھی اجازت عطا فرمائی۔ دُنیائے اِسلام کے کئی اور

اَکابر عُلَماء ومشائخِ کرام نے بھی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی خِلافت عطا کرنے کے ساتھ ساتھ حاصل شُدہ اَسانید و اِجازات سے بھی نوازا ہے۔

آپ دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ قادِریہ میں مرید کرتے ہیں اور سلسلہ قادِریہ کی بات ہی کیا ہے کہ اس سلسلے کے عظیم پیشوا سیّد نا غوثُ الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میرا مُرید چاہے کتنا ہی گناہ گار ہو بغیر توبہ کے نہیں مرے گا۔ (اِن شآءَ اللہ عزوجل)

مَدَنی مشورہ

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُس کی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے کہ اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رَضَویہ کے عظیم بُزرگ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی ذاتِ مبارَکہ کو غنیمت جانے اور بلا تاخیر ان کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِن شآءَ اللہ عزوجل فائدہ ہی فائدہ ہے۔

شیطانی رکاوٹ

مگر یہ بات ذہن میں رہے کہ چونکہ حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنّت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔ لہٰذا شیطان آپ کو مرید بننے سے روکنے کی بھرپور کوشش کرے گا آپ کے دِل میں خیال آئے گا...... میں ذرا ماں باپ سے پوچھ لوں، دوستوں کا بھی مشورہ لے لوں، ذرا نماز کا پابند بن جاؤں، ابھی جلدی کیا ہے، ذرا مرید بننے کے قابل تو ہو جاؤں پھر مرید بن جاؤں گا۔ میرے پیارے اسلامی بھائی! کہیں قابل بننے کے انتظار میں موت نہ آ سنبھالے۔ لہٰذا مُرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

شجرہ عطاریہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک بَہُت ہی پیارا شجرہ شریف بھی مرتب فرمایا ہے۔ جس میں گناہوں سے بچنے کیلئے، کام اٹک جائے تو اس وقت، اور روزی میں بَرَکت کیلئے کیا کیا پڑھنا چاہئے، جادو ٹونے سے حفاظت کیلئے کیا کرنا چاہئے، اسی طرح کے اور بھی بَہُت سے اَوراد لکھے ہیں۔ اس شجرے کو صرف وہ ہی پڑھ سکتے ہیں، جو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے قادِری رَضَوی عطاری سلسلے میں مرید یا طالِب ہوتے ہیں اس کے علاوہ اور کو پڑھنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا اپنے گھر کے ایک ایک فرد بلکہ اگر ایک دِن کا بچّہ بھی ہو تو اسے بھی سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سلسلے میں مرید کروا کر قادِری رَضَوی عطّاری بنوا دیں۔

مُرید بننے کا طریقہ

بَیعت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس بات کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ ہم امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید یا طالب ہونا چاہتے ہیں مگر ہمیں طریقہ کار معلوم نہیں، تو اگر آپ مرید بننا چاہتے ہیں تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام، کتاب کے آخر میں دیئے گئے فارم کی فوٹو کاپی کروا کر اس پر ترتیب وار بمع ولدیت و عمر لکھ کر **عالمی مرکز فیضان مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی مکتب نمبر ٦** کے پتے پر رَوانہ فرمادیں، تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ میں داخل کرلیا جائے گا۔ اس کے لئے نام لکھنے کا طریقہ بھی سمجھ لیں۔ مثلاً لڑکی ہو تو **میمونہ بنت علی رضا** عمر تقریباً تین ماہ اور لڑکا ہو تو **محمد امین بن محمد موسیٰ** عمر تقریباً سات سال، اپنا مکمل پتا لکھنا ہرگز نہ بھولیں (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)۔

Email : Attar@dawateislami.net

مسئلہ ۱ ﴾ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، عورت کے لئے اجازتِ شوہر کی حاجت نہیں (فتاویٰ رَضَویہ، جلد ۲۶، صفحہ ۵۸۴) عورت باری کے دِنوں میں بھی مرید ہوسکتی ہے۔

مسئلہ ۲ ﴾ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بذریعہ قاصد یا بذریعہ خط مرید ہوسکتا ہے (فتاویٰ رَضَویہ، جلد ۲۶، صفحہ ۵۸۵) معلوم ہوا کہ جب نمائندے یا خط کے ذریعے مرید ہوسکتا ہے۔ تو ای میل، ٹیلیفون اور لاؤڈ اسپیکر پر بدرجہ اولیٰ بیعت جائز ہوئی۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضرت مفتی اعظم ہند مصطفےٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ بھی لوگوں کو اجتماعی طور پر مُرید فرماتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

آدابِ مرشدِ کامل (حصہ اوّل)

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ اپنے رِسالے ضیائے دُرودوسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں، 'جو مجھ پر ایک دِن میں ایک ہزار بار دُرودِ پاک پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، رقم ۲۲، ج ۲، ص ۳۲۸ طبعۃ دارالفکر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد!

آدب کی ضرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی خوش نصیب مرشِد کامل کے دامن سے وابستہ ہو کر مرید ہونے کی سعادت پالے، تو اسے چاہئے کہ اپنے مرشد سے فیض پانے کیلئے پیکرِ اَدب بن جائے۔ اس لئے کہ طریقت کے معاملات کا انحصار آداب پر ہے۔ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:۔

یا یھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللّٰہ و رسولہٖ وَاتّقوا اللّٰہ ط
انّ اللّٰہ سمیع علیم (پ ۲۶، الحجرات : ۱)

ترجمۂ کنزالایمان : اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا اور جانتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے،

یا یھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوتِ النّبی ولا تجھروا لہٗ بالقولِ کجھرِ بعضِکُم لبعضٍ ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون (پ ۲۶، الحجرات : ۲)

ترجمۂ کنزالایمان : اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو، اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے اور ان کے حضور چلا کر بات نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو۔ کہیں تمہارے عمل اِکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

بے اَدَبی کی نُحوست

تفسیر روحُ البیان میں ہے کہ پہلے زمانے میں جب کوئی نوجوان کسی بوڑھے آدمی کے آگے چلتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے (اس کی بے اَدَبی کی وجہ سے) زمین میں دھنسا دیتا تھا۔ایک اور جگہ نقل ہے کہ کسی شخص نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فاقہ کا شکار رہتا ہوں ۔تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو کسی بوڑھے (شخص) کے آگے چلا ہوگا۔ (روح البیان ، پارہ ۱۷)

اس سے معلوم ہوا کہ آدمی بے ادبی سے دُنیا وآخرت میں مَردُود ہوجاتا ہے۔جیسا کہ ابلیس کی نو لاکھ برس کی عِبادت ایک بے ادبی کی وجہ برباد ہوگئی اور وہ مَردُود ٹھہرا۔

۱ حضرت ابوعلی دقاق علیہ رحمۃ فرماتے ہیں: بندہ اِطاعت سے جنّت تک اور اَدب سے خدا عزوجل تک پہنچ جاتا ہے۔ (رِسالۃ القشیریّۃ، باب الادب، ص ۳۱۶)

۲ حضرت ذُالنُّون مِصری علیہ رحمۃ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مُرید اَدب کا خیال نہیں رکھتا تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔ (رِسالۃ القشیریّۃ، باب الادب، ص ۳۱۹)

۳ حضرت ابنِ مبارَک علیہ رحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمیں زِیادہ عِلم حاصل کرنے کے مقابلے میں تھوڑا سا اَدب حاصل کرنے کی زِیادہ ضَرورت ہے۔ (رِسالۃ القشیریّۃ، باب الادب، ص ۳۱۷)

۴ اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ایک جگہ حضرت شیخ سَعدی علیہ رحمۃ الھادی کے قولِ نصیحت کو بڑی اہمیّت دی۔فرمایا! کیا وجہ ہے کہ مرید عالم فاضل اور صاحبِ شریعت وطریقت ہونے کے باؤ جود (اپنے مرشد کامل کے فیض سے) دامن نہیں بھر پاتا؟ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مدارس سے فارغ اکثر علمائے دین اپنے آپ کو پیر ومرشد سے افضل سمجھتے ہیں یا عمل کا غُرور اور کچھ ہونے کی سمجھ کہیں کا نہیں رہنے دیتی۔وگرنہ حضرت شیخ سعدی علیہ رحمۃ الھادی کا مشورہ سنیں:۔

مدنی مشورہ فرماتے ہیں! بھر لینے والے کو چاہئے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا اِرادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو۔مگر کمالات کو دروازے پر ہی چھوڑ دے (یعنی عاجزی اِختیار کرے) اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔خالی ہو کر آئے گا تو کچھ پائے گا اور جو اپنے آپ کو بھرا ہوا سمجھے گا تو یاد رہے کہ بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جاسکتی۔

(انوار رضا، امام احمد رضا اور تعلیمات تصوّف، ص ۲۴۲)

با اَدب کے پانچ حُروف کی نسبت سے 5 حکایات

﴿۱﴾ اسمِ اللّٰہ کا اَدب

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارقادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کی مشہورِ زمانہ تصنیف فیضانِ سنّت کے باب فیضانِ بسم اللہ سے چار حکایات پیشِ خدمت ہیں:۔

مٹّی کا شکستہ پیالہ

سلسلۂ عالیہ نَقشبندِیّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدنا مُجدِّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبانی نے ایک دِن عام بَیْتُ الْخَلا میں بھنگی کا صَفائی کیلئے رکھا ہوا گندگی سے آلودہ کونا ٹوٹا ہوا بڑا سا مِٹّی کا پیالہ مُلاحَظہ فرمایا، غور سے دیکھا تو بیتاب ہوگئے کیونکہ اُس پیالے پر لفظ اللّٰہ کَندَہ تھا! لپک کر پیالہ اُٹھالیا اور خادِم سے پانی کا آفتابہ (یعنی ڈھکّن والا دستہ لگا ہوا لوٹا) منگوا کر اپنے دستِ مبارک سے خوب مَل مَل کر اچھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اَدب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھدیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُسی پیالے میں پانی پیا کرتے۔ ایک دِن اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اِلہام فرمایا گیا، "جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی، میں بھی دُنیا وآخرت میں تمہارا نام اُونچا کرتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے، اللہ عزّ وجلّ کے نام پاک کا اَدب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصِل ہوا جو سو سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصل نہ ہوسکتا تھا!" (مُلخص از حضراتُ القُدس ، دفتر دُوم ص ۱۱۳ مکاشَفہ نمبر ۳۵)

اللّٰہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۲﴾ سادہ کاغذ کا بھی اَدب

سِلسِلۂ عالِیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدنا شیخ احمد سَرہِندی اَلْمعروف مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی علیہ رحمۃ الرَّبانی سادہ کاغذ کا بھی احترام فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک روز اپنے بچھونے پر تشریف فرما تھے کہ یکا یک بے قرار ہو کر نیچے اُتر آئے اور فرمانے لگے، معلوم ہوتا ہے، اِس بچھونے کے نیچے کوئی کاغذ ہے۔ (زُبدۃُ المقامات، ص ۲۷۶)

کاغذات کا احترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، سادہ کاغذ کا بھی اَدَب ہے اور کیوں نہ ہو کہ اِس پر قرآن و حدیث اور اسلامی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل بیان کردہ حِکایت میں حضرت سیِّدنا مُجَدِّدِ الفِ ثانی علیہ رحمۃ الرَّبانی کی کُھلی کرامت ہے کہ بچھونے کے نیچے کے کاغذ کا ظاہِری طور پر بِن دیکھے پتا چلا گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نیچے اُتر آئے تاکہ غلاموں کو بھی کاغذات کے اَدَب کی ترغیب ملے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۳﴾ سیاہی کے نُقطے کا اَدب

حضرتِ سیِّدنا محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میں سِلسلۂ عالِیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی علیہ الرحمۃ الرَّبانی کی خدمت میں حاضِر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تحریری کام کر رہے تھے، ضَرورتاً بَیْتُ الْخَلاء گئے مگر فوراً واپَس آکر پانی کا لوٹا منگوا کر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن شریف دھویا، پھر بَیْتُ الخلاء تشریف لے گئے۔ بعدِ فراغت جب تشریف لائے تو فرمایا، بَیْتُ الخلاء میں جُوں ہی بیٹھا کہ میری نظر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن کی پُشت پر پڑی جس پر قلم کا اِمتحان کرتے وَقْت کا (یعنی قلم کو چیک کرنے کیلئے کہ کام کر رہا ہے یا نہیں اُس موقع کا) سیاہی (ink) کا نُقْطہ لگا ہوا تھا۔ چُونکہ یہ اُسی قلم سے تھا جس سے قرآنی حُروف (عَرَبی زبان کے سارے جبکہ فارسی اور اردو کے اکثر حُروف قُرآنی ہیں) لکھے جاتے ہیں اس لئے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر لگے ہوئے اُس نقطے کے ساتھ وہاں بیٹھنا اَدَب کے خِلاف تھا، حالانکہ بَہت شِدّت سے پیشاب کی حاجت تھی مگر اُس تکلیف کے مقابلے میں اس بے اَدَبی کی تکلیف بہت زِیادہ تھی لہٰذا فوراً باہَر آکر سیاہی کے نقطے کو دھو کر پھر گیا۔ (زُبدۃُ المقامات ص ۲۷۴)

اللہ! اللہ! سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ مجدد اَلْف ثانی علیہ الرحمۃ الرَّبانی کی سیاہی (ink) کے نقطے کا بھی اِس قَدَر اَدب فرماتے تھے جبکہ ہمارے یہاں حالت یہ ہے کہ لکھنے کے دَوران لگی ہوئی سیاہی کے نشانات دھو کر عُموماً گٹر میں بہا دیا جاتا ہے اور ناقابلِ استعمال ہو جانے پر قلم اور اس کے اجزاء کو پہلے کچرے کے ڈِبے میں ڈالتے اور بعد میں کچرا کونڈی کی نَذْر کر دیتے ہیں۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿4﴾ بسم اللہ کا اَدب

شرابی ولی بن گیا

حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی توبہ سے قبل بہت بڑے شرابی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ شراب کے نشے میں دُھت کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نظر پڑی جس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعظیماً اُٹھا لیا اور عِطر خرید کر مُعَطَّر کیا پھر اُسے ایک بُلند جگہ پر اَدَب کے ساتھ رکھ دیا۔ اُسی رات ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے، "جاؤ! بِشر سے کہہ دو کہ تم نے میرے نام کو مُعَطَّر کیا، اُس کی تعظیم کی اور اسے بلند جگہ رکھا ہم بھی تمہیں پاک کریں گے۔" اُن بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دِل میں سوچا کہ بِشر تو شرابی ہے۔ شاید مجھے خواب میں غَلَط فَہمی ہوئی ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے وُضو کیا، نَفْل پڑھے اور پھر سو رہے۔ دوسری اور تیسری بار بھی یِہی خواب دیکھا اور یہ بھی سُنا کہ "ہمارا یہ پیغام بشر ہی کی طرف ہے، جاؤ! اُنہیں ہمارا پیغام پہنچا دو!" چنانچہ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرتِ بشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں نکل پڑے۔ ان کو پتا چلا کہ وہ شراب کی محفل میں ہیں تو وہاں پہنچے اور بشر کو آواز دی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ نشے میں بدمست ہیں! انہوں نے کہا، اُنہیں جا کر کسی طرح بتا دو کہ ایک آدمی آپکے نام کوئی پَیغام لایا ہے اور وہ باہَر کھڑا ہے۔ کسی نے جا کر اندر خبر دی۔ حضرتِ سیِّدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے فرمایا، اُس سے پوچھو کہ وہ کِس کا پیغام لایا ہے؟ دَرْیافْت کرنے پر وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے، اللہ عزّوجلّ کا پیغام لایا ہوں۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ بات بتائی گئی تو جھوم اُٹھے اور فوراً ننگے پاؤں باہَر تشریف لے آئے پیغامِ حق عزّوجلّ سُن کر سچّے دِل سے توبہ کی اور اُس بُلند مقام پر پہنچے کہ مُشاہَدۂ حق عزّوجلّ کے غَلَبہ کی شِدّت سے ننگے پاؤں رَہنے لگے۔ اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ حافی (یعنی ننگے پاؤں والا) کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ (تذکرۃُ الاولیاء، باب ۱۲، ص ۱۰۶ (فارسی))

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد!

بَا اَدب با نصیب بے ادب بے نصیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس واقعہ کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ عزّ وجلّ کا نام لکھے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے کا اَدَب کرنے سے ایک بخت گنہگار اور شرابی وَلِیُّ اللّٰہ بن گیا تو جن کے دِلوں میں ربُّ الْاَنام عزّ وجلّ کا نام گندہ (گَن ۔دَہ) ہے اور جن کے قلوب ذِکْرُ اللّٰہ عزّ وجلّ سے مَعمور ہیں اُن نُفوسِ قُدْسِیّہ کے اَدَب کے سبب ہم گنہگار، اللہ عزّ وجلّ کے فضل وکرم سے کیوں بہرہ وَر نہ ہوں گے؟ نیز جو تمام اولیاء وانبیاء کے بھی آقا ہیں یعنی سیّدُ الأنبیاء، اَحمدِ مجتبٰی، محمدِ مصطفٰے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اِن کا اَدب ہمارے ربّ عزّ وجلّ کو کس قدر محبوب ہوگا۔ یقیناً کسی شان والے کے نام کا اَدب اَجر وثَواب کا مُوجِب ہے۔ حضرت سیّدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے اللہ ربُّ العزّت عزّ وجلّ کے نام کا اَدَب کیا تو عظمت پائی تو آج ہم اگر شہنشاہِ عالی نَسب، سلطانِ عَرَب، محبوب ربّ عزّ وجلّ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نامِ پاک کا اَدَب کریں، جہاں سُنیں چُوم کر آنکھوں سے لگالیں تو کیونکر عزّت نہ پائیں گے؟ حضرت سیّدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے جہاں اللہ عزّ وجلّ کا نام دیکھا وہاں عِطر لگایا تو پاک ہوگئے، ہم بھی جہاں ذِکرِ رسالت مآب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہو وہاں عَرَقِ گلاب چھڑکیں تو کیوں پاک نہ ہوں گے؟

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے　　بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
عاصیو! تھام لو دامن اُن کا　　وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿٤﴾ آلِ رسول کا ادب

جُنید بغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہ (شروع میں) خلیفہ بغداد کے درباری پہلوان اور پوری مُملکت کی شان تھے۔ایک دِن دربار لگا ہوا تھا کہ چوبدار نے اِطلاع دی کہ صحن کے دروازے پر صبح سے ایک لاغر و نیم جان شخص برابر اِصرار کر رہا ہے کہ میرا چیلنج جُنید بغدادی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) تک پہنچا دو، میں اس سے کُشتی لڑنا چاہتا ہوں۔لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی مگر خلیفہ نے درباریوں سے باہمی مشورہ کے بعد کُشتی کے مقابلے کیلئے تاریخ و جگہ مُتعیَّن کر دی۔

انوکھی کشتی

مقابلے کی تاریخ آتے ہی بغداد کا سب سے وسیع میدان لاکھوں تماشائیوں سے کھچا کھچ بھر گیا۔اعلان ہوتے ہی حضرت جُنید بغدادی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) تیار ہو کر اکھاڑے میں اُتر گئے۔وہ اجنبی بھی کمر کس کر ایک کنارے کھڑا ہو گیا۔لاکھوں تماشائیوں کیلئے یہ بڑا ہی حیرت انگیز منظر تھا، ایک طرف شُہرت یافتہ پہلوان اور دوسری طرف کمزور نَحیف شخص۔

پُر اسرار گفتگو

حضرت جُنید (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے جیسے ہی خَم ٹھونک کر زور آزمائی کیلئے پنجہ بڑھایا تو اجنبی شخص نے دبی زبان سے کہا، کان قریب لائیے، مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔نہ جانے اس آواز میں کیا سحر تھا کہ سنتے ہی حضرت جنید (رضی اللہ تعالٰی عنہ) پر ایک سکتہ طاری ہو گیا۔کان قریب کرتے ہوئے کہا، فرمایئے! اجنبی کی آواز گلوگیر ہو گئی۔بڑی مشکل سے اتنی بات مُنہ سے نکل سکی۔جُنید! میں کوئی پہلوان نہیں ہوں۔زمانے کا ستایا ہوا ایک آلِ رسول ہوں، سیِّدہ فاطمہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کا ایک چھوٹا سا کنبہ کئی ہفتے سے جنگل میں پڑا ہوا فاقوں سے نیم جان ہے۔چھوٹے چھوٹے بچے بھوک کی شدّت سے بے حال ہو گئے ہیں۔ہر روز صبح کو یہ کہہ کر شہر آتا ہوں کہ شام تک کوئی انتظام کر کے واپس لوٹوں گا لیکن خاندانی غیرت کسی کے آگے مُنہ نہیں کھولنے دیتی۔شرم سے بھیک مانگنے کیلئے ہاتھ نہیں اُٹھتے۔میں نے تمھیں صِرف اس اُمید پر چیلنج دیا تھا کہ آلِ رسول کی جو عقیدت تمہارے دِل میں ہے۔آج اس کی آبرو رکھ لو۔وعدہ کرتا ہوں کہ کل میدانِ قِیامت میں نانا جان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہہ کر تمہارے سر پر فتح کی دستار بندھواؤں گا۔

اجنبی شخص کے یہ چند جملے نَشتَر کی طرح حضرت جُنید (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے جگر میں پیوست ہو گئے پلکیں آنسوؤں کے طوفان سے بوجھل ہو گئیں، عالم گیر شُہرت و ناموس کی پامالی کیلئے دِل کی پیشکش میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں ہوئی۔بڑی مشکل سے حضرت جنید (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے جذبات کی طُغیانی پر قابو حاصل کرتے ہوئے کہا، 'کِشوَرِ عقیدت کے تاجدار! میری عزّت و ناموس کا اس سے بہترین مَصرَف اور کیا ہو سکتا ہے کہ اسے تمہارے قدموں کی اُڑتی ہوئی خاک پر نثار کر دوں۔'

اتنا کہنے کے بعد حضرتِ جُنید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خَم ٹھونک کر للکارتے ہوئے آگے بڑھے اور سچ مُچ کُشتی لڑنے کے انداز میں تھوڑی دیر پینترا بدلتے رہے۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں حضرتِ جُنید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) چاروں شانے چت تھے اور سینے پر سیّدہ فاطمہ زَہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک نحیف و ناتُواں شہزادہ فتح کا پرچم لہرا رہا تھا۔

ایک لمحے کیلئے سارے مجمع پر سکتے کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ حیرت کا طلسم ٹوٹتے ہی مجمع نے نحیف و ناتُواں سیّد کو گود میں اُٹھالیا اور ہر طرف سے اِنعام و اِکرام کی بارش ہو رہی تھی۔ رات ہونے سے پہلے پہلے ایک گمنام سیّد خلعت و اِنعامات کا بیش بہا ذخیرہ لیکر جنگل میں اپنی پناہ گاہ کی طرف لوٹ چکا تھا۔

حضرتِ جُنید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اکھاڑے میں چت لیٹے ہوئے تھے۔ اب کسی کو کوئی ہمدردی ان کی ذات سے نہیں رہ گئی تھی۔ آج کی شکست کی ذِلتوں کا سُرور ان کی روح پر ایک خمار کی طرح چھا گیا تھا۔

عشاء کی نَماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرتِ جُنید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب بستر پر لیٹے تو بار بار کان میں یہ الفاظ گونج رہے تھے، 'میں وعدہ کرتا ہوں کہ کل قیامت میں نانا جان سے کہہ کر تمہارے سر پر فتح کی دستار بندھواؤں گا۔'

دستارِ ولایت

کیا سَچ مُچ ایسا ہوسکتا ہے؟ کیا میری قسمت کا ستارہ یک بیک اتنی بلندی پر پہنچ جائے گا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نورانی ہاتھوں کی بَرَکتیں میری پیشانی کو چھولیں۔ اپنی طرف دیکھتا ہوں تو کسی طرح اپنے آپ کو اس اعزاز کے قابل نہیں پاتا۔ آہ! اب جب تک زِندہ رہوں گا قِیامت کے لئے ایک ایک دِن گننا پڑے گا۔ یہ سوچتے سوچتے حضرتِ جنید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی جیسے ہی آنکھ لگی۔ سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی۔ سامنے شہد سے بھی میٹھے میٹھے آقا مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے۔ لب ہائے مبارَکہ کو جُنبش ہوئی، رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے:۔ جُنید اٹھو، قِیامت سے پہلے اپنے نصیب کی سرفرازیوں کا نظارہ کرلو۔ نبی زادوں کے ناموس کیلئے شکست کی ذِلتوں کا اِنعام قِیامت تک قرض نہیں رکھا جائے گا۔ سر اُٹھاؤ، تمہارے لئے فتح و کرامت کی دَستار لیکر آیا ہوں۔ آج سے تمہیں عرفان و تقرُّب کی سب سے اونچی بِساط پر فائز کیا گیا۔ بارگاہِ یزدانی سے گروہِ اَولیاء کی سَروَری کا اعزاز تمہیں مبارَک ہو۔'

ان کَلِمات سے سرفراز فرمانے کے بعد سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحب معطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جنید بغدادی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو سینے سے لگالیا۔ اس عالَمِ کیف بار میں اپنے شہزادوں کے جاں نثار پروانے کو کیا عطا فرمایا اس کی تفصیل نہیں معلوم ہو سکی۔ جاننے والے بس اتنا ہی جان سکے کہ صُبح کو جب حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ کھلی تو پیشانی کی موجوں میں نُور کی کرن لہرا رہی تھی۔ سارے بغداد میں آپ کی وِلایت کی دھوم مچ چکی تھی، خواب کی بات بادِ صبا نے گھر گھر پہنچادی تھی،

کل کی شام جو پائے حِقارت سے ٹھکرادیا گیا تھا آج صبح کو اس کی راہ گزر میں پلکیں بچھی جا رہیں تھیں۔ایک ہی رات میں سارا عالم زِیروزَبر ہوگیا تھا۔طلوعِ سَحر سے پہلے ہی حضرتِ جُنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر درویشوں کی بھیڑ جمع ہوگئی تھی۔ جونہی (آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) باہَر تشریف لائے خراجِ عقیدت کیلئے ہزاروں گردنیں جھک گئیں۔خلیفہ بغداد نے اپنے سر کا تاج اُتار کر قدموں میں ڈال دیا۔سارا شہر حیرت و پشیمانی کے عالم میں سر جھکائے کھڑا تھا۔حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسکراتے ہوئے ایک بار نظر اُٹھائی اور (سامنے موجود عاشقانِ رسول کے) ہیبت سے لرزتے ہوئے دِلوں کو سکون بخش دیا۔ پاس ہی کسی گوشے سے آواز آئی گروہِ اَولیاء (رحمہم اللہ) کی سَروَری کا اعزاز مبارک ہو،مُنہ پھیر کر دیکھا تو وُہی نَحیف ونزار آلِ رسول فرطِ خوشی سے مسکرا رہا تھا۔آلِ رسول کے اَدب کی برکت نے ایک پہلوان کو لمحوں میں آسمانِ وِلایت کا چاند بنادیا۔ساری فضا سَیِّدُ الطائفہ کی مبارک باد سے گونج اُٹھی۔ (زُلف زنجیر مع لا لہ زار، انعام شکست، ص ۶۲ تا ۷۴)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

اَدَبْ کی بَرَکتیں

قرآنِ پاک میں بااَدب خوش نصیبوں کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَہُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: بےشک وہ جو اپنی آوازیں پَست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دِل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (پ ۲۶، سورۃ الحجرات:۳)

اس آیتِ مبارَکہ کے تحت تفسیرِ روح البیان صفحہ ۶۶ جلد ۹ طبعۃ مکتبہ عثمانیہ میں ہے، وفی الایۃ اشارۃ الی غض الصوت عند الشیخ المرشد ایضا لانہ الوارث ولہ الخلافۃ (ترجمہ: یعنی اس آیتِ مبارَکہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شیخ ومرشِد کے پاس بھی آواز پَست رکھی جائے۔کیونکہ مرشِد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث ونائب ہوتا ہے۔) پس اس آیتِ مبارَکہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے سچے نائبوں کا ادب بجالاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے قلوب کو تقویٰ کے لیے خاص کردیا ہے۔

مَحبُّت مرشد

الشیخ المواہب سیّدُ نا امام عبدالوہاب شَعرانی علیہ رحمۃ اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف اَلاَنوارُ القُدسِیّہ فِیْ مَعْرِفَۃِ قَوَاعِدِ الصُّوْفِیَّہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔اے میرے بھائی! تو جان لے کہ مرشِد کے اَدب کا اعلیٰ حصّہ مرشد کی محبت ہی ہے۔ جس مرید نے اپنے مرشد سے کامل محبت نہ رکھی ۔بایں طور کہ مرشِد کو اپنی تمام خواہشات پر ترجیح نہ دی تو وہ مرید اس راہ میں کامیاب نہ ہوگا۔ کیونکہ مرشِد کی محبت کی مثال سیڑھی کی سی ہے۔مرید اس کے ذریعے ہی سے چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالیہ کو پہنچتا ہے اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ بندوں کو حق سے ملا دینے والے ہیں محبت نہ رکھی تو وہ منافق ہوا، اور منافق جہنم کے نچلے طبقے میں ہوگا۔

جب تو نے اس بات کو جان لیا تو اب تو اپنے مشائخ کے مُحِبین (یعنی اپنے سلسلے کے بُزرگوں سے محبت رکھنے والوں) کے بعض اوصاف سے اپنی ذات کو آزمالے اور اپنی سچّی اور جھوٹی محبت میں فرق کرلے۔

اب میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں کہ تمام اہلِ طریقت نے اتفاق کیا ہے کہ محبتِ مُرشِد میں صادق مرید کی پہچان کی علامت میں ایک یہ ہے کہ وہ تمام گناہوں سے توبہ کرے اور تمام عیبوں سے پاکیزگی اختیار کرے۔

کیونکہ جو مرید گناہوں سے آلودہ ہو کر اپنے مرشد کی محبت کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ جیسا کہ اس کو اپنے مرشد سے محبت نہیں تو اسی طرح مرشد کو بھی اس سے محبت نہیں ہے۔ جب مُرشِد کو اس سے محبت نہیں ہے تو (گویا) اللہ کو بھی اس سے محبت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا،

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (پ ۷، سورۃ المائدۃ:۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان : اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (پ ۷، سورۃ توبہ:۴)

ترجمۂ کنزالایمان : بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

محبتِ مرشد کی بَرَکات سے گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیاں کرنے والے اطاعت گزار، مُتّقی و پرہیزگار، عاشقانِ رسول جنہیں اللہ عزّوجل نے اپنا دوست ارشاد فرمایا، اطاعتِ الٰہی کی وہ بَرَکتیں پاتے ہیں کہ نہ صرف انسان بلکہ جنّات بھی ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔آفات وبلیّات وشریر جنّات کے شَر سے نہ صرف خود بلکہ ان کے اَہل وعِیال بھی محفوظ کر دیئے جاتے ہیں۔

نیکی کے چار حُروف کی نسبت سے
چار سَرکش جِنّوں کی حکایات

﴿1﴾ سرکش جنّ

قاضی ابویعلیٰ **طَبقاتُ الحَنَفیہ** میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالحسن علی بن احمد علی عسکری کہتے ہیں کہ میرے دادا نے بتایا کہ میں امام احمد بن حنبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی مسجد میں موجود تھا کہ ان کی خدمت میں مُتَوَکِّل (بادشاہ) نے اپنا ایک وزیر بھیجا کہ وہ آپ کو مطلع کرے کہ اس کی شہزادی کو مرگی ہوگئی ہے اور عرض کرے کہ آپ اس کی صحت و عافیت کیلئے دعا فرمائیں۔ تو حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وُضو کرنے کیلئے کھجور کے پتے کا تسمہ لگا ہوا لکڑی کا جوتا (کھڑاؤں جس کا پٹا کھجور کے پتے کا تھا) نکالا اور اس وزیر سے فرمایا، امیرالمؤمنین کے گھر جاؤ اور اس لڑکی کے سر کے پاس بیٹھ کر اس جن سے کہو کہ (امام) احمد فرمارہے ہیں تمہیں کیا پسند ہے؟ آیا اس لڑکی سے نکل جانا پسند کرتے ہو یا اس (یعنی امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے 70 بار جوتے کھانا پسند کرتے ہو؟ چنانچہ وزیر اس جن کے پاس گیا اور اسے یہ پیغام پہنچادیا۔ اس سرکش جنّ نے لڑکی کی زبان سے کہا، ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ اگر امام احمد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہمیں عراق سے جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم عراق میں بھی نہیں رکیں گے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے ہیں۔ چنانچہ وہ جنّ اس لڑکی سے نکل گیا اور وہ لڑکی تندرُست ہوگئی، پھر اس کے یہاں اولاد بھی ہوئی۔ جب امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظاہری وصال فرمایا تو وہ سرکش جنّ اس لڑکی پر دوبارہ آگیا۔ متوکل بادشاہ نے اپنے وزیر کو امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضور ابوبکر مروزی کی خدمت میں بھیجا۔ تو اس نے پورے واقعہ سے مطلع کیا، چنانچہ حضرت ابوبکر مروزی نے جوتا لیا اور اس لڑکی کے پاس گئے۔ تو اس سرکش جن نے اس لڑکی کی زبان سے گفتگو کی اور کہا، میں اس لڑکی سے نہیں نکلوں گا اور میں تمہاری اطاعت نہیں کروں گا اور نہ ہی تمہاری بات مانوں گا۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اللہ عزّوجل کے فرماں بردار بندے تھے اس لئے انہوں نے ہمیں اپنی اطاعت کا حکم دیا۔ (اور ہم نے اللہ و رسول عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرماں برداری کے باعث ان کی اطاعت کی)۔

(ملخص از: لقط المرجان فی احکام الجان لِلسیوطی، ترجمہ: جنّوں کی دُنیا، ص ۲۱۰)

﴿۲﴾ جانور نُما جنّ

اِبْنِ اَبِیْ الدُّنیا مکائدالشیطان میں حضرت حَسن بن حُسین رضی اللہ عنہما سے رِوایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ربیع بنتِ مُعَوَّذ بن عَفْراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا (اور پردے کی احتیاط کے ساتھ) ان سے کچھ سُوال کیے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی نشست پر بیٹھی تھی کہ میرے گھر کی چھت پھٹی اور اونٹ کی طرح یا گدھے کے مثل ایک کالا جانور میرے اوپر گرا۔ میں نے اس جیسا کالا (اورخوفناک جانور پوری زِندگی میں) نہیں دیکھا۔ فرماتی ہیں کہ میرے قریب ہوکر مجھے پکڑنا چاہتا تھا لیکن اس کے پیچھے ایک چھوٹا سا کاغذ کا رقعہ آیا۔ جب اس کو اس (جانور نما جن) نے کھولا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

مِنْ رَبِّ کعْبِ الی کعبِ امّا بعدُ فَلا سبِیلَ لک عَلَ المَراَۃ الصَّالحۃ بنْتِ الصّالِحِینَ

'یہ رقعہ کعب کے ربّ کی جانب سے کعب کی طرف ہے۔ اس کے بعد تمہیں حکم ہے کہ تمہیں نیک والدین کی نیک بیٹی پر (شرارت کی) کوئی اجازت نہیں ہے۔'

حضرت رَبیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ (جانور نما جن) جہاں سے آیا تھا الحمدللہ عزّ وجل وہیں واپس چلا گیا اور میں اس کا واپس ہونا دیکھ رہی تھی۔ حضرت حَسَن بن حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں پھر انہوں ے مجھے وہ رُقعہ دِکھایا جو اِن کے پاس ابھی تک موجود تھا۔ (ملخص از: لقط المرجان فی احکام الجان لِلسیوطی، ترجمہ: جنّوں کی دُنیا، ص ۳۰۵)

﴿۳﴾ اژدھا نما جنّ

ابن ابی الدنیا اور امام بیہقی 'دلائل' میں حضرت یحیٰی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت کرتے ہیں، جب حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کا وَقت آیا تو ان کی خدمت میں بہت سے تابعینِ کرام جمع ہوئے۔ ان میں حضرت عروہ بن زبیر، حضرت قاسم بن محمد اور حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن علیہم الرضوان بھی تھے۔

ان حضرات کی موجودگی میں ہی حضرت عروہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پر غشی طاری ہوگئی اور ان حضرات نے چھت پھٹنے کی آواز سنی۔ دیکھا کہ ایک کالا سانپ (یعنی اژدھا نما جن) نیچے آکر گرا جو کھجورے کے بڑے تنے کی مثل (موٹا اور لمبا) تھا اور وہ جب ان خاتون کی طرف لپکنے لگا تو اچانک ایک سفید رُقعہ اوپر سے گرا، جس میں لکھا ہوا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مِنْ رَبِّ کعْبِ الی کعبِ ۔
لَیس لک علی بَناتِ الصّالِحِینَ سَبِیْلٌ

'اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رَحم والا بنوکعب کے ربّ کی طرف سے بنوکعب کی طرف تمہیں نیک لوگوں کی بیٹیوں پر ہاتھ بڑھانے کی اجازت نہیں۔'

جب اس اژدھا نے یہ سفید کاغذ دیکھا تو اوپر چڑھا اور جہاں سے اُترا تھا وہیں سے نکل گیا۔ (ملخص از: لقط المرجان فی احکام الجان لِلسیوطی، ترجمہ: جنّوں کی دُنیا، ص ۳۰٦)

﴿۴﴾ حبشی جنّ

ابنِ ابی الدّنیا اور امام بیہقی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت کرتے ہیں، حضرت عوف بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھیں۔ ان کو معلوم بھی نہ ہوا کہ اچانک ایک حبشی (سیاہ فام آدمی نما جن) ان کے سینہ پر چڑھ گیا اور اس نے اپنا ہاتھ ان کے حلق میں ڈال دیا تو اچانک پیلے رنگ کا ایک کاغذ آسمان کی طرف سے گرا۔ یہاں تک کہ ان کے سینے پر آگرا، تو اس (سیاہ فام جن) نے اس رقعہ کو لے کر پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

من ربّ لکین الی لکین اجتنب ابنۃ العبد الصالح فانہ لا سبیل لک علیہا

یعنی یہ حکم نامہ لکین کے ربّ کی جانب سے لکین کی طرف ہے کہ نیک انسان کی بیٹی سے دُور ہو، اس لئے کہ تمہارا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔ آپ فرماتی ہیں چنانچہ وہ سیاہ فام (آدمی نما جن) اٹھا اور اپنا ہاتھ میرے حلق سے ہٹایا اور اپنا ہاتھ میرے گھٹنے پر ایسا مارا کہ سوجن آگئی۔ پھر میں امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ واقعہ ان سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بھائی کی بیٹی! جب تو حیض میں ہو تو اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر کھا کر تو یہ (جن) تمہیں ہرگز کبھی تکلیف نہیں دے گا، (اِن شاءَ اللہ عزّ وجلّ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کو اس والد کی وجہ سے حفاظت فرمائی کیوں کہ وہ جنگِ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ (ملخص از: لقط المرجان فی احکام الجان لِلسیوطی، ترجمہ: جنوں کی دُنیا، ص ۳۰۶ تا ۳۰۷)

معلوم ہوا کہ دُنیا و آخرت کی آفات و بلّیات سے نَجات اور ربّ عزّ وجلّ کا قُرب پانے اور ہر دَم سایہ رَحمت میں رہنے کی مقدس طلب رکھنے والے کیلئے گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں پر استقامت حاصل کرنا ضروری ہے۔ فی زمانہ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیّت کیلئے مَدَنی اِنعامات کی خوشبو سے معطّر معطر مَدَنی قافِلوں میں سفر اور دیگر مَدَنی کاموں میں مصروفیت انتہائی مفید اور آسان ذَرِیعہ ہے۔ کیونکہ غفلت کی زِندگی اور بے فائدہ کاموں میں مشغولیت اللہ کی رَحمت سے دُوری کا سبب ہوتی ہے۔

مَدَنی ماحول سے دُوری کی تباہ کاریاں

عارِف باللہ امام غزالی علیہ الرحمۃ 'ایھا الولد' میں اپنے شاگرد کو قولِ نصیحت ارشاد فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تبارَک وتعالیٰ نے اس بندے کی طرف سے اپنی نظرِ عنایت پھیر لی ہے اور جس کام کیلئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اگر اس کے سوا کسی اور کام میں ایک ساعت بھی صَرف ہوئی تو یہ بڑی حسرت کی بات ہوگی۔ (مجموعۃ الرسائل لامام الغزالی، خطبۃ الرسالۃ ایھا الولد ص ۲۵۷، طبعۃ دارالفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حدیثِ مبارکہ ان اسلامی بھائیوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے جو مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی سعادت پانے کے باوُجود غیر مفید کاموں مثلاً (بعد عشاء دعوتِ اسلامی کے تحت لگنے والے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کیلئے وقت ہونے کے باوُجود نفس کو خوش کرنے والی ذاتی دوستیوں کے سبب ہوٹلوں، تھڑوں یا تفریح گاہوں پر وَقت کا گزارنا۔ گھر، مسجد، دکان، یا چوک درس اور فکرِ مدینہ جو چند منٹ میں ممکن ہے اس کے بجائے فُضول گفتگو میں مشغولیت۔ پورے دِن بے شمار لوگوں سے ملاقات کے باوُجود اِنفرادی کوشش کے بجائے لَغو باتوں میں مصروفیت۔ مَدَنی قافلوں میں جدول کے مطابق سفر یا سالانہ اجتماعات میں علاقے کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ سفر کے بجائے اپنے من پسند شرکاء کے ہمراہ بے جدول سفر وغیرہ) میں مشغولیت کے باعث مَدَنی کاموں کی مصروفیت سے محروم ہیں۔ ایسے اسلامی بھائیوں کو فوراً سے پیشتر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو غنیمت جانتے ہوئے کسی نہ کسی مدنی کام کے ذَریعے ربّ عزوجل کی رِضا کے حُصول کی سَعی شروع کردینی چاہئے، کیونکہ عمر بڑی تیزی سے گزر رہی اور موت کا پیغام سنا رہی ہے۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا حال چالیس سال کی عمر کے بعد یہ ہو کہ اس کی برائیوں پر بھلائیاں غالب نہ ہوں۔ تو اسے دوزخ میں جانے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ (مجموعۃ الرسائل لامام الغزالی، ایھا الولد ص ۲۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کی عادت نہ چھوٹنے کا ایک سبب ڈَٹ کر کھانا[1] بھی ہے۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف فیضانِ سنّت کے باب پیٹ کا قفلِ مدینہ ص66 پر نقل ہے، حضرتِ سیّدنا یحیٰی مُعاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہوجاتا ہے اُس کے بدن پر **گوشت** بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ **شَہوت پرست** ہوجاتا ہے اور جو شَہوت پرست ہوجاتا ہے اُس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا دِل **سخت** ہوجاتا ہے اور جس کا دِل سخت ہوجاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غَرق ہوجاتا ہے۔ (اَلْمُنَبِّھاتِ لِلْعَسْقَلانی بابُ الخماسی ۵۹)

([1] طرح طرح کی بیماریوں سے نَجات وحفاظت اور دُنیا وآخرت کی بھلائیوں کے حُصول کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کی مشہورِ زمانہ تصنیفِ لطیف فیضانِ سنّت کے منفرِد باب **پیٹ کا قفلِ مدینہ** کا مطالعہ اِنتہائی مفید ہے۔ اس اَہم کتاب میں کم کھانے کی بہاریں اور زِیادہ کھانے کی تباہ کاریاں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ جسم ہلکا کرنے کے مُفید طِبّی نسخے اور موٹاپے کے اسباب مفصّل بیان کئے گئے ہیں۔ **مکتبۃُ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے حاصل فرما کر ضرور مطالعہ فرمائیں۔)

کھانے کی حِرص سے تُو یاربّ نَجات دیدے　　　اچھا بنادے مجھ کو اچھی صِفات دیدے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ساری دُنیا کے لوگوں کو گناہ سے بچنے کی نصیحت کرنا بہت آسان ہے لیکن اسے قبول کرنا (یعنی خود عمل کرنا) بڑا مشکل ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کے دِلوں میں دُنیا کی لذّتیں اور نفسانی خواہشات گھر کر لیتی ہیں ان کے حلق کو نصیحت وہدایت کڑوی لگتی ہے۔ قرآنِ حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَ اَن لیس للانسان الّا ما سعٰی ط (سورۃ النجم، آیت ۳۹، پ۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ

فَمن یّعمل مِثقالَ ذرّۃٍ خیرا یّرہ۔ وَ من یّعمَل مِثقال ذرّۃ شرّا یّرہ۔ (سورۃ الزِلزال، آیت ۷ تا ۸، پ ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھا جائے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا:۔

فَمن کانَ یرجُوا لِقآء ربّہٖ فلیَعمل عملاً صالِحاً ط (سورۃ الکہف، آیت نمبر ۱۱۰، پ ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جسے اپنے ربّ سے ملنے کی اُمید ہو، اسے چاہئے کہ نیک کام کرے۔

مگر یاد رہے کہ نیک اعمال کے ساتھ ساتھ نظر ربّ کی رَحمت پر ہی ہونی چاہئے چنانچہ سیّدنا امام غزالی علیہ رحمۃ الوالی گذشتہ ارشادات کی وضاحت میں اپنے شاگرد سے فرماتے ہیں کہ (یقیناً) بندہ اللہ تعالٰی کے فضل وکرم اور رَحمت سے ہی بہشت میں جائے گا۔ لیکن جب تک بندہ اپنی عبادت وبندگی سے اپنے آپ کو اللہ عزّ وجل کی رحمت کے لائق نہیں بنائے گا۔ اس وَقت تک اللہ عزّ وجل کی رَحمت نصیب نہیں ہوگی۔ (مجموعۃ الرسائل لامام الغزالی، ایہا الولد ص ۲۰۸)

مزید فرماتے ہیں کہ یہ حقیقت میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ عزّ وجل ارشاد فرماتا ہے:۔

اللّٰہ قریب مِن المُحسِنین۔ (پ۸، الاعراف:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مرشِد کی محبت کا دعویٰ کرنا دُرست ہے۔ مگر یاد رہے! اس کے علاوہ اور بھی مرشد کی محبت کے شرائط ہیں۔

مرشدِ کامل کے حاسدین

سیّدنا امام شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مشائخِ کبار نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اپنے مرشد کی محبت کی شرائط میں سے ایک (اہم شرط) یہ ہے کہ مرید اپنے مرشد کی گفتگو کے علاوہ دیگر تمام لوگوں کی گفتگو سننے سے اپنے کان (بند) کر لے۔ (یعنی مرشد کے خلاف ذِہن خراب کرنے والے کی گفتگو سننا تو دُور کی بات نفرت کے باعث اس کے سائے سے بھی بھاگے) پس مرید کسی بھی مَلامَت کرنے والے کی ملامت کو نہ سنے۔ یہاں تک کہ اگر تمام شہر والے لوگ کسی ایک صاف میدان میں جمع ہو کر اسے اپنے مرشد سے نفرت دِلائیں (اور ہٹانا چاہیں) تو وہ لوگ اس بات پر (یعنی مرید کو مرشد سے دُور کرنے) پر قدرت نہ پا سکیں۔ (الانوار القدسیہ فی معرفۃ قواعد الصوفیہ)

مَست اپنا بنا میرے مرشِد پیا کے اکیس حروف کی نسبت سے 21 مَدَنی اَوصاف

شیخ حضرت محی الدین ابنِ عَرَبی قدس سرہ العزیز نے مرشد کی محبت رکھنے والوں کے اوصاف اس طرح بیان فرمائے کہ

(۱) وہ اپنے محبوب کی محبت سے مقتول ہو (۲) محبوب میں فانی ہو (۳) ہمیشہ محبوب کی طرف چلنے والا ہو، یعنی باطن میں **سیر الی المرشِد** کرنے والا ہو (۴) بہت جاگنے والا ہو (۵) محبوب کے غم میں ڈوبنے والا ہو (۶) جو چیز اسے محبوب مرشِد سے ہٹائے خواہشات دُنیوی ہوں یا اُخروی سب سے علیحدہ ہونے والا (۷) جو چیز اسے محبوب سے روکے ان تمام سے قطع تعلّق کرنے والا (۸) بہت آہ و زاری کرنے والا (۹) محبوب کی گفتگو اور نام مبارک سے راحت پانے والا (۱۰) محبوب کے غم اور دُکھ میں ہمیشہ شریک ہونے والا (۱۱) محبوب کی خدمت گزاری میں بے اَدَبی سے ڈرنے والا (۱۲) اپنی طرف سے محبوب کے حق میں جو کچھ بھی کرے اس کو تھوڑا سمجھنے والا ہو (۱۳) محبوب کے تھوڑے کو بہت سمجھنے والا (۱۴) محبوب کی اطاعت سے چمٹنے والا (۱۵) اس کی مخالفت سے بھاگنے والا (۱۶) اپنے نفس سے بالکل علیحدہ ہونے والا (یعنی کوئی کام نفس کی خاطر نہ کرے) (۱۷) جن تکلیفوں سے طبیعتیں **مُتَنَفِّر** ہوتی ہیں ان پر صبر کرنے والا (۱۸) جن مشکلات پر محبوب اسے کھڑا کرے ان پر مضبوطی سے قائم رہنے والا (۱۹) محبوب کی محبت میں دائمی جنون اور (۲۰) اس کی رِضا کو پانے (کی کوشش کرنے) اور (۲۰) نفس کے تمام مطالب پر (مرشد کے احکام کو) ترجیح دینے والا ہو۔

غور فرمائیں پس اے بھائی! تو ان اَوصاف کو جو میں نے تجھے مرشد کی محبت کے بارے میں بیان کئے ہیں، اپنی ذات پر پیش کر۔ اگر تو نے اپنی ذات کو ان کے مُوافق پایا تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالا اور جان لے تو عنقریب اِن شآءَ اللہ عزّوجل مرشد کی محبت کے اس راستے سے اللہ تعالیٰ کی محبت تک پہنچ جائے گا، کیونکہ مشائخ کرام کی محبت و تعظیم اللہ تعالیٰ کی محبت و تعظیم کے دروازوں میں سے ہے۔ (فتوحات مکیہ باب نمبر ۱۷۸)

بابا فرید علیہ الرحمۃ کا عشقِ مُرشد

ایک مرتبہ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ اپنے محبوب خلیفہ حضرت بختیار کا کی علیہ الرحمۃ کے یہاں تشریف لائے۔ آپ نے اپنے مُرید (بابا فرید علیہ الرحمۃ) جو آپ کے عشق میں گھائل تھے۔ بُلا کر اِرشاد فرمایا، اپنے دادا پیر (یعنی خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ) کے قدموں کو بوسہ دو۔ بابا فرید علیہ الرحمۃ حکمِ مرشد بجالانے کیلئے دادا پیر کے قدم چُومنے جھکے، مگر قریب ہی تشریف فرما اپنے ہی پیرومرشد (بختیار کا کی علیہ الرحمۃ) کے قدم چُوم لئے۔ بختیار کا کی علیہ الرحمۃ نے دوبارہ ارشاد فرمایا، فرید سنا نہیں دادا پیر کے قدم چُومو۔ بابا فرید جو مُرشِد کی حقیقی محبت میں گم تھے فوراً حکم بجالائے اور دوبارہ دادا پیر کے قدم چومنے جھکے مگر پھر اپنے پیر بختیار کا کی علیہ الرحمۃ کے قدم چوم لئے۔ بختیار کا کی علیہ الرحمۃ نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں دادا پیر کے قدم چومنے کا کہتا ہوں مگر تم میرے قدموں کو کیوں چوم لیتے ہو؟ بابا فرید علیہ الرحمۃ نے اَدب سے سر جھکا کر بڑے ہی مودبانہ اور عشق و مستی کے عالم میں حقیقتِ حال بیان فرمائی۔ حضور میں آپ کے حکم پر دادا پیر غریب نواز علیہ الرحمۃ کے قدم چومنے ہی جھکتا ہوں، مگر وہاں مجھے آپ کے قدموں کے سوا اور کوئی قدم نظر ہی نہیں آتے۔ لہٰذا میں انہیں قدموں میں جا پڑتا ہوں۔ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا، بختیار (علیہ الرحمۃ) فرید (علیہ الرحمۃ) ٹھیک کہتا ہے۔ یہ منزل کے اس دروازے تک پہنچ گیا ہے جہاں دوسرا کوئی نظر نہیں آتا۔ (مقاماتِ اولیاء، ص ۱۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اگر کوئی مرید حقیقی عشقِ مرشد کی لازوال دولت پالے اس کے لئے نہ صرف نیکیاں کرنا آسان بلکہ گناہوں سے بھی یکسر جان چھوٹ سکتی ہے۔

عشقِ حقیقی

اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کسی شخص کا دِل کسی عورت پر آئے اور وہ اس کے عشق میں گرِفتار ہو جائے۔ چاہے وہ عورت بدشکل یا سیاہ رنگت والی ہو، مگر عشقِ مجازی کی بنا پر اُسے اپنی مَحبوبہ کے سامنے دوسری کوئی عورت نہیں سوجھتی۔ چاہے سامنے دُنیا کی ماہ جبیں ہی کوئی نہ ہو۔ اسی طرح اگر کوئی خوش نصیب مُرید اپنے مُرشِدِ کامل کی محبت میں عشقِ حقیقی کی منزِل پالے اور تصوُّرِ مرشد میں گُم رہے تو کیا اسے عورت، اَمرد، بدنگاہی اور دیگر گناہ اپنی طرف مائل کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! عشقِ حقیقی کی برکت اِن شاءَ اللّٰہ عزَّ وجل اسے مرشد کے تصوّر میں ایسا گُما دے گی کہ اس کے دِل میں گناہ کا خیال تک نہ ہوگا اور اس طرح وہ گناہ سے بچتے ہوئے مرشد کی محبت کے دعوے میں سچا ہو کر مرشِد کے خصوصی فیض سے مُستفیض ہوگا۔ کیونکہ حضرتِ دَبّاغ علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ مرید پیر کی محبت سے کامل نہیں ہوتا۔ کیونکہ مرشد تو سب مریدوں پر یکساں شفقت فرماتے ہیں۔ یہ مرید کی مرشد سے محبت ہوتی ہے جو اسے کامل کے دَرَجے پر پہنچا دیتی ہے۔

41 کی نسبت

سلسلۂ عالیہ قادریہ رَضَویہ عطّاریہ کے مشائخ کرام کے اسمائے گرامی میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کا 41 واں نمبر ہے۔ لہٰذا اس نسبت کے پیشِ نظر

عارِف باللہ امام شعرانی علیہ الرحمۃ کی تصنیف الانوارالقدسیہ فی معرفۃ قواعد الصوفیہ سے

اے مرید! با اَدب با نصیب بے اَدب بے نصیب

ایک اٹل حقیقت ہے کے اکتالیس حروف کی نسبت سے **41 آداب**

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رِسالے ضیائے دُرودوسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں، 'جس نے مجھ پر دَس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دِن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد ج۱۰ ص۱۶۳ رقم الحدیث ۱۷۰۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

یاد رکھئے! جتنے فضائل وآداب آپ پڑھیں گے، وہ صرف مرشدِ کامل کے ہیں۔ ورنہ جاہل، بےعمل و بدعقیدہ نام نہاد پیروں کا ان فضائل سے ذرا بھی تعلق نہیں۔

﴿۱﴾ اچھی حالت

اے میرے بھائی! تو جان لے کہ سُلوک کی منزل طے کرنے والا کوئی بھی شخص مشائخ کرام رَحِمَہُمُ اللہ کی محبت اوران کے اچھی طرح آداب بجالانے اوران کی بہت خدمت کے بغیر طریقت کی ایک اچھی حالت پر کبھی نہیں پہنچا۔

﴿۲﴾ حُسنِ اِعتقاد

سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ من لم یعتقد لشیخہ الکمال لا یفلح علی یدیہ ابدا 'یعنی جو مرید اپنے شیخ کے کمال کا اعتقاد نہ رکھے وہ مرید اس مرشد کے ہاتھوں پر کبھی کامیاب نہ ہوگا۔

﴿۳﴾ ناکام مُرید

مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشِد کو کبھی لفظ کیوں نہ کہے کیونکہ تمام مشائخ نے اتفاق کیا ہے کہ جس مرید نے اپنے مرشِد کو کیوں کہا تو وہ طریقت میں کامیاب نہ ہوگا۔

﴿۴﴾ دُھتکارا ہوا

حضرت شیخ عبدالرحمٰن جیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مرید اپنے نفس کو اپنے مرشد اور اپنے پیر بھائیوں کی محبت سے رُوگردانی کرنے والا پائے تو اسے جاننا چاہیئے کہ اب اس کو اللہ تعالیٰ کے دروازہ سے دُھتکارا جا رہا ہے۔

﴿۵﴾ حق مُرشد

مرید کیلئے ضروری ہے کہ وہ یہ خیال کبھی نہ لائے کہ اب وہ اپنے مرشد کا حق پورا کر چکا ہے۔ اگرچہ اپنے مرشد کی ہزار برس خدمت کرے اور اس پر لاکھوں روپے بھی خرچ کرے اور پھر مرید کے دِل میں اتنی خدمت اور اتنے خرچ کے بعد یہ خیال آیا کہ اب وہ کچھ نہ کچھ حق ادا کر چکا ہے (تو اسے طریقت میں ناقابل تصوّر نقصان پہنچے گا)۔

﴿۶﴾ سچائی اور یقین

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! تم بُزرگوں کی صحبت سچائی اور یقین ہی کے ساتھ اختیار کرو۔ اگر وہ کسی سبب ظاہری کے بغیر تم پر (بظاہر) زیادتی کریں تو بھی تم صبر ہی کرو اور تم ان کے پاس پختہ اِرادہ اور عاجزی ہی لے کر آؤ، پس اس طریقہ سے مرشِد تمہیں فوراً ہی قبول فرمالیں گے۔

﴿۷﴾ سخت زلزلے

حضرت سیّدنا علی بن وفا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے تمام وسائل، اسباب اور اپنے تمام معمولات کو جن پر اسے اعتماد ہے اپنے مرشد کے سامنے پیش کردے تاکہ مرشد ان تمام چیزوں کو فنا اور گم کر ڈالے۔ پس اس وقت مرید کا اعتماد نہ اپنے علم پر رہے نہ عمل پر۔ ہاں! اللہ تعالیٰ کے بعد صِرف اپنے مرشد ہی کے فضل پر اعتماد ہے اور یہ یقین رہے کہ اب مجھے تمام بھلائیاں اور خیر صرف میرے مرشد ہی کے واسطے سے پہنچیں گی۔ یہ سب چیزیں اس لئے ضروری ہیں کہ مرشِد اس مرید کو دشمن کے منازل سے نکال کر مقاماتِ حق جلّ جلالہٗ تک پہنچا دے اور مُندرجہ بالا حالات میں مرید کو بہت سخت زلزلے بھی (جن کے آنے کے بہت امکان ہے) اِن شاءَ اللہ عزّ وجلّ کچھ حرکت نہیں دے سکیں گے۔

﴿۸﴾ سچائی

مرید پر لازم ہے کہ مرشد کی خدمت میں ہر وَقت سچائی ہی کے ساتھ آئے اگرچہ روزانہ ہزار بار آنا نصیب ہو۔

﴿۹﴾ بھٹکا ہوا مُرید

حضرت سیِّدی علی بن وفا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بغیر مرشد اور ہادی کے کمال کا اِرادہ کیا، تو وہ مقصود کے راستے سے بھٹک گیا۔ کیونکہ میوہ اپنی گٹھلی کے وُجود کے بغیر جو کہ اس کا اصل ہے، کبھی کامل نہیں ہوگا۔ تو مرید بھی اسی طرح اپنے مرشد کے وُجود کے بغیر کبھی کامل نہ ہوگا۔

بے اَدبی کا انجام

حضرت جُنید بغدادی علیہ رحمۃ الھادی کا ایک مرید آپ سے ناراض ہوگیا اور یہ سمجھا کہ اسے بھی مقامِ معرِفت حاصل ہوگیا ہے۔ اب اسے مرشد کی ضرورت نہیں رہی، ایک دِن وہ آپ کا امتحان لینے کیلئے آیا۔ حضرت جُنید بغدادی علیہ رحمۃ الھادی اس کے دِل کی کیفیت سے آگاہ ہوگئے، اس نے آپ سے کوئی بات پوچھی۔ آپ نے فرمایا، لفظی جواب تو یہ ہے کہ اگر تو نے اپنا امتحان کرلیا ہوتا تو میرا امتحان لینے نہ آتا اور معنوی جواب یہ ہے کہ میں نے تجھے وِلایت سے خارج کیا۔ اس جملے کے فرماتے ہی اس مرید کا چہرہ کالا ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا کہ تجھے خبر نہیں کہ اَولیاء واقفِ اَسرار ہوتے ہیں۔ (کَشفُ المحجوب، ص ۲۰۶)

﴿۱۰﴾ حَسد کی نُحوست

مرید پر لازم ہے کہ جب اس کا مرشد اس کے پیر بھائیوں میں سے کسی ایک کو اس سے آگے بڑھادے (یا کوئی منصب عطا کرے) تو وہ اپنے مرشد کے اَدب کی وجہ سے اپنے اس پیر بھائی کی خدمت (اور اطاعت) کرے اور حسد ہرگز نہ کرے۔ ورنہ اس کے جمے ہوئے پاؤں پھسل جائیں گے اور اسے بڑا نقصان پیش آئے گا۔

﴿۱۱﴾ اطاعت کی بَرَکت

اگر کسی مرید کا یہ اِرادہ ہے کہ وہ اپنے پیر بھائیوں سے آگے بڑھ جائے، تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے مرشد کی خوب اطاعت کرے اور اپنے آپ کو ایسی صِفات (جن سے مرشد خوش ہوتے ہوں) سے آراستہ کرلے جن کے ذَرِیعہ وہ آگے بڑھ جانے کا مستحق ہوجائے اور اس وَقت مرشد بھی اسے اسی پیر بھائی کی طرح دوسرے پیر بھائیوں سے آگے بڑھادے گا، کیونکہ مرشد تو مریدوں کا حاکم اور ان کے درمیان عدل والا ہوتا ہے اور بہت کم ہے کہ کوئی مرید اس مَرَض سے بچ جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔

نگاہِ ولایت کے اَسرار

جیسا کہ (کتابِ خاتمہ ترجمہ آدابُ المریدین کے دیباچہ میں صفحہ نمبر۱۴ پر تحریر ہے) کہ ۱۵، رَمَضانُ المُبارَک ۷۸۷ھ بمطابق 10 ستمبر1357ء کو حضرت شیخ الاسلام خواجہ نصیر الدین محمود چراغ علیہ الرحمۃ پر اچانک بیماری کا غلبہ ہوا تو لوگوں نے عرض کیا کہ مشائخ اپنے وصال کے وَقت کسی ایک کو ممتاز قرار دیکر اپنا جانشین مقرر فرماتے ہیں۔

حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ نے فرمایا اچھا مستحق لوگوں کے نام لکھ کر لاؤ۔ مولانا زین الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باہمی مشورہ سے ایک فہرست تیار کر کے پیش کی جس میں آپ کے مریدِ خاص حضرت گیسُو دراز علیہ الرحمۃ کا نام شامل نہ تھا۔ یعنی اس وَقت مولانا زین الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہم ذِمہ دار ہوں گے جب ہی یہ اہم کام ان کو سونپا گیا اور ظاہری طور پر حضرت گیسودراز علیہ الرحمۃ کو اتنا اہم نہیں سمجھا جاتا ہوگا، جبھی آپ کا نام جانشین کے لئے شامل نہ کیا گیا۔ مگر حضرت شیخ الاسلام جو کہ نگاہِ باطن سے وہ کچھ ملاحظہ فرمارہے تھے، جن سے یہ لوگ بے خبر تھے۔ آپ نے فہرست دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم کن لوگوں کے نام لکھ لائے ہو؟ ان سب سے کہہ دو خلافت کا بار سنبھالنا ہر شخص کا کام نہیں۔ اپنے اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کریں۔ غور طلب بات ہے کہ اس فہرست میں اس قدر غور وخوض کے بعد اہم ترین اور بظاہر باصلاحیت شخصیتوں کو چنا گیا تھا۔ مگر نگاہِ مرشد کے اَسرار کو سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ مولانا زین الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس فہرست کو مختصر کر کے دوبارہ آپ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ اس فہرست میں بھی حضرت گیسُو دراز علیہ الرحمۃ کا نام نہ تھا۔

اب شیخ الاسلام نے فرمایا کہ 'سیّد محمد حضرت خواجہ گیسُو دراز علیہ الرحمۃ' کا نام تم نے نہیں لکھا۔ حالانکہ وہی تو اس بارِ گراں کو اُٹھانے کی اَہلیّت رکھتے ہیں۔ یہ سن کر سب تھر تھر کانپنے لگے۔ اب جب حضرت خواجہ گیسُو دراز علیہ الرحمۃ کا نام بھی فہرست میں لکھ کر حاضر ہوئے تو حضرت شیخ الاسلام نے فوراً اس نام پر 'حکم صادِر' فرمادیا۔ اس وَقت حضرت گیسُو دراز علیہ الرحمۃ کی عمر 36 سال سے کچھ زِیادہ نہ تھی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری نگاہ ظاہری صلاحیت وشخصیت کو دیکھتی ہے۔ مگر مرشدِ کامل اپنی نگاہِ ولایت سے کھرے کھوٹے کی پہچان کر کے بہتر ہی کو سامنے لاتے ہیں اور سامنے آنے والا نگاہِ مرشد کی توجہ خاص کی بَرَکت سے ایسا باکمال ہوجاتا ہے کہ لوگ اس کے ذَرِیعے ہونے والے کام دیکھ کر ششدَر رہ جاتے ہیں مگر کامیاب وہی رہتے ہیں جو اس حقیقت کو ہر دَم پیش نظر رکھتے ہیں کہ یہ تمام کمالات کس کی نگاہ کے طفیل ہیں اور یقیناً ہر عمل میرا کسی کی نظروں سے قائم ہے۔ اللہ عزَّوجلَّ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور مدَنی ماحول میں استقامت اور مرشد کی بے اَدَبی سے محفوظ فرمائے۔

آمین بِجاہِ النَّبِی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

﴾۱۳﴿ خدمتِ مرشد

آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عارِف باللہ کی خدمت کر، تیری خدمت کی جائے گی اور تو بالخصوص مرشد کے رُوبَرو اس کی مُمانعت سے بچ۔ ورنہ تو ملعون ہوجائے گا اور دھتکارا جائے گا، جیسا کہ شیطان ملعون ہوگیا اور دھتکارا گیا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو ہی سجدہ کا تارک بن گیا۔

﴾۱۴﴿ رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ

حضرت سیّدنا علی بن وفا علیہ الرحمۃ مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ دِکھانے والا تیرا مرشد ایک ایسی آنکھ ہے، جس کے ذَرِیعے اللہ تعالیٰ تیری طرف لطف اور رَحمت سے دیکھتا ہے اور ایک ایسا مُنہ ہے جس کے ذَرِیعے سے اللہ تعالیٰ تیری طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی رِضا سے راضی ہوتا اور اس کی ناراضگی سے ناراض ہوتا ہے۔ پس اے مرید تو اس بات کو جان لے اور مرشِد کی اطاعت کو لازم کرلے۔

﴾۱۵﴿ ظاھر بِین

آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے مرشد کی صرف ظاہری بَشَرِیَّت دیکھی تو اس کی تمام کوشش ضائع ہوگئیں اور اس وقت مرشد اس کے لئے جتنا بھی روشن راستہ کھولے۔ وہ راستہ اس مرید کی رُوگردانی اور جھٹلانے ہی کو بڑھائے گا کیونکہ بَشَر ہونے کی وجہ سے آدمی کی حیثیت یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی اطاعت نہ کریں۔ پس یہ خاصیت اسے مرشد کی نصیحت اور ارشاد سننے سے مانع رہے گی۔ اگرچہ وہ ارشاد قرآن کا ارشاد ہی کیوں نہ ہو۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اسے نہ گھیرے۔

﴾۱۶﴿ سچائی کی خوشبو

جب مرشد کسی مرید کے معاملے میں (اس کی بھلائی کی خاطر جس سے مرید بے خبر ہو) اس کی مخالفت کرے اور اس کی خواہش کے برعکس کام کرے تو مرید کو صبر کرنا چاہئے اور یہ اس بات کی ایک بڑی دلیل ہے کہ مرشد نے اس مرید سے سچائی کی بو سونگھی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اس سے مخالفت والا معاملہ نہ کرتا بلکہ بیگانوں والا معاملہ کرتا یعنی نرمی اور مُوافقت وغیرہ۔

﴾۱۷﴿ مرشد سے دُور

حضرت سیّد علی بن وفا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس مرید نے یہ گمان کیا کہ اس کا شیخ اس کے اَسرار (یعنی رازوں) سے واقف نہیں تو وہ مرید اپنے شیخ سے بہت دُور ہے۔ اگرچہ دِن رات مرشد کے ساتھ ہی بیٹھا ہو۔

﴿۱۸﴾ مرشد کے دشمن

آپ علیہ الرحمۃ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ اے مرید! تو حاسد اور اپنے شیخ کے دشمن کی بات کی طرف کان لگانے سے بچ۔ ورنہ وہ تجھے اللہ کی راہ (یعنی مَدَنی ماحول) سے دُور کردیں گے۔

﴿۱۹﴾ خوش فہمی

آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اے مرید! تو اپنے مرشد کے میٹھے کلام (یعنی حوصلہ افزائی) سے دھوکہ مت کھا۔ یہ نہ سمجھ کہ تو اب اس کے نزدیک ایک اعلیٰ مقام کو پہنچ گیا ہے۔ (یہ ہی سمجھنے میں عافیت ہے کہ یہ مرشد کی شفقت ہے ورنہ حقیقتاً میں اس قابل نہیں)

﴿۲۰﴾ خلاف عادت کام

مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے آپ پر مرشد کے اَدب کو اَشد ضروری جانے اور مرشد سے کرامت کی طلب کبھی نہ کرے اور نہ خلاف عادت کسی کام کا وُقوع چاہے اور نہ ہی کشف اور ان جیسی چیزوں کا مطالبہ کرے۔

﴿۲۱﴾ ناقص مرید

جس مرید نے اپنے مرشد سے اس نیت سے کرامت چاہی کہ پھر وہ اپنے مرشد کی اچھی اتباع کرے گا۔ تو ایسے مرید کا اب تک اعتقاد صحیح نہیں اور نہ ہی اسے یقین حاصل ہوا ہے کہ اس کا مرشِد اہلُ اللہ کے طریقے سے بخوبی واقف ہے۔ یعنی ایسا مرید اب تک ناقص مرید ہے۔

﴿۲۲﴾ کرامت کی طلب

حضرت مرشِد ابوالعباس مرسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اے مرید! تو اپنے مرشد سے کرامت طلب کرنے سے بچ، تاکہ تو اس کرامت کی وجہ سے اس کے اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْىٌ عَنِ الْمُنْكَر کی اتباع کرے۔ کیونکہ یہ بے اَدبی ہے اور دینِ اسلام میں تیرے شک کی علامت ہے۔ کیونکہ جس ذات نے تجھے اس راہ کی طرف دعوت دی ہے وہ تیرا (میٹھا میٹھا) مرشِد (ہی تو) ہے۔

﴿۲۳﴾ مرشد کی ناراضگی

اے مرید! تو اپنے مرشد کی خفگی اور عتابوں کے وَقت اپنے اوپر صبر کو لازم کر لے۔ اگر وہ تجھے (تیری اِصلاح کی خاطر) دھتکارے تَو تُو جُدا مت ہو جا بلکہ تُو اس کی طرف دُز دِیدہ نظر (یعنی چھپی نگاہ سے) دیکھتا رہ۔ اور یہ بھی جان لے کہ بُزرگانِ دِین رحمہم اللہ کسی ایک مسلمان کو ایک سانس برابر بھی ناپسند نہیں سمجھتے اور وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ سب مریدین کی تعلیم ہی کی غَرَض سے کرتے ہیں (جس سے مریدین بے خبر ہوتے ہیں) بعض مرتبہ مرشدِ کامل اس طرح اپنے مریدین ومُعتَقِدین کا امتحان بھی لیتے ہیں اور جو ثابت قَدَمی کا مظاہَرہ کرتے ہیں وہ ہی فیضِ باطِنی حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

﴿۲۴﴾ مقامِ مرشد

آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مرید کا اپنے مرشد کے مقام کو جاننا اللہ تعالیٰ کی معرِفت سے زِیادہ مشکل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کمال، بُزرگی اور قدرت مخلوق کو معلوم ہے اور مخلوق ایسی نہیں (کہ ہر ایک مرید کو پیر کا کمال وبُزرگی بھی معلوم ہو) پس انسان اپنی طرح کی ایک مخلوق کے بلند مقام کو کس طرح جان سکتا ہے۔ جو اس کی طرح کھاتا بھی ہو اور اس کی طرح پیتا بھی ہو۔

﴿۲۵﴾ قَلْب مرشد

آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اے مرید! تم اپنے مرشد کے اَدَب کو اپنے اوپر ہر دَم لازم بناؤ، اگرچہ وہ تم سے کبھی خوش رُوئی و خندہ پیشانی سے گفتگو فرمائیں۔ کیونکہ اَولیاء اللہ رحمہم اللہ کے قُلوب، مثلِ قُلوب بادشاہوں کے ہیں۔ فوراً ہی حلم وبُردباری سے ناراضگی یعنی سزا دینے کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھو! جب ولی اللہ کا بازو تنگ ہو گیا، تو اس کا اِیذا دینے والا اسی وقت ہلاک ہو جائے گا، اور جب کشادہ رہا تو اس وقت ثَقَلَین (یعنی تمام جنوں اور تمام انسانوں) کی اِیذا رسانی کو بھی برداشت فرمائیں گے۔

﴿۲۶﴾ حکمت مرشد

آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مرشد کو جائز ہے کہ وہ اپنے مرید کو ایک وظیفے کے ترک کرنے اور دوسرے وظیفہ کے اختیار کرنے کا حکم فرمائے، پھر جب مرشد اسے کسی وظیفہ کے ترک کرنے کا حکم فرمائے تو مرید کو چاہئے کہ فوراً ہی امتثال امر (یعنی مرشد کی بجا آوری کرے) اور مرید کو اپنے دِل میں بھی اعتراض لانا جائز نہیں۔ مثلاً دِل میں یوں کہے کہ وہ وظیفہ تو اچھا تھا، مرشِد نے مجھے اس سے کیوں روکا؟

کیوں کہ بسا اوقات مرشِد اس وظیفہ میں مرید کا ضَرر دیکھتا ہے۔ (جس سے مرید بے خبر ہوتا ہے) مثلاً اس وظیفہ سے مرید کے اِخلاص کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ نیز بہت سے اعمال ایسے ہوتے ہیں جو عِندَ الشرع اَفضل ہوتے ہیں۔ لیکن جب ان میں نفس کا کوئی عمل دَخل ہو تو وہ عملِ مَفضول (یعنی کم دَرجہ والے) ہو جاتے ہیں اور مرید کو ان چیزوں کا پتا نہیں چلتا۔ (اسی طرح مرشد سے اَوراد ووَظائف کی اجازت کی طلب کرنے کے بجائے ان کے عطا کردہ شَجَرہ میں موجود اَوراد ووَظائف پڑھنے کا ہی معمول بنائے کہ اس میں عافیت ہے) پس مرید کو چاہئے کہ وہ ہر وَقت امتثال امر (یعنی حکم کی بجا آوری) کرتا رہے اور اپنے آپ کو خطرات و وَساوِس کے آنے اور شُبہات کے پیدا ہونے سے بچائے۔

﴿۲۷﴾ ضروری احتیاط

آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب کبھی مرشد تمہارے سامنے بظاہر خوش خوش اور تبسم فرماتے ہوئے نظر آئیں، تب بھی تم ان سے ڈرو اور ان کے پاس اَدب ہی سے بیٹھو، کیونکہ مرشد کبھی کبھی بارش اور رَحمت کی صورت میں تلوار کی مانند ہوتا ہے۔ (یعنی گرفت بھی فرما سکتے ہیں)۔

﴿۲۸﴾ ملفوظاتِ مرشد

آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اے مرید! تیرا مرشد جو کلام (بیانات، مَدَنی مذاکرات، تحریرات، ملفوظات یا مکتوبات کے ذَرِیعے) تیرے دِل میں بو دے تو اس کو بے ثَمَر (یعنی بے فائدہ) ہرگز مت سمجھ۔ کیونکہ بعض اوقات اس کلام کا ثمر (یعنی فائدہ) مرشد کے انتقال کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی کھیتی اِن شاءَ اللہ عزوجل برباد نہیں ہوگی۔ پس اے بیٹے! ہر اس بات کو جو تُو اپنے مرشِد سے سنے اس کی خوب حفاظت کر اگرچہ اس بات کو سننے کے وَقت تو اس کے فائدے کو نہ سمجھے۔

﴿۳۰﴾ زیارت مرشد

مرید پر لازم ہے کہ وہ پنے مرشد کے چہرے کو ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھے۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے اپنی نظر نیچے رکھے اور اس بات کے لطف کو کتابوں میں نہیں لکھا جا سکتا ہے۔ سالک لوگ ہی اسے چکھتے ہیں۔

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیاء کی وجہ سے کسی کے چہرے کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

(شرح العلامہ الزرقانی علی المواھب، الفصل الثانی فیما اکرمہ اللّٰہ تعالیٰ، النح، ج۶، ص ۹۲)

چہرۂ مبارک

میرے سردار علی مرصفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہاں! اگر مرید اپنے مرشد کے اَدب کے مقام میں ثابت قدم ہو جائے اور مرشد کے چہرے مبارک کی طرف اکثر نگاہ رکھنے سے اس کی اِہانت لازم نہ آئے تو پھر کوئی نقصان نہیں ہے۔ (کئی با اَدب مریدین تو مرشد کامل کی موجودگی میں تو کسی اور طرف دیکھنے سے بھی بچتے ہیں۔)

﴿۳۱﴾ اجازتِ مرشد

میں (یعنی عبدالوہاب شَعرانی علیہ الرحمۃ) نے اپنے سردار علی مرصفی علیہ الرحمۃ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ مرید کو لائق نہیں کہ وہ اپنے مرشد کی اجازت کے بغیر کسی وظیفے یا کسی ہنر میں مشغول ہو جائے۔

﴿۳۲﴾ خاص خیال

مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کی طرف پاؤں کبھی نہ پھیلائے۔ شیخ زِندہ ہو یا وَفات ہو گئے ہوں۔ رات ہو یا دِن، ہر وَقت خواہ مرشد حاضر ہوں یا غائب دونوں میں مرشد کے اَدب کی رعایت اور نگہبانی کرے۔

﴿۳۳﴾ مرید پر حق

مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کے کپڑے اور جوتی مبارَک کو نہ پہنے اور مرشد کے بستر پر نہ بیٹھے اور مرشد کی تسبیح پر وظیفہ نہ پڑھے۔ نہ مرشد کی موجودگی میں اور نہ مرشد کی غیر موجودگی میں۔ ہاں! جب مرشد ان چیزوں کے استعمال کی خود اِجازت دے تو پھر دُرُست ہے۔ (بہت سے عُشّاق کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نہ صرف مرشد کے شہر میں اَدباً ننگے پاؤں رہتے ہیں بلکہ مرشد کے سائے بلکہ چلتے وقت جہاں مرشد قدم مبارَک رکھتے وہاں پر اپنے پیر رکھنے سے بچاتے ہیں، مرشد کی طہارت و وُضو کی جگہ کو بھی استعمال نہیں کرتے اور کوشش کرتے ہیں کہ مرشد کی موجودگی میں وُضو قائم رہے جس طرف مرشد کا گھر یا مزار ہو، اس طرح قصداً پیٹھ یا پاؤں بھی نہیں کرتے۔)

﴿۳۴﴾ تحفۂ مرشد

مشائخِ کِبار رحمہم اللہ نے فرمایا کہ جب مرشد اپنے مرید کو کوئی کپڑا، عمامہ، ٹوپی یا مِسواک مبارَک عطا فرمائے تو یہ دُرُست نہیں کہ وہ اس کو کسی دُنیوی چیز کے بدلے میں بیچ ڈالے، کیونکہ بسا اوقات مرشد اس چیز میں مرید کے لئے کامل لوگوں کے اخلاص (یعنی خصوصی فیوض و بَرَکات) ڈال کر اس کے سُپُرد کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چادر لپیٹ کر دے دی اور وہ زِیادہ بھولنے والے تھے۔ پس انہوں نے فرمایا کہ پھر میں نے اس کے بعد جو سنا یا دیکھا اسے نہیں بھولا۔

﴿۳۵﴾ اِمداد کا دروازہ

مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے دِل کو اپنے مرشد کے ساتھ ہمیشہ مضبوط باندھے ہوئے رکھے اور ہمیشہ تابعداری کرتا رہے اور ہمیشہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام امداد کا دروازہ صرف اس کے مرشد ہی کو بنایا ہے اور یہ کہ اس کا مرشد ایسا مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے مرید پر فُیوضات کے پلٹنے کیلئے صرف اسی کو مُعَیَّن کیا ہے اور خاص فرمایا ہے اور مرید کو کوئی مدد اور فیض مرشد کے واسطہ کے بغیر نہیں پہنچتا۔ اگر چہ تمام دُنیا مشائخ عظام سے بھری ہوئی ہو۔ یہ قاعدہ اس لئے ہے کہ مرید اپنے مرشد کے علاوہ اور سب سے اپنی توجہ ہٹا دے۔ کیونکہ اس کی امانت صرف اس کے مرشد کے پاس ہوتی ہے، کسی غیر کے پاس نہیں ہوتی۔

مرید ہو تو ایسا

ایک مرتبہ حضرت بابا فریدُ الدّین گنجِ شکَر علیہ الرحمۃ اپنے مریدین و مُعتَقِدین کے ہمراہ تشریف فرما تھے کہ ایک نام نہاد دَرویش نے آکر نعرہ بلند کیا اور آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا، اپنی جائے نماز مجھے عنایت فرما دیں۔ تو میں باطنی دولت عطا کروں گا جو تمہیں کسی نے اس سے پہلے نہ دی ہوگی۔ حضرت بابا فرید علیہ الرحمۃ کی طبیعت مبارَک پر گراں گزرا مگر آپ نے بڑے تحمل مزاجی سے نظر اُٹھا کر دیکھا اور سر جھکا کر ارشاد فرمایا کہ فقیر کو اس کے مرشد نے جو عطا کرنا تھا عطا فرما چکے۔ اب دُنیا کی تمام نعمتیں آکر کسی غیر کے پاس جمع ہو جائیں تو فقیر نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔

حضرت شیخ زین الدین الخوانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مرید پر واجِب ہے کہ اپنے مرشد سے اِسْتِمداد (مدد طلب کرنے) کو بعینہٖ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِستمداد سمجھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِستمداد کو بعینہٖ اللہ تعالیٰ سے اِستمداد سمجھے تا کہ مرید اس طریقے سے اہلُ اللہ کے طریقے کو پہنچ جائے۔ اللہ عزوجل قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا (سورۃ الفتح، آیت نمبر ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کا دستور ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے اور ہرگز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے۔

﴿۳۶﴾ مرشد کامل کا دشمن

میں (یعنی عبدالوہاب شَعرانی علیہ الرحمۃ) نے اپنے سردار شیخ علی مرصفی علیہ الرحمۃ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ مرید کے آداب میں سے ایک اَدب یہ بھی ہے کہ مرشد جس شخص کو اپنا دشمن جانیں مرید بھی اس سے دشمنی کرے اور مرشد جس سے دوستی رکھے، مرید بھی اس سے دوستی رکھے۔

﴿۳۷﴾ ترقی کا راز

مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کے کمال کا پختہ اعتقاد رکھے تا کہ تَرَدُّد (یعنی سوچ بچار) کے مَرَض سے بچ جائے اور فوراً ترقی کر لے۔

﴿۳۸﴾ ناراضگی مرشد

مرید پر لازم اور واجب ہے کہ جب مرشد اس سے ناراض ہوجائیں تو فوراً ہی اس کو راضی کرنے کی کوشش میں لگ جائے۔ اگرچہ اسے اپنی خطاء کا پتا نہ چلے۔ جس مرید نے اپنے مرشِد کو راضی کرنے کی طرف جلد بازی نہ کی تو یہ اس مرید کی ناکامی کی دلیل وعلامت ہے۔

میں (یعنی عبدالوہاب شَعرانی علیہ الرحمۃ) نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن (علیہ الرحمۃ) سے جن کی عمر پانچ برس تھی سنا، اس نے کہا کہ ابا جان! سچا مرید وہ ہے کہ جب مرشد اس پر ناراض ہوجائے تو اس کی روح نکلنے کے قریب آجائے اور وہ نہ کھائے نہ پئے اور نہ ہنسے اور نہ سوئے، یہاں تک کہ (وہ اس قدر غمگین وفکر مند ہو کہ) اس کے پیرومرشد اس سے راضی ہوجائیں۔ پس بچپن کی عمر میں بیٹے کی یہ بات کہنے سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میں اللہ تعالیٰ سے سُوال کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے اس کو اپنے خَواص اَولیاءِ کرام میں شامل فرمائے۔

﴿۳۹﴾ مرشد کی نیند

مرید پر لازم ہے کہ اپنے مرشِد کی نیند کو اپنی عبادت سے افضل سمجھے کیونکہ مرشد امراضِ باطنیہ سے محفوظ ہوتا ہے اور اس کی نیند عبادتِ اِلٰہی میں سستی کی بناء پر نہیں ہوتی، وہ ذوق کے مشاہدہ کیلئے سوتا ہے۔ اے میرے بھائی تو جان لے کہ جس شخص نے اپنی عبادت کو اپنے مرشِد کی نیند سے افضل سمجھا، وہ عاق یعنی نافرمان ہوگیا اور عاق کا کوئی بھی عمل آسمان کی طرف نہیں اُٹھایا جاتا۔

﴿۴۰﴾ مرشد کے عیال کی خدمت

میں (یعنی عبدالوہاب شَعرانی علیہ الرحمۃ) نے اپنے سردار شیخ علی مرصفی علیہ الرحمۃ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ مرید کیلئے ایک اَدب یہ ہے کہ وہ اپنے مرشد کی موجودگی وغیر موجودگی دونوں حالتوں میں مقدور بھر خرچ مہیا کر کے دیدے۔ اگر مرید اپنے کپڑے یا عمامہ کے علاوہ اور کوئی چیز نہ پائے تو وہ ان چیزوں ہی کو بیچ دے اور ان کی رقم سے جس چیز کی مرشد کے اہل وعِیال کو حاجت ہے انہیں لے کر دے۔

﴿۴۱﴾ اَدب سیکھنے کا حق

اپنے مرشد کے عِیال کیلئے اپنی پگڑی اور کپڑے کے ایک ٹکڑے کے بیچنے کو (صرف) وہ شخص پسند نہیں کرے گا، جس نے اپنے مرشد کے اَدب کی بو نہ سونگھی ہو۔ کیونکہ آدابِ اِلٰہیہ میں سے ایک اَدب جو مرشد نے اس مرید کو سکھایا، دونوں جہاں اس کے برابر نہیں ہوسکتے ہیں پس پگڑی اور کپڑے کا ایک ٹکڑا یہاں کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ نیز مرید کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب کوئی مرید اپنے مرشد اور اس کے عِیال پر اپنا تمام مال بھی خرچ کردے تب بھی وہ مرید یہ گمان نہ کرے کہ میں اپنے مرشد کے سکھائے ہوئے ایک اَدب کا حق ادا کر چکا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ آدابِ مرشدِ کامل کو پڑھ کو معلوم ہوا کہ مرید کو ہر وَقت محتاط اور با اَدب رہنا چاہئے کہ ذراسی غفلت اور بے احتیاطی دِین ودُنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے، جس کی شاید تلافی بھی نہ ہوسکے۔ اس لئے مرید کو چاہئے کہ خَلوَت ہو یا جَلوَت عاجزی اور اَدب ہی کو ملحوظ رکھے۔

فتاویٰ رَضویہ شریف سے آدابِ مرشدِ کامل

کے بارہ حروف کی نسبت سے 12 آداب

جتنے فضائل و آداب آپ پڑھیں گے ، وہ صِرف جامع شرائط مرشدِ کامل کے ہیں۔
ورنہ جاہل، بے عمل و بدعقیدہ نام نہاد پیروں کا ان فضائل سے ذرا بھی تعلّق نہیں۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مجدِّ دین وملّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، پیرواجبی پیر ہو، چاروں شرائط کا جامع ہو۔وہ حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہو۔اس کے حقوق حضورِاقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقوق کے پَرتَو (یعنی عکس) ہیں۔جس سے پورے طور پر عہدہ براہونا مُحال ہے۔مگر اتنا فرض ولازم ہے کہ اپنی حدِ قدرت تک ان کے ادا کرنے میں عمر بھر ساعی (کوشش کرتا) رہے۔پیر کو جو تقصیر (یعنی باوجود کوشش کے حقوق پورے کرنے میں جو کمی) رہے گی اللہ ورسول عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مُعاف فرماتے ہیں۔پیرِ صادق کہ ان کا نائب ہے، یہ بھی معاف کرے گا یہ تو ان کی رَحمت کے ساتھ ہے۔ ائمہ دین نے تصریح فرمائی ہے کہ (۱) مرشد کے حق باپ کے حق سے زائد ہیں اور فرمایا کہ (۲) باپ مٹی کے جسم کا باپ ہے اور پیر روح کا باپ ہے اور فرمایا کہ (۳) کوئی کام اس کے خلافِ مرضی کرنا مرید کو جائز نہیں (۴) اس کے سامنے ہنسنا منع ہے (۵) اس کی بغیر اجازت بات کرنا منع ہے (۶) اس کی مجلس میں دوسرے کی طرف متوجّہ ہونا منع ہے (۷) اس کی غیبت (یعنی عدم موجودگی) میں اس کے بیٹھنے کی جگہ بیٹھنا منع ہے (۸) اس کی اولاد کی تعظیم فرض ہے اگرچہ بے جا حال پر ہوں (۹) اس کے کپڑوں کی تعظیم فرض ہے (۱۰) اس کے بچھونے کی تعظیم فرض ہے (۱۱) اس کی چوکھٹ کی تعظیم فرض ہے (۱۲) اس سے اپنا کوئی حال چھپانے کی اجازت نہیں، اپنے جان ومال کو اس کا سمجھے۔ (فتاویٰ رَضویہ، ج۱۲، ص۱۵۲، طبعۃ شبیر برادرز، لاہور)

پھر توجہ بڑھا میرے مُرشد عطّار پیا

کے چھبّیس حروف کی نسبت سے 26 آداب

اسی طرح ایک سائل نے پیرِ کامل کے کچھ حقوق و آداب تحریر کر کے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تصحیح کیلئے پیش کیے وہ حقوق و آداب مع اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب کے پیشِ خدمت ہیں۔

حقوقِ پیر بغرض تصحیح و ترمیم (۱) یہ اعتقاد رکھے کہ میرا مطلب اسی مرشِد سے حاصل ہوگا اور اگر دوسری طرف توجہ کرے گا تو مرشد کے فیوض و بَرَکات سے محروم رہے گا (۲) ہر طرح مرشد کا مُطیع (فرمانبردار) ہو اور جان و مال سے اس کی خدمت کرے کیونکہ بغیر محبت پیر کے کچھ نہیں ہوتا اور محبت کی پہچان یہی ہے (۳) مرشد جو کچھ کہے اس کو فوراً بجالائے اور بغیر اجازت اس کے فعل کی اِقتِداء نہ کرے۔ کیونکہ بعض اوقات وہ (یعنی مرشد) اپنے حال و مقام کے مناسب ایک کام کرتا ہے (مگر ہوسکتا ہے) کہ مرید کو اس کا کرنا زہر قاتل ہے (۴) جو وِرْد و وَظیفہ مرشد تعلیم کرے اس کو پڑھے اور تمام وظیفے چھوڑ دے۔ خواہ اس نے اپنی طرف سے پڑھنا شروع کیا، یا کسی دوسرے نے بتایا ہو (۵) مرشد کی موجودگی میں ہَمہ تَن اسی کی طرف متوجہ رہنا چاہئے۔ یہاں تک کہ سوائے فرض و سنّت کے نَماز نفل اور (۶) کوئی وظیفہ اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے (۷) حتّی الاِمکان ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ مرشد کے سایہ پر، یا اس کے کپڑے پر پڑے (۸) اس کے مصلے (یعنی جائے نَماز) پر پاؤں نہ رکھے (۹) مرشد کے برتنوں کو استعمال میں نہ لاوے (۱۰) اس کے سامنے نہ کھانا کھائے، نہ پیئے اور نہ وُضو کرے، ہاں اجازت کے بعد مضا ئقہ نہیں (۱۱) اس کے روبرو (یعنی سامنے) کسی (اور) سے بات نہ کرے بلکہ کسی کی طرف متوجہ بھی نہ ہو (۱۲) جس جگہ مرشد بیٹھتا ہو، اس طرف پیر نہ پھیلائے، اگرچہ سامنے نہ ہو (۱۳) اور اس طرف تھوکے بھی نہیں (۱۴) جو کچھ مرشد کہے اور کرے اس پر اعتراض نہ کرے کیونکہ جو کچھ وہ (یعنی مرشد) کرتا ہے اور کہتا ہے (اس کی) اگر کوئی بات سمجھ نہ آوے تو حضرت موسیٰ و خضر علیہم السلام کا قصہ یاد کرے (۱۵) اپنے مرشد سے کرامت کی خواہش نہ کرے (۱۶) اگر کوئی شبہ دِل میں گزرے تو فوراً عرض کرے اور اگر وہ شبہ حل نہ ہو تو اپنے فہم (یعنی عقل کی کمی) کا نقصان سمجھے اور اگر مرشد اس کا کچھ جواب نہ دے تو جان لے کہ میں اس جواب کے لائق نہ تھا (۱۷) خواب میں جو کچھ دیکھے وہ مرشد سے عرض کرے اور اگر اس کی تعبیر ذِہن میں آوے تو اسے بھی عرض کرے (۱۸) بے ضرورت اور بے اِذْن مرشد سے علیحدہ نہ ہو (۱۹) مرشد کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے اور بآواز

اس سے بات نہ کرے اور بقدر ضرورت مختصر کلام کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر رہے (۲۰) اور مرشد کے کلام کو دوسرے سے اس قدر بیان کرے جس قدر لوگ سمجھ سکیں اور جس بات کو یہ لوگ نہ سمجھیں گے تو اسے بیان نہ کرے (۲۱) اور مرشد کے کلام کو رَدّ نہ کرے اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو بلکہ اعتقاد کرے کہ شیخ کی خطا میرے صواب (یعنی دُرستی) سے بہتر ہے (۲۲) اور کسی دوسرے کا سلام و پیام شیخ سے نہ کہے (یہ عام مریدین کیلئے ہے جس کو بارگاہِ مرشد میں ابھی منصب عرضِ معروض ودیگران حاصل نہ ہو۔ ایسوں سے اگر کوئی سلام کیلئے عرض کرے تو عذر کرے کہ حضور میں مرشدِ کریم کی بارگاہ میں دوسرے کی بات عرض کرنے کے ابھی قابل نہیں) (۲۳) جو کچھ اس کا حال ہو، بُرا یا بھلا، اسے مرشد سے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیبِ قلبی ہے، اِطلاع ہونے پر اسکی اِصلاح کرے گا (۲۴) مرشد کے کشف پر اعتماد کر کے سکوت نہ کرے (۲۵) اس کے پاس بیٹھ کر وظیفہ میں مشغول نہ ہو، اگر کچھ پڑھنا ہو تو اس کی نظر سے پوشیدہ بیٹھ کر پڑھے (۲۶) جو کچھ فیض باطنی اسے پہنچے اسے مرشد کا طفیل سمجھے۔ اگرچہ خواب میں یا مراقبہ میں دیکھے کہ دوسرے بُزرگ سے پہنچا۔ تب بھی یہ جانے کہ مرشِد کا کوئی وظیفہ اس بُزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

الجواب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ جواب ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ تمام حقوق صحیح ہیں۔ ان میں بعض قرآنِ عظیم اور بعض احادیثِ شریفہ اور بعض کلامِ عُلَماء و بعض ارشاداتِ اَولیاء سے ثابت ہیں اور اس پر خود واضح ہیں کہ جو معنیٰ بَیعت سمجھا ہوا ہے۔ اکابر نے اس سے بھی زائد آداب لکھے ہیں۔ اتنوں ہی پر عمل نہ کریں گے مگر بڑی توفیق والے۔ (کامیابی کا راز، ناشر المدینۃ العلمیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

آدابِ مرشدِ کامل (حصہ دُوُم)

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رِسالے ضیائے دُرودوسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں، ’جو مجھ پر شبِ جُمعہ اور جُمعہ کے روز سو بار دُرود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا‘ (جامع الاحادیث للسیوطی، رقم۷۷۴۷، ج۳، ص۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

صحبتِ صالح کی بَرَکت

مشائخِ کرم رَحِمَہُمُ اللّٰہ فرماتے ہیں کہ انسان کی شخصیت اور اس کے اخلاق و کردار پر صحبت کا گہرا اثر پڑتا ہے اور ایک شخص دوسرے شخص کے اوصاف سے عملی اور روحانی طور پر لازمی متاثر ہوتا ہے۔ جو ایمان والا صاحبِ تقویٰ واِستقامت کی صحبت حاصِل کرلے تو وہ ان سے اخلاقِ حَسَنہ اور ایمان کی پختگی جیسی اعلیٰ صفات و معارفتِ الٰہی جیسی اعلیٰ نعمت حاصل کرلے گا۔ نیز نفسانی عُیوب اور بُرے اخلاق سے بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل چھٹکارا پانے میں کامیاب ہوجائے گا، جیسا کہ صحابہ کرام علیہمُ الرضوان کو بلند مقام اور اعلیٰ دَرَجہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت و مجلس کے سبب حاصل ہوا، اور تابعین نے اس عظیم شرف کو صحابہ کرام علیہمُ الرضوان کی صُحبت سے پایا۔

جانشینِ رسول

علماءِ کرام رحمھم اللّٰہ فرماتے ہیں، بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رِسالت عام ہے اور قِیامت تک کیلئے ہے اور ہر دَور میں علماء وعارفین رحمھم اللّٰہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارث ہوتے ہیں۔ ان عارفین نے اپنے نبی علیہ السلام سے عِلم، اخلاق، ایمان اور تقویٰ ورثہ میں پایا۔ یہ نصیحت اور نیکی کی دعوت دینے میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانشین ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے اِکتسابِ فَیض کرتے ہیں اور جو بھی ان کی ہم نشینی اختیار کرتا ہے ان کا وہ حال اس کی طرف سرایت کرجاتا ہے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصِل کیا۔

صُحبت کی ضرورت

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ' میری اُمّت میں ایک گروہ قیامت تک حق پر رہے گا، اُن کے مخالفین انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ..... الخ، رقم ۱۹۲۰، ج ۱۰۶۱)

ان کا اثر زمانے کے گزرنے سے ختم نہیں ہوتا۔ ان وارثینِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت مُجَرّبِ تریاق (یعنی تجربہ شدہ زہر کا علاج) ہے اور ان سے دُوری زہرِ قاتل ہے۔ یہ وہ قوم ہے کہ ان کا ہم نشین بدبخت نہیں رہ سکتا، ان کا تَقَرُّب اور ان کی صحبت اِصلاحِ نفس، تہذیبِ اخلاق، عقیدے کی پختگی اور ایمان کے راسخ کرنے کے لئے بڑا مؤثر عملی علاج ہے۔ یہ کمالات مطالعہ اور ضخیم کتابوں کے پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔ یہ تو وہ عملی اور وَجدانی خصلتیں ہیں، جو پیَروی کرنے، صحبت پانے، دِل سے لینے اور روح سے متاثر ہونے سے حاصل ہوتی ہیں۔ (حقائق عن التصوف، الباب الثانی، الصحبة، ص ۴۷)

معلوم ہوا کہ وارثِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مرشِدِ کامل کی صحبت ہی وہ عملی طریقہ ہے جس سے نَفْس کا تزکیہ ہو سکے۔ یہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ شخص غَلَطی پر ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں بذاتِ خود اپنے دِل کے اَمراض کا علاج کر سکتا ہوں اور (اَز خود) قرآن وحدیث کے مطالعے سے اپنے نفسانی خرابیوں سے چھٹکارا پا سکتا ہوں۔

ایمان کا تحفظ

علیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نَقَاءُ السُّلاَفَہُ فِی اَحْکَامِ الْبَیْعَۃِ وَ الْخِلاَفَہ میں ایسے لوگوں کو تنبیہ فرماتے ہوئے بڑے پیارے انداز سے رہنمائی فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں شریعت، طریقت اور حقیقت سب کچھ ہے اور ان میں سب سے زِیادہ ظاہر و آسان شریعت کے مسائل ہیں اور ان آسان مسائل کا یہ حال ہے کہ اگر آئمہ مُجْتَہِدِیْن ان کی تشریح نہ کرتے تو عوام آئمہ کے ارشادات سمجھنے سے بھی عاجز رہتے اور اب بھی اگر اہلِ عِلْم عوام کے سامنے مطالبِ کُتب کی تفصیل اور صورتِ خاصہ پر حکم کی تَطْبِیق نہ کریں تو عام لوگ ہرگز ہرگز کتابوں سے اَحکام نکال لینے پر قادر نہیں۔ ہزاروں غَلَطیاں کریں گے اور کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

مَدَنی اصول

اس لئے یہ اُصول مقرر ہے کہ عوام عُلَمَاءِ حق کا دامن تھامیں، اور وہ عُلَمَاءِ ماھرین کی تصانیف کا اور وہ (یعنی علماءِ ماہرین) مشائخِ فتویٰ کا اور وہ (یعنی علماءِ ماہرین) آئمہ ہُدیٰ کا اور وہ (یعنی ہُدیٰ) قرآن وحدیث کا جس نے اس سلسلے کو کہیں سے توڑ دیا وہ ہدایت سے اندھا ہو گیا اور جس نے ہادی کا دامن چھوڑا وہ عنقریب کسی گہرے کنویں میں گِرا چاہتا ہے۔

ضَرورتِ مرشد

سیّدی ومُرشِدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ راہِ طریقت کے گامزن کی راہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب اَحکامِ شریعت میں یہ حال ہے تو پھر واضح ہے کہ مرشِدِ کامل کے بغیر اِسرارِ معرِفت قرآن و حدیث سے خود نکال لینا کس قدر مُحال ہے۔ یہ راہ سخت باریک اور مرشد کی روشنی کے بغیر سخت تاریک ہے۔ بڑے بڑوں کو شیطانِ لعین نے اس راہ میں ایسا مارا کے تَحتُ الثری تک پہنچادیا، تیری کیا حقیقت کہ بغیر رَہبرِ کامل اس میں چلے اور سلامت نکل جانے کا دعویٰ کرے۔
آئمہ کِرام فرماتے ہیں، آدمی کتنا ہی بڑا عالِم، عامل، زاہد اور کامل ہو اس پر واجب ہے کہ ولیِ کامل کو اپنا مرشِد بنائے کہ اس کے بغیر اس کو ہرگز چارہ نہیں۔' (تصوّف و طریقت، صفحہ نمبر ۱۰۸)

ایمان کی حفاظت

اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث کو ازخود سمجھنا مشکل نہیں۔ ہر کس وناکس اپنے طور پر مطالعہ کرے تو حق سامنے آجائے گا، تو وہ لوگ جان لیں کہ ایسی سوچ رکھنے والا بلکہ ایسی سوچ دینے والوں کی صحبت میں بیٹھنے والے کا ایمان ہر وَقت خطرے میں ہے۔ لہٰذا فوراً ایسے لوگوں سے ایمان کی حفاظت کے پیشِ نظر دُوری اِختیار کرکے علماءِ حق کی مستند کتابوں سے رَہنمائی لینی چاہئے۔ حضرت سیّدُ نا عبدالقادِرعیسیٰ شاذلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحابِ کِرام علیہم الرضوان بھی محض قرآن پڑھنے سے اپنے نُفوس کا علاج نہیں کر سکتے تھے۔ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شفاء خانے سے وابستہ تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا تزکِیہ و تربیت (یعنی نفس وقلب کو پاک وصاف فرمانے کے ساتھ) فرماتے تھے۔ (حقائق عن التصوف، الباب الثانی الصحبۃ، ص۴۷)
اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ وَصف بیان کرتے ہوئے فرمایا،

هو الَّذِی بعث فی الا مین رسولاً منهمْ یتلوْا علیهم ایٰته ویزَکیهمْ ویعلمهم الْکِتاب و الْحِکمَة (پ ۲۸، سورۂ جمعہ، آیت:۲)

ترجمۂ کنزالایمان : وہی ہے، جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کا عِلم عطا فرماتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ تزکیہ اور چیز ہے اور تعلیمِ قرآن اور چیز ہے۔ اس لئے کسی مرشد کامل کی صحبت ضروری ہے۔

اَز خُود علاج

آپ علیہ الرحمۃ مزید فرماتے ہیں جیسا کہ علمِ طِبّ میں یہ بات طے ہے کہ طِب کی کتابیں پڑھنے کے باوُجود کوئی اپنا ازخود علاج نہیں کرسکتا۔ بلکہ اس کے واسطے کوئی طبیب چاہئے۔ جو اس کے مَرَض کی تشخیص کرے۔ اسی طرح امراضِ قلبیہ اور نفسانی بیماریوں کا علاج ازخود نہیں کیا جاسکتا ان کیلئے بھی ایک مزّ کی طبیب کی حاجت ہے۔ (حقائق عن التصوّف، الباب الثاني، الصحبة، ص ۴۸)

صحبت کی اہمیت پر قرآنِ پاک کے ارشادات

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یا ایّھا الذّین امنوا اتّقوا اللّٰہ وَ ابْتغُوا اِلیہِ الوَسیلۃَ
وجَاھدُوا فِی سبِیلہٖ لعلّکم تفلحون

ترجمۂ کنزالایمان : اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈھو اور
اس کی راہ میں جہاد کرو اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ۔ (پ ۶، سورۂ مائدہ، آیت: ۳۵)

اس آیتِ مقدّسہ میں وسیلہ سے مراد ایمان نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ خطاب اہلِ ایمان سے ہے۔ وسیلہ عملِ صالح بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ تقویٰ میں اعمالِ صالح بھی شامل ہیں۔ پس وسیلہ سے مراد مُرشِد کامل کی بیعت ہے۔ مولانا روم نے بھی وسیلہ سے یہاں بیعتِ مرشِد ہی مراد لی ہے۔ (تصوّف و طریقت، صفحہ نمبر ۹۷)

سورۂ توبہ میں ارشاد ہوا:۔

یا ایّھا الذّین امنوا اتّقوا اللّٰہ وَ کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْن

ترجمۂ کنزالایمان : اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچّوں کے ساتھ ہوجاؤ۔ (سورۂ توبہ، آیت ۱۱۹)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اتّبع سبِیل مَنْ اناب اِلیّ

ترجمۂ کنزالایمان : اور اس کی راہ چل جو میری طرف رُجوع لایا۔ (سورۂ لقمان، آیت ۱۵)

ان آیات سے بھی علماءِ کرام نے طلبِ مُرشِد اور مرشِد سے وابستگی پر استدلال کیا ہے۔

صحبت کی اہمیت پر احادیثِ مبارکہ

۱﴾ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے لئے کون سا ہمنشین بہتر ہے۔ ارشاد فرمایا وہ جس کے دیکھنے سے تمہیں اللہ کی یاد آئے، جس کے کلام سے تمہارے عمل میں اِضافہ ہو اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دِلائے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ای الجلساء خیر، رقم ۱۷۶۸۶، ج۱۰، ص ۳۸۹)

۲﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ آدمی اپنے ساتھی کے دِین پر ہوتا ہے، پس خیال رکھو کہ تم کس کو اپنا دوست بنا رہے ہو۔ (جامع الترمذی. کتاب الزھد، باب ۴۵، رقم ۲۳۸۵، ج۴، ص ۱۶۷)

صحبت کی اہمیت پر فقہاء ومحدثین کرام رحمہم اللہ کے اقوال

۲﴾ فقیہ عبدالواحد بن عاشر علیہ الرحمۃ اپنی منظوم کتاب المرشد المعین میں صحبتِ شیخ کی اہمیت اوراس کی تاثیر کے بارے میں فرماتے ہیں: عارفِ کامل کی صحبت اختیار کرو۔ وہ تمہیں ہلاکت کے راستے سے بچائے گا اس کا دیکھنا تمہیں اللہ کی یاد دِلائے گا اور وہ بڑے نفیس طریقے سے نَفس کا محاسبہ کراتے ہوئے اور خطراتِ قلب سے محفوظ فرماتے ہوئے تمہیں اللہ عزوجل سے ملا دے گا۔ اس کی صحبت کے سبب تمہارے فرائض ونوافل محفوظ ہو جائیں گے۔ تصفیہ قلب کے ساتھ ذِکرِ کثیر کی دولت میسر آئے گی اور وہ اللہ عزوجل سے متعلقہ سارے اُمور میں تمہاری مدد فرمائے گا۔ (حقائق عن التصوف، الباب الثانی، الصحبة، ص۵۷)

۲﴾ علامہ محدث طیبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کوئی عالم عِلم میں کتنا ہی مُعْتَبَر (یعنی قابلِ بھروسہ) یا یکتائے زمانہ ہو۔ اس کیلئے صرف اپنے علم پر قناعت کرنا اور اسے کافی سمجھنا مناسب نہیں۔ بلکہ اس پر واجِب ہے کہ وہ مُرشِدِ کامل کی مصاحَبت اختیار کرے تا کہ وہ اس کی راہِ حق کی طرف رہنمائی کرے۔ (حقائق عن التصوف، الباب الثانی، الصحبة، ص ۵۸)

صحبت کی اہمیت پر صوفیاء و عارفین کرام رحمہم اللہ کے اقوال

صوفیائے کرام خالص بندگی والی زِندگی کے حریص ہوتے ہیں۔ مرشد کامل کی نصیحتوں کو ماننا اور ان کی تَوجہات کو قبول کرنا ان کی زندگی کے لوازمات ہیں۔

۱﴾ حُجۃ الاسلام امام ابو حامد غزالی علیہ الرحمۃ نے فرمایا انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کوئی بھی ظاہری و باطنی عُیوب و امراض سے خالی نہیں۔ لہٰذا ان امراض و عُیوب کے اِزالے کے لئے صوفیاء کے ہمراہ طریقت میں داخل ہونا ضروری ہے۔ (حقائق عن التصوف الباب الثاني، الصحبة، ص ٦٠)

۲﴾ سیّدنا امام شَعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بغیر مُرشِد کے میرے مجاہدات کی صورت یہ تھی کہ میں صوفیاء کی کتابوں کا مطالعہ کرتا تھا۔ کچھ عرصے بعد ایک کو چھوڑ کر دوسرے طریقے کو اختیار کرتا تھا۔ ایک عرصہ میرا یہی حال رہا کہ بندے کا بغیر مرشدِ کامل کے یہی حال ہوتا ہے۔ جبکہ مُرشِد کامل کا یہ فائدہ ہے کہ وہ مرید کیلئے راستے کو مختصر کر دیتا ہے اور جو بغیر مرشِد کے راہِ طریقت اختیار کرتا ہے وہ پریشان رہتا ہے اور عُمر بھر مقصد نہیں پاتا۔ (حقائق عن التصوف، الباب الثاني، الصحبة، ص ٤٩)

معلوم ہوا! اگر طریقت میں کامیابی بغیر مرشِد کامل کے مَحض فَہم و فِراست سے ہوتی تو امامِ غزالی علیہ الرحمۃ اور شیخ عِزُّ الدین بن عبدالسلام رحمہم اللہ جیسے لوگ مُرشِدِ کامِل کے محتاج نہ ہوتے۔

امام اَحمد بن حَنبل علیہ الرحمۃ نے 'ابوحمزہ بغدادی علیہ الرحمۃ' کی اور امام اَحمد بن سریج علیہ الرحمۃ نے 'ابو قاسم جنیدِ بغدادی علیہ الرحمۃ' کی صحبت اِختیار کی۔

سیّدنا امام غزالی علیہ الرحمۃ نے بھی مرشدِ کامل کو تلاش کیا حالانکہ وہ حجۃ الاسلام تھے۔ عزالدین بن عبدالسلام رحمہم اللہ نے بھی مرشدِ کامل کی صحبت اختیار کی۔ حالانکہ وہ سلطانُ العلماء کے لقب سے مشہور تھے۔

شیخ عِزُّ الدین علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ 'شیخ ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمۃ' کی صحبت اختیار کرنے سے قَبل مجھے اسلام کی 'کامل معرِفت' حاصل نہ تھی۔

معلوم ہوا! جب ان جیسے بُزُرگ علماءِ کرام رحمہم اللہ بھی مرشدِ کامل کے محتاج ہیں تو ہم جیسوں کیلئے تو یہ از حد ضَروری ہے۔ (لطائف المنن و الاخلاق) ان تمام اقوال سے پتہ چلا کہ مرشِدِ کامل کی صحبت سے ملنے والی تربیت بہت ضَروری ہے۔ اب اگر واقعی آپ کو کسی مرشدِ کامل کی تلاش ہے تو شریعت و طریقت کی جامع شخصیت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فی زمانہ ربّ عزوجل کی بہت بڑی نعمت ہیں، جن کی صحبت سے عمل میں اِضافہ اور آخرت کی تیاری کا ذِہن بنتا ہے۔ حقوق اللہ اور حُقوق العباد کی بجا آوری کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ سے وقتاً فوقتاً شائع ہونے والے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی حیاتِ مبارکہ سے متعلق رسائل (مثلاً کافر خاندان کا قبولِ اسلام، امیرِ اہلسنّت کی احتیاطیں، عیسائی پادری کا قبولِ اسلام وغیرہا) کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

مرشد کامل کی صحبت کے حصول کا ایک مَدَنی ذریعہ

جس کسی کو اپنے پیرو مُرشِد کی ظاہری صحبت پانے میں کوئی شرعی مجبوری مانع ہو اس کے لئے علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے مُرشِد صاحبِ تصنیف ہیں اور سنّتوں بھرے اصلاحی بیانات بھی فرماتے ہیں۔تو ان کی تصنیفات وتالیفات و بیانات کی صحبت کو اپنے پیرو مرشد کی ہی صحبت سمجھے۔

تصنیفات و تالیفات

لہٰذا جو کوئی اپنے پیرو مرشد کی صحبت کا طالب ہے مگر کوئی ظاہری رُکاوٹ مانع ہے تو وہ اپنے مرشِدِ کامل کی تصنیفات وتالیفات کو مطالعے میں رکھے اوران کے سنّتوں بھرے بیانات ومَدَنی مذاکرات کی کیسٹیں روزانہ یا کم ازکم ہفتے میں ایک بار تو لازمی سننے کا معمول بنائے، روزانہ وقتِ مقررہ پر بلا ناغہ اس تصوّر کے ساتھ فکرِ مدینہ (یعنی آج مَدَنی انعامات کے مطابق کتنا عمل رہا) کے تحت خانہ پُری کرے کہ میرے پیرو مرشِد بذریعہ مدنی انعامات مجھ سے سوالات فرمارہے ہیں اور میں جوابات عرض کررہا ہوں اور ان کے ملفوظات و بیانات کی اِشاعت بھی کرے۔موقع ملنے پر اپنا موضوعِ گفتگو مرشِد سے متعلق رکھے اوران سے ظاہر ہونے والے بَرَکتوں کا خوب چرچا کرے ان کے دیئے ہوئے طریقہ کار کے مطابق مدنی انعامات کی خوشبو سے معطر معطر مدنی قافلوں میں سفر کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کوشاں رہے۔

ان کی پسند کے مطابق اپنے شب و روز گزارنے کی حتی الِامکان کوشش کرے تو یہ ذرائع اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل مرشِدِ کامل کی صُحبت ہی کی طرح اس کے قلب و باطن پر اثر انداز ہونگے اور اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اس کا دِل گناہوں سے بیزار ہو کر نیکیوں کی طرف مائل ہوگا اور مزید ایسی بَرَکتیں وہ مرید اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل خود محسوس کرے گا جو کہ لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی۔ مگر یہ معلوم ہونا بھی ضَروری ہے کہ اکتسابِ فیض کس طرح ہو اس کے لئے آدابِ مُرشِدِ کامل حصّہ اوّل میں چند ضَروری آداب پیش کئے گئے۔اب اس حصہ دُوم میں رَہنمائی کیلئے اکابر مشائخ کی 26 ایمان افروز حکایات پیش کرنے کی سَعی کی گئی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل ان پُر اثر حکایات کا بغور مطالعہ آپ کے لئے ایک محتاط و باادب راہ معین کر کے حصولِ فَیض کے لئے موثر راہنمائی کرے گا۔ اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں مرشِدِ کامل کی بے اَدبی سے محفوظ فرما کر باادب خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمِین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

رھنا راضی سدا میرے مرشِد پیا
کے چھبیس حروف کی نسبت سے 26 حکایاتِ اولیاء

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رِسالے ضیائے دُرودوسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں، بے شک (حضرتِ) جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے بِشارت دی، جو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر رَحمت بھیجتا ہے اور جو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر سلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر سلامتی بھیجتا ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبدالرحمٰن بن عوف، رقم ۱۶۶۴، ج ۱، ص ۴۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۱) ایمان کی حِفاظت

سیّدی و مرشِدی اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جب وقت قریب آیا تو شیطان آیا اور ان کا ایمان سَلب کرنے کی بھرپُور کوشش کی (کیونکہ شیطان اس وقت ہر مسلمان کا ایمان برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے) اس نے پوچھا، اے رازی! تم نے ساری عمر مناظروں میں گزاری، ذرا یہ تو بتاؤ تمہارے پاس خدا کے وُجود پر کیا دلیل ہے آپ نے ایک دلیل دی۔ وہ خبیث چونکہ مُعلِّمُ المَلَکُوت رہ چکا ہے اس نے وہ دلیل عِلم کے زور سے توڑ دی۔ آپ نے دوسری دلیل دی اس نے وہ بھی توڑ دی، یہاں تک کہ آپ نے 360 دلیلیں قائم کیں اور اس نے وہ سب توڑ دیں۔ آپ سخت پریشان و مایوس ہوئے۔ شیطان نے کہا، اب بول خدا کو کیسے مانتا ہے؟ آپ کے پیر حضرت نجم الدین کبریٰ رضی اللہ عنہ وہاں سے میلوں دُور کسی مقام پر وُضو فرماتے ہوئے چشمِ باطن سے یہ مناظرہ ملاحظہ فرما رہے تھے آپ نے وہاں سے آواز دی، رازی! کہہ کیوں نہیں دیتے کہ میں نے خدا کو بغیر دلیل کے ایک مانا۔ امام رازی نے یہ کہا اور کلِمہ طیبہ پڑھ کر (حالتِ ایمان) میں جان! جانِ آفریں کے سپرد کردی۔ (الملفو، حصہ چھارم، ص ۳۸۹)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے شیطن کی شرارتوں سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرشدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دینا چاہئے کہ ان کی باطنی توجہ وسوسۂ شیطانی کو بھی دفعہ کرتی ہے اور ایمان کی حفاظت کا بھی ایک مضبوط ذریعہ ہے۔

آخری وقت ہے اور بڑا سخت ہے میرا ایماں بچا میرے مُرشِد پیا

(۲) مُرید ہو تو ایسا

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، بیعت (یعنی مُرید ہونا) اسے کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ منیری علیہ الرحمۃ کے ایک مرید دَریا میں ڈوب رہے تھے۔ حضرت خِضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا، اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں۔ اس مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری علیہ الرحمۃ کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا۔ حضرت خِضر علیہ السلام غائب ہوگئے اور حضرت یحییٰ منیری علیہ الرحمۃ ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔ (انوار رضا، امام احمد رضا اور تعلیمات تصوف، ص ۲۳۸)

امام شَعرانی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں کہ جس طرح مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید لازم ہے۔ اسی طرح مرید کیلئے بھی ایک ہی پیر سے وابستہ رہنا لازمی ہے، مدخل شریف میں ہے کہ مُرید کو چاہئے کہ اپنے زمانہ کے تمام مشائخ کے ساتھ نیک گمان رکھے اور (صِرف) اپنے مُرشِدِ کامل ہی کے دامن سے وابستہ رہے اور تمام کاموں میں اسی پر اعتماد کرے اور (اِدھر اُدھر ٹھوکریں کھانے) اور وَقت ضائع کرنے سے بچے۔ (فتاوی رضویہ جدید، ج ۲۱، ص ۴۷۸) پھر فرمایا، ارادت (یعنی اعتقاد) اہم ترین شرط ہے بیعت میں۔ بس مرشِد کی ذرا سی توجہ درکار ہوتی ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ سوم، ص ۳۴۳)

تیرے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے　　　تیرے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۳) ایک دراوزہ پکڑ مگر مَضبوطی سے پکڑ

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے عَرض کی گئی کہ حضرت سیّدی اَحمد زرّوق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو یا زَرّوق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہہ کر ندا کرے میں فوراً اس کی مدد کروں گا۔ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا، میں نے کبھی اس قسم کی مدد طلب نہ کی۔ جب کبھی میں نے اِستعانت (یعنی مدد طلب کی) یا غوث رضی اللہ عنہ ہی کہا۔

یک دَرگیر محکم گیر 'ایک ہی در پکڑو مگر مضبوط پکڑو' (الملفوظ حصّہ سوم، ص ۳۰۷)

شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی مشہورِ زمانہ تصنیفِ لطیف فیضانِ سنّت کے منفرِد باب 'فیضانِ بسم اللہ' کے (ص ۸ تا ۱۱) پر اعلیٰ حضرت کی کرامت بیان فرمائی ہے کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ جب 21 برس کے نوجوان تھے اس وقت کا واقعہ خود اُن ہی کی زَبانی مُلاحَظہ ہو، چنانچہ فرماتے ہیں، ستّرھویں شریف ماہِ فاخِر ربیع الآخر ۱۲۹۳ میں کہ فقیر کو اکیسواں سال تھا۔ اعلیٰ حضرت مُصَنِّف علام سیّدنا الوالِد قُدِّسَ سِرُّہُ الماجد و

حضرت مُحِبُّ الرسول جناب مولٰینا مولوی محمد عبدُ القادِر صاحب بدایونی دامت برکاتھم العالیہ کے ہمراہِ رِکاب حاضرِ بارگاہِ بیکس پناہِ حضور پُرنُور محبوبِ اِلٰہی نظامُ الحقّ وَالدِّین سلطانُ الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوا۔ حُجرہ مُقدّسہ کے چار طرف مجالسِ باطِلہ لَہْو وسُرور گرم تھی۔ شوروغوغا سے کان پڑی آواز سنائی دیتی۔ دونوں حضراتِ عالیّت اپنے قُلُوبِ مُطْمَئِنَّہ کے ساتھ حاضرِ مُواجہہ اَقدس (مُ۔وا۔ۃ۔جَ۔ۂِ۔اَقدس) ہوکر مشغول ہوئے۔ اِس فقیرِ بے تَوقیر نے ہُجومِ شوروشَر سے خاطر (یعنی دِل) میں پریشانی پائی۔ دروازہ مُطہرہ پر کھڑے ہوکر حضرتِ سُلطانُ الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی کہ اے مولیٰ! غلام جس کیلئے حاضر ہوا، یہ آوازیں اس میں خَلَل انداز ہیں۔ (لفظ یہی تھے یا ان کے قریب، بہر حال مضمونِ مَعروضہ یہی تھا) یہ عرض کرکے بسم اللہ کہہ کر دَہنا پاؤں دروازۂ حُجرۂ طاہرہ میں رکھا بعونِ رَبِّ قدیر عزّوجل وہ سب آوازیں دَفعۃً گُم تھیں۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ لوگ خاموش ہورہے، پیچھے پھر کر دیکھا تو وُہی بازار گرم تھا۔ قدم کہ رکھا تھا باہَر ہٹایا پھر آوازوں کا وُہی جوش پایا۔ پھر بسم اللہ کہہ کر دَہنا پاؤں اندر رکھا۔ بحمدِ اللہ تعالیٰ پھر وَیسے ہی کان ٹھنڈے تھے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ مولیٰ عزّوجل کا کرم اور حضرتِ سلطانُ الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت اور اس بندۂ ناچیز پر رَحمت ومَعُونت ہے۔ شکر بجالایا اور حاضرِ مُواجہہ عالیہ ہوکر مشغول رہا۔ کوئی آواز نہ سنائی دی جب باہَر آیا پھر وُہی حال تھا کہ خانقاہِ اقدس کے باہَر قِیام گاہ تک پہنچنا دشوار ہوا۔ فقیر نے یہ اپنے اوپر گزری ہوئی گزارش کی کہ اوّل تو نعمتِ اِلٰہی عزّوجل تھی اور ربّ عزّوجل فرماتا ہے، **وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ** 'اپنے ربّ عزّوجل کی نعمتوں کو لوگوں سے خوب بیان کر۔' مَعَ ھٰذا اِس میں غُلامانِ اولیائے کِرام رحمھم اللہ تعالیٰ کیلئے بشارت اور منکِروں پر بلا وحسرت ہے۔ اِلٰہی عزّوجل! صَدَقہ اپنے محبوبوں (رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا ہمیں دُنیا وآخرت وقَبر وحشر میں اپنے محبوبوں علیہم الرضوان کے بَرَکاتِ بے پایاں سے بَہرہ مند فرما۔ (اَحسن الوِعاء لآداب الدّعاء، ص ۶۰ تا ۶۱)

الملفوظ حصہ سوم، ص ۳۰۷ پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزید یہ ارشاد بھی بیان کیا گیا کہ حضرتِ سُلطانُ اولالیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بیّن کرامت دیکھ کر اِستعانت چاہی تو بجائے حضرتِ محبوبِ الٰہی رضی اللہ عنہ کے نام مبارک کے **یا غوث** (رضی اللہ عنہ تعالیٰ) ہی زَبان سے نکلا۔ وہیں میں نے اکسیر اعظم قصیدہ بھی تصنیف کیا۔

اللّٰہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! یہ حکایت 'بائیس خواجہ کی چوکھٹ دہلی شریف' کی ہے۔اس میں تاجدارِ دہلی حضرت سیّدنا خواجہ محبوبِ الٰہی نظامُ الدّین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نُمایاں کرامت ہے۔ جبکہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھی یہ کرامت ہی ہے کہ قبرِ انور والے کمرہ میں قدم رکھتے تھے تو انہیں ڈھول باجوں کی آوازیں نہ سنائی دیتی تھیں۔ اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بِالفرض اگر مزاراتِ اولیاء پر جُہلاء غیر شَرعی حَرَکات کر رہے ہوں اور ان کو روکنے کی قُدرت نہ ہوتب بھی اپنے آپ کو اہلُ اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے درباروں کی حاضری سے محروم نہ کرے۔ہاں مگر یہ واجِب ہے کہ اُن خُرافات کو دِل سے بُرا جانے اور اِن میں شامل ہونے سے بچے۔ بلکہ اُن کی طرف دیکھنے سے بھی خود کو بچائے۔

(٤) مُرید کی اِصلاح

حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مُرید کو یہ سوجھی کہ وہ کامل ہوگیا ہے۔ اسے ہر رات ایسے دکھائی دیتا کہ فِرِشتے اسے سُواری پر بٹھا کر جنّت کی سیر کراتے اور طرح طرح کے میوے کھلاتے ہیں۔آپ اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ بڑے ٹھاٹھ سے بیٹھا ہے۔آپ نے اس سے کیفیت پوچھی تو بڑے فخر سے اپنے بلند مقام اور جنّت کی سیر کا ذِکر کیا۔آپ نے فرمایا، آج جب جنّت میں جاؤ تو میوے کھانے سے پہلے لاحول ولاقوۃ پڑھنا، اس نے کہا: بہت اچھا۔

شیطانی کھیل

چُنانچِہ حسبِ معمول جب وہ جنّت میں پہنچا تو آپ کا فرمان یاد آگیا تو اس نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا یہ ابھی پڑھا ہی تھا کہ اس نے ایک چیخ سنی اور جنّت کو آنِ واحد میں آنکھوں سے غائب دیکھا اور اپنے آپ کو ایک گندی جگہ پر بیٹھے ہوئے پایا۔ مُردوں کی ہڈیوں کو اپنے سامنے پڑے دیکھا۔ جان لیا کہ یہ ایک شیطانی جال تھا اور میں اس جال میں گرفتار تھا۔اس کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کی۔ (کشف المحجوب مترجم، باب صحبت شیخ سے انحراف کا وبال، ص ٤٨٦)

تباہی کا دَر

اس حکایت سے یہ اَہم راز آشکار ہوا کہ توجہ مُرشِد سے حاصِل ہونے والے مقام کو پا کر بھی مرید ہر وقت بارگاہِ مرشِد میں با اَدب ہی رہے۔ ورنہ عطائے مُرشِد کو اپنا کمال سمجھنے والا مرید تباہی کے در پہ دستک دیتا ہے اس لئے مرید ہر دم یہی یقین رکھے کہ میرا ہر عمل خود توجہ مُرشد کا محتاج ہے۔

مُرشد کی چوکھٹ

قطبِ عالم حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سِمنانی کچھوچھوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں میری مقبولیت کا دَرجہ و مقام اس دَرجہ بڑھ جائے کہ میرا سر عرشِ معلیٰ تک پہنچے تب بھی میرا سر پیر و مرشِد کے آستانے (یعنی چوکھٹ) پر ہی رہے گا۔ (سیرت فخر العارفین، صفحہ نمبر ١٨٦)

یقیناً ہر عمل میرا تری نظروں سے قائم ہے   مجھے شیطان کے مکروں سے پَرے مرشد ہٹانا تم

(۵) تلوار کا وار بے اثر

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دِن قضانِ سلطان کے دربار میں جلّادی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ دربار میں ایک مجرم پیش ہوا تو سلطان نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسے قتل گاہ میں لے گئے اور اس کی آنکھیں باندھ دیں۔ تلوار میان سے نکالی اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھا اور تلوار اس کی گردن پر ماری مگر تلوار نے کچھ اثر نہ کیا۔ دوسری بار اسی طرح کیا مگر تلوار نے پھر بھی کچھ نہ اثر کیا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ تلوار کھینچتے وقت مجرم ہونٹ ہلاتا تھا اور منہ میں کچھ پڑھتا تھا۔

یادِ مُرشد

آپ نے مُجرم سے پوچھا کہ خداعزّ وجل کی عزّت کی قسم جو معبودِ برحق ہے تُو سچ سچ بتا کیا کہتا تھا۔ مجرم نے جواب دیا کہ میں اپنے مُرشِدِ کامل حضرت وسیّد کو یاد کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تیرے پیر و مرشد کون ہے اور ان کا نام کیا ہے؟ مجرم نے کہا میرے پیر و مرشِد حضرت امیر کلال قدس سرہ ہیں۔ آپ نے فرمایا اس وقت کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ مجرم نے کہا اس وقت بخارا کے علاقہ قریہ وخار میں تشریف فرما ہیں۔ یہ سن کر آپ نے تلوار زمین پر پھینک دی اور فوراً بخارا کی طرف روانہ ہوگئے اور فرمانے لگے کہ وہ پیر جو مرید کو تلوار کے نیچے سے بچالے اگر کوئی اس کی خدمت میں چلا جائے تو تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے بچالے۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے امیر کلال قدس سرہ کے پاس حاضِر ہونے کا سبب یہی واقعہ بنا۔ (دلیل العارفین ۴۰)

آنکھیں بھی اُٹھ چکی ہیں زوروں پہ یاوہ گوئی ‏ ‏ ‏ ‏ دم توڑتے مریض عصیاں نے ہے پکارا

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ ‏ ‏ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(٦) سعادت مند مُرید

سیّدی و مرشدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب حضور سیّدُ نا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدوں میں سے تھے۔ انہوں نے (سوتے جاگتے) میں دیکھا کہ ایک ٹیلہ پر یاقوت کی کرسی بچھی ہے۔ اس پر حضرت سیّدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما ہیں اور نیچے ایک مخلوق جمع ہے۔ ہر ایک اپنی چِٹھی دیتا ہے اور حضرت علیہ الرحمۃ اس کو بارگاہِ ربُّ العزّت عزّ وجل میں پیش کرتے ہیں۔ یہ چپکے کھڑے رہے۔ حضرت جنیدِ بغدادی علیہ الرحمۃ نے بہت دیر انہیں دیکھا۔ جب انہوں نے کچھ نہ کہا

تو خود فرمایا 'لاؤ میں تمہاری عرضی پیش کروں' عرض کیا، 'کیا میرے شیخ کو معزول کردیا گیا ہے' فرمایا خدا عزّ وجل کی قسم ان کو معزول نہیں کیا گیا اور نہ کبھی ان کو معزول کرینگے۔ انہوں نے عرض کی تو بس میرا مُرشد میرے لئے کافی ہے۔ آنکھ کھُلی تو سرکارِ غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حاضر ہوئے کہ معاملہ عرض کریں۔ قربان جایئے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فراست پر، قبل اس کے کہ کچھ عرض کریں، سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک شیخ صمدانی محبوبِ سبحانی الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، 'لاؤ میں تمہاری عرضی پیش کروں' فرمایا! اِرادت یہ ہے۔ 'ہمہ شیران جہاں بستہ ایں سلسلہ اندر' جب تک مرید یہ اعتقاد نہ رکھے کہ میرا شیخ تمام اولیائے زمانہ سے میرے لئے بہتر ہے نفع (یعنی فیض) نہیں پائے گا۔ (الملفوظ حصّہ سوم ۳۰۸)

محبت دوسروں کی دِل میں میرے آبسی ہے کیوں ذرا دل پر توجہ ہو نظر دل پہ جمانا تم

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد!

(۷) مَحبت نے منزل تک پہنچادیا

ایک بُزرگ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک رومال مجھے میرے مُرشِد نے عطا فرمایا۔ جس پر اتفاق سے میرے بھائی کا پاؤں پڑ گیا۔ مجھے اس بات کا اس قدر افسوس ہوا کہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ یہی جذبہ محبت تھا کہ الحمدللہ عزّ وجل میں مُرشِدِ کامل کی نگاہ کرم سے اسی لمحہ منزِل مراد تک پہنچ گیا۔ (عوارف المعارِف)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد!

(۸) مرید ہونا سیکھو

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ تین درویش محبوب الٰہی قُدِّس سرہ کے والد ماجد حضرت 'نظامُ الحق علیہ الرحمۃ' کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور کھانا مانگا۔ خادِم کو کھانا لانے کا حکم فرمایا گیا۔ خادم نے جو کچھ اس وقت موجود تھا۔ ان کے سامنے لاکر رکھا۔ ان میں سے ایک نے وہ کھانا اٹھا کر پھینک دیا اور کہا، اچھا کھانا لاؤ۔ حضرت نے اس ناشائستہ حرکت کا کچھ خیال نہ فرمایا۔ بلکہ خادم کو اس سے اچھا کھانا لانے کا حکم فرمادیا۔ خادم پہلے سے اچھا کھانا لے آیا۔ انہوں نے پھر پھینک دیا اور اس سے اچھا مانگا۔ حضرت علیہ الرحمۃ نے اور اچھے کھانے کا حکم دیا۔ غرض انہوں نے اس بار بھی پھینک دیا اور اس سے بھی اچھا مانگا۔

اس پر حضرت علیہ الرحمۃ نے اس درویش کو قریب بلایا اور کان میں ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا اس مردار بیل سے تو اچھا تھا جو تم نے راستہ

میں کھایا۔ یہ سنتے ہی درویش کا رنگ مُتَغَیَّر ہوا (کیونکہ راہ میں تین دِن فاقوں کے بعد ایک مرا ہوا بَیل جس میں کیڑے پڑ گئے تھے تینوں جان بچانے کیلئے اس کا گوشت کھا کر آئے تھے) درویش حضور علیہ الرحمۃ کے قدموں پر گر پڑا۔ حضور علیہ الرحمۃ نے اس کا سر اُٹھا کر اپنے سینے سے لگایا اور جو کچھ باطِنی فُیوضات عطا فرمانے تھے عطا فرما دیئے۔ اس پر وہ درویش وَجد میں جھومنے لگا اور یہ کہتا تھا کہ میرے مُرشِد کامل نے مجھے نعمت عطا فرمائی ہے۔ حاضِرین (جو یہ سب کچھ معاملے دیکھ رہے تھے کہ اسے حضرت نظامُ الحق رحمۃ اللہ علیہ نے نوازا ہے) اس سے کہنے لگے کہ! بیوقوف جو کچھ تجھے ملا وہ تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عطا کیا ہوا ہے۔ یہاں تک تو بالکل خالی آیا تھا۔ تو قلندر (کیف و سرور کی مستی میں) بولا بے وقوف تم ہو۔ اگر میرے پیر و مرشد نے مجھ پر نظر نہ کی ہوتی تو حضور علیہ الرحمۃ نظرِ کرم کب فرماتے، یہ اسی نظر (یعنی توجہ مرشد) کا ذَریعہ ہے۔ اس پر حضرتِ نظامُ الحق علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا۔ یہ سچ کہتا ہے۔ پھر فرمایا بھائیو! مرید ہونا اس سے سیکھو۔ (الملفوظ، حصّہ اوّل، ص ۱۶)

معلوم ہوا کہ مرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزُرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِد کامل کا فیض ہی تصوُّر کرنا چاہئے بلکہ کسی بھی مزار پر حاضِری کے وقت بھی تصورِ مرشد کو ہی مدنظر رکھنا چاہئے۔

بس پیر کی جانب ہی میرا دِل یہ لگا ہو اس دل میں سوا پیر کے کوئی نہ بسا ہو

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۹) با ادب مُرید

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ علی بن ہَیتی علیہ الرحمۃ نے جو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص خلیفہ ہیں۔ انہوں نے ایک بار حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی دعوت کی۔ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ کے ایک خاص مُرید جن کا نام حضرت علی جوسقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا وہ کھانا لے کر حاضر ہوئے۔ اب سوچنے لگے کہ روٹیاں کس کے سامنے پہلے پیش کروں۔ اگر اپنے پیرو مُرشد کے سامنے پہلے پیش کرتا ہوں تو یہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کے خلاف ہے اور اگر پہلے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھتا ہوں تو ارادت تقاضا نہیں کرتی (کیونکہ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کی نسبت تو میں نے اپنے پیرو مرشد علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ پر مرید ہو کر پائی ہے) انہوں نے اس ترکیب سے روٹیاں گھمائیں کہ دونوں کی خدمت میں ایک ساتھ پہنچیں۔

حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ سے ارشاد فرمایا۔ یہ تمہارا مرید (یعنی علی جوسقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) بہت باادب ہے۔ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ نے عرض کی حضور یہ بہت ترقیاں کر چکا ہے اب آپ اس کو اپنی خدمت میں لے لیں۔ علی بن جوسقی رحمۃ اللہ علیہ یہ سنتے ہی ایک کونے میں گئے اور رونا شروع کر دیا۔ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس کو اپنے پاس ہی رہنے دو جس پستان سے ہلا ہوا ہے اسی سے دودھ پئے گا۔ پھر ارشاد فرمایا، مرید اپنے تمام حَوائج (یعنی ضروریات) میں اپنے پیرو مرشِد ہی کی طرف رُجوع کرے۔ (الملفوظ شریف حصّہ سوم، ص ۳۰۸ - ۳۰۹)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۱۰) مرشدِ کامل عیب پوشی فرماتے ہیں

سلسلہ عالیہ قادِریہ کے ممتاز بُزرگ مرشدِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سیّد شاہ آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ۱۲۰۹ ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸ ذی الحجہ ۱۲۹۶ ھ میں انتقال ہوا۔ حضرت اچھے میاں قدس سرہ کے خلیفہ اور سجادہ نشین تھے۔ تہجد کی نماز بھی کبھی قضاء نہیں ہوتی تھی۔ نہایت کریم، نفیس اور عیب پوش تھے۔

ایک مرتبہ مفتی عین الحسن بل گرامی علیہ الرحمۃ نے جن کا کشف بہت بڑھا ہوا تھا۔ جماعت میں شریک ہوکر نیّت توڑ دی اور سلام کے بعد امام صاحب سے کہا کہ نماز پڑھتے ہوئے (خداعزّ وجل کے سامنے) خیالات میں بازار جانے اور سودا خریدنے کی کیا ضرورت ہوئی تھی۔ ہم کہاں کہاں تمہارے پیچھے پریشان پھریں؟

مرشدِ اعلیٰ حضرت سیّد شاہ آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مفتی عین الحسن بل گرامی علیہ الرحمۃ پر سخت عتاب کیا اور فرمایا کہ یا تو آپ خود ہی نماز پڑھائیں یا امام صاحب کے ساتھ پڑھیں مگر شریعت سے استہزاء نہ کریں۔ آپ کو خود تو نماز میں حضورِ قلب حاصل نہیں دوسرے پر اعتراض کرتے ہیں اگر تمہیں حضوری ہوتی تو دوسرے پر نظر ہی نہ جاتی۔ (محفل اولیاء، صفحہ نمبر ۵۵۹)

ہو نمازیں ادا پہلی صف میں سَدا ہو خشوع بھی عطا میرے مرشِد پیا

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۱۱) مرشد اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت

ایک بدایونی صاحب جو کہ مرشد اعلیٰ حضرت سیّد شاہ آلِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص مُرید تھے۔ سوچنے لگے کہ معراج چند لمحوں میں کس طرح ہوئی ہوگی۔ اس وقت سیّدی آلِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ وُضو فرما رہے تھے۔ اپنے اس مرید سے مخاطب ہوکر فرمایا، ذرا اندر سے تولیہ اٹھا لاؤ۔ وہ صاحب اندر گئے تو ایک کھڑکی نظر آئی۔ جھانک کر دیکھا تو پُر فضا باغ نظر آیا تو نیچے اُتر گئے۔ سیر کرتے کرتے ایک عظیم الشان شہر میں داخل ہوئے وہاں کاروبار شروع کر دیا، شادی کی اور اولاد ہوئی اسی حال میں بیس سال گزر گئے۔ یک بیک حضرت سیّد آلِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سُنی، گھبرا کر دیکھا تو کھڑکی نظر آئی، فوراً اندر داخل ہو کر تولیہ لیتے ہوئے دوڑے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ہُنوز قطراتِ آب (پانی کے قطرے) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے مبارک پر موجود ہیں اور آپ وہیں تشریف فرما ہیں۔ دَستِ مبارک تر ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ صاحب حیرت زدہ اور انتہائی حیرت زدہ تھے۔ حضرت سیّد آلِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبسم فرمایا اور اپنے اس مرید سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ آپ وہاں بیس برس رہے شادی بھی کی اور یہاں ابھی وُضو بھی خشک نہیں ہوا۔ اب تو معراج کی حقیقت سمجھ گئے۔ (محفل اولیاء، صفحہ نمبر ۵۶۱)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۱۲) خدمتِ مُرشد کا اِنعام

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بُزرگ سو برس تک خدا کی عبادت کرتے رہے۔ دِن کو روزہ رکھتے اور رات کو قِیام اور ہر آنے جانے والے کو عبادتِ الٰہی کی تلقین فرماتے۔ان کے انتقال کے بعد لوگوں نے انہیں جنّت میں دیکھ کر ان کا حال پوچھا۔انہوں نے جواب دیا کہ میری رات دِن کی عبادت جنّت میں داخلے کا باعث نہیں ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے پیرومُرشِد کی خدمت کی وجہ سے بخشا ہے۔آپ قدس سرہ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ قِیامت کے روز اولیاء، صدیقین اور مشائخ طریقت رحمہم اللہ کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو ان کے کندھوں پر چادریں پڑی ہونگی اور ہر چادر کے ساتھ ہزاروں ریشے لٹکتے ہوں گے۔ ان بُزرگوں کے مرید اور عقیدتمندان ریشوں کر پکڑ کر لٹک جائیں گے اور ان بزرگوں کے ساتھ پلِ صِراط عُبور کر کے جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔ (دلیل العارفین)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد!

(۱۳) مرشد کامل کی خدمت کا بدلہ

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جب میں شیخ الاسلام سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نور اللہ مرقدہ کا مرید ہوا تو کامل بیس سال تک خدمت اقدس میں حاضر رہا اور اس دَرَجہ خدمت کی کہ نفس کو کبھی آپ کی خدمت کی وجہ سے راحت نہ دی۔ نہ دِن دیکھتا تھا نہ رات۔ جہاں آپ سفر کو جاتے، سونے کے کپڑے اور توشہ سامان اُٹھا کر ہمراہ ہو جاتا۔ جب آپ نے میری خدمت اور عقیدت دیکھی تو ایسی کمال نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی انتہا نہیں۔معلوم ہوا کہ پیرومرشِد کی خدمت کا موقع ملنے پر مرید اپنے لئے اسے بڑی سعادت سمجھے اور کسی صورت اس موقع کو ضائع نہ کرے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد!

(۱٤) قُفلِ مدینہ کی ضَرورت

حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخُ الاسلام فرید الدین گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سُنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی پوری زِندگی میں ایک جرأت اپنے پیرو مُرشِد حضرت شیخ قطبُ الدین بُختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کی تھی۔ ہوا یہ کہ میں نے ایک دفعہ اپنے شیخ سے اجازت مانگی کہ گوشہ نشین ہو جاؤں۔ شیخ قطبُ الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (ابھی ضرورت) نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا کہ مرشِد کامل پر میرا حال روشن ہے کہ میری نیت شہرت کی ذرا بھی نہیں ہے۔ میں شہرت کے لئے نہیں کہتا۔ شیخ قطبُ الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ اس کے بعد میں ساری عُمر سخت شرمندہ رہا اور توبہ کرتا رہا کہ ایسا جواب کیوں دیا جوان کے حکم کے موافق نہیں تھا۔ (فوائد الفواد مع هشت بهشت ، حصّہ اول، صفحہ ۲۹۷، مطبوعہ شبیر برادرز)

کچھ ایسی توجہ ہو عطا پیر کی یاربّ عزّوجل — کم بولوں نگاہوں کو میری جو کہ جھکا دے

معلوم ہوا کہ جس کام کے لئے پیرو مرشِد منع کریں تو اس سے باز رہا جائے۔ کسی تاویل سے اس کی گنجائش نہ نکالی جائے کیونکہ مرشِد کامل ہمیشہ اپنے مریدوں کے لئے بہتر ہی ارشاد فرماتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، بیکار باتوں سے تو ہر وَقت پرہیز ہونا چاہئے اور مُرشِد کے حضور تو خاموش رہنا ہی افضل ہے۔ ہاں ضَروری مسائل پوچھنے میں حرج نہیں۔ اولیائے کرام تو فرماتے ہیں کہ مرشِدِ کامل کے حضور بیٹھ کر ذِکر بھی نہ کیا جائے کہ ذِکر میں دوسری طرف مشغول ہوگا اور یہ حقیقتاً ممانعتِ ذِکر نہیں بلکہ تکمیلِ ذِکر ہے کہ وہ (جو اپنے طور پر) کرے گا۔ بلا توسُّل ہوگا اور مرشِد کامل کی توجہ سے جو ذِکر ہوگا وہ متوسِّل ہوگا۔ یہ اس سے بدرجہا افضل ہے۔ (پھر فرمایا) اصل کار حسنِ عقیدت ہے۔ وہ نہیں تو کچھ فائدہ نہیں اور اگر صرف حُسنِ عقیدت ہے تو خیر۔ اِتصال تو ہے (پھر فرمایا) پرنالے کے مثل فیض پہنچے گا۔ بس حُسنِ عقیدت ہونا چاہئے۔ (الملفوظ ، حصہ سوم ۳۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۱۵) توبہ پر اِستقامت

ابوعمر اِسماعیل بن نجید نیشاپوری رحمہم اللہ حضرت جُنید علیہ الرحمۃ کے اصحاب میں سے تھے۔ آپ نے ۳۶۶ھ میں مکہ معظّمہ میں وصال فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے شروع میں حضرت ابوعثمان حیری قدس سرہ کی مجلس میں توبہ کی پھر کچھ عرصے اس توبہ پر قائم بھی رہا۔ مگر ایک دِن اچانک پھر دِل میں گناہ کا خیال آیا اور مجھ سے گناہ سرزد ہوگیا۔ چُنانچہ میں نے مرشِد کامل کی صحبت سے (ندامت کی وجہ سے) منہ پھیر لیا (یعنی ان کی بارگاہ میں حاضری دینا چھوڑ دی) یہاں تک کہ آپ کو دُور سے آتا دیکھتا تو شرمندگی کی وجہ سے بھاگ کھڑا ہوتا، یا (چھپ جاتا) تاکہ ان کی نگاہ مجھ پر نہ پڑے۔

دُشمن کی خوشی

اتفاق سے ایک دِن آپ سے سامنا ہوگیا۔ آپ مجھ سے فرمانے لگے بیٹا! اس وَقت تک اپنے دُشمن کی صحبت اختیار نہ کرو جب تک تمہارے اندر اس سے بچنے کی طاقت پیدا نہ ہوجائے۔ کیونکہ دُشمن تیرے عیب دیکھنے (یعنی تلاش) کرتے ہیں۔ اگر تیرے اندر عیب ہوں گے تو (تیری بری حالت دیکھ کر) دُشمن خوش ہونگے۔

دُشمن کا غم

اور اگر تو صاف (یعنی باعمل و متقی) ہوگا تو تیرے دُشمن غمگین ہونگے۔ اگر (نفس وشیطٰن کو غلبے کی وجہ سے) گناہ کرنے ہی کو تیرا جی چاہتا ہے۔ تو میرے پاس آ، تاکہ تیرا بوجھ میں اُٹھالوں گا (یعنی نفس وشیطان کے وار سے تیری حفاظت کروں) اور تو دُشمن کا مقصد (یعنی کہ وہ تجھے بے عمل اور گناہوں میں مبتلا دیکھنا چاہتے ہیں) پورا نہ کرے۔

ابوعمر علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ مُرشِدِ کامِل کے یہ اصلاحی اور پُر اثر جملے سنتے ہی گناہ سے میرا دل پھر گیا اور مجھے الحمدللہ عزّ وجل توبہ پر استقامت حاصل ہوگئی۔ (کشف المحجوب مترجم، باب باربار ارتکاب گناہ کا مسئلہ، ص ۴۲۵)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(١٦) مرشد کامل کا احترام

حضرت علامہ قشیری علیہ الرحمۃ اپنے مرشِد کامل ابوعلی دَقاق علیہ الرحمۃ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب کبھی وہ اپنے پیرومرشد نصرآبادی علیہ الرحمۃ کے پاس جاتے تو پہلے غُسل کرتے پھر ان کی مجلس میں جاتے۔ مگر علامہ قُشیری علیہ الرحمۃ اپنے مرشِد سے ایک قدم آگے بڑھے ہوئے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ ابتدائی زمانہ میں جب بھی میں اپنے مرشِدِ کریم (ابوعلی دقاق علیہ الرحمۃ) کی مجلس میں جانے کی سعادت پاتا تو اس دِن روزہ رکھتا، پھر غُسل کرتا۔ تب میں اپنے پیرومرشِد (ابوعلی دَقاق علیہ الرحمۃ) کی مجلس میں جانے کی ہمّت کرتا۔ کئی بار تو ایسا بھی ہوا کہ مدرَسہ کے دروازہ تک پہنچ جاتا۔ مگر مارے شرم کے دروازے سے لوٹ آتا اور اگر جرأت کر کے اندر داخل ہو بھی جاتا اور مدرسے کے درمیان تک پہنچ چکا ہوتا کہ تمام بدن میں سنسنی پیدا ہوجاتی (اور جسم ایسا سُن ہوجاتا) کہ ایسی حالت میں اگر مجھے سوئی بھی چبھو دی جاتی تو شاید میں محسوس نہ کرتا۔ (رسالہ قشیریہ، باب الصحبۃ، ص ۳۲۸)

ایسا غم دے دے مجھے ہوش بھی نہ رہے   مست اپنا بنا میرے مرشِد پیا

(١٧) کامل توجہ

حضرت بایزید بُسطامی علیہ الرحمۃ ایک مدت تک حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں رہے۔ آپ علیہ الرحمۃ کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکتسابِ فیض میں اس قدر محویّت تھی کہ کبھی ایک لمحہ کیلئے بھی دوسری طرف توجہ نہ کی۔ ایک دِن حضرت امامِ جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، بایزید (علیہ الرحمۃ) ذرا طاق سے کتاب اُٹھالاؤ۔ آپ علیہ الرحمۃ نے عرض کی حضور طاق کہاں ہے؟ حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تمہیں یہاں رہتے ہوئے اتنا عرصہ گزر گیا، ابھی تک طاق بھی معلوم نہیں۔ آپ نے عرض کی حضور! مجھے تو آپ کی زِیارت اور صحبت بابَرَکت ہی سے فرصت نہیں۔ طاق کا خیال کیسے رکھوں۔ حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ یہ سُن کر بہت مَسرور ہوئے اور فرمایا اگر تمہارا یہ حال ہے تو بسطام چلے جاؤ۔ تمہارا کام پورا ہوچکا ہے۔ (شانِ اولیاء بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۷۳)

بس آپ کی جانب ہی میرا دل یہ لگا ہو   اس دل میں سوا آپ کے کوئی نہ بسا ہو

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الحَبِيب!   صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد!

(۱۸) مرشد کامل کے نعلین کا ادب

حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ کو اپنے مرشد سے نہ صرف عقیدت و محبت تھی بلکہ کمال درجے کا عشق بھی تھا۔ اس کی ایک نادر مثال یہ ہے کہ ایک دفعہ کسی درویش نے خواجہ نظام الدین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں آکر سوال کیا۔ اتفاق سے لنگر خانے میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جو اسے دی جاتی۔ خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ نے درویش سے کہا کہ اتفاق سے آج کوئی شے نہیں آئی۔ البتہ کل کی فتوح تمہیں دے دی جائے گی مگر دوسرے دِن بھی کوئی شے نہ آئی، تب خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنے پاؤں سے نعلین شریف (یعنی جوتیاں) اُتار کر درویش کو دے دیں اور رُخصت کیا۔

مرشد کی خوشبو

اتفاق سے اس وَقت امیر خسرو علیہ الرحمۃ بادشاہ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے راستے میں وہی درویش مل گیا۔ آپ علیہ الرحمۃ کو جب پتا چلا کہ یہ شہرِ مرشد سے آ رہا ہے، تو آپ نے درویش سے اپنے پیر و مرشِد (حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ) کی خبر پوچھی جب درویش گفتگو کرنے لگا تو امیر خسرو علیہ الرحمۃ بے ساختہ بول اُٹھے، مجھے اپنے پیر روشن ضمیر کی خوشبو آ رہی ہے شاید ان کی کوئی نشانی تیرے پاس ہے۔ درویش نے یہ سُن کر خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کی نعلین شریف سامنے کر دی اور کہا یہ مجھے عنایت کی گئی ہے۔

نعلین شریف

امیر خسرو علیہ الرحمۃ اپنے مرشد کامل کے نعلین شریف دیکھ کر بے تاب ہو گئے اور درویش سے کہا کیا تم انہیں فروخت کرنے کو تیار ہو۔ درویش آمادہ ہو گیا، امیر خسرو علیہ الرحمۃ کے پاس اس وَقت پانچ لاکھ نقرئی ٹنکے تھے۔ جو سلطان نے دیئے تھے آپ نے وہ سب کے سب درویش کو دے کر اپنے مرشِدِ کامل کے نعلین شریف لے لئے اور اپنے سر پر رکھ کر چل پڑے۔ پھر مرشِد کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ درویش نے نعلین کے بدلے میں پانچ لاکھ پر ہی اکتفا کر لیا ورنہ وہ ان نعلین شریف کے بدلے میں میری جان بھی مانگتا تو بھی میں دینے سے دریغ نہ کرتا۔ (انوار الاصفیاء ص ۳۳۵)

ایسا غم دے مجھے ہوش بھی نہ رہے　　مست اپنا بنا میرے مُرشِد پیا

(۱۹) جنّتی دروازہ

حضرت پیر سیّد حیدر شاہ صاحب جلال پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خواجہ قطبُ الدین بختیار کا کی علیہ الرحمۃ کی طبیعت ناساز تھی۔ حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمۃ کو حکم ہوا کہ عطار کی دوکان سے جا کر نسخہ بندھوالائیں۔ آپ بیٹھے نسخہ بندھوا رہے تھے کہ شور ہوا کہ ایک بُزرگ پالکی میں سوار ہو کر آرہے ہیں اور مُنادی (نِدا کرنے والا) ان کے آگے آگے نِدا کر رہا ہے جو ان کی زیارت کرے گا (اِن شاءَ اللہ عزّ وجل) وہ جنّتی ہو گا لوگ جُوق در جُوق زیارت کو جا رہے تھے۔ لیکن بابا صاحب علیہ الرحمۃ اِلتفات (یعنی توجہ) ہی نہ کی بلکہ جب پالکی نزدیک آئی تو دوکان کے اندر کے حصّے میں تشریف لے گئے۔ ہر چند لوگوں نے اِصرار کیا مگر آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ جب پالکی گزر گئی تو آپ نسخہ لئے مرشِد کامل کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہونے کیلئے روانہ ہوئے۔

حضرت خواجہ بختیار کا کی علیہ الرحمۃ نے دیر سے آنے کی وجہ دَرْیافت کی تو آپ نے جواب میں تمام واقعہ عرض کر دیا۔

آپ کے پیرو مرشد علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا، فرید (علیہ الرحمۃ) کیا تمہیں جنّت کی ضرورت نہ تھی کہ زیارت نہ کی۔

بابا فرید گنجِ شکر علیہ الرحمۃ نے عرض کی حضور میں ڈرتا تھا! کہ کہیں زِیارت کر کے جنّتی ہو جاؤں اور جنّت میں آپ کا مقام جانے کہاں ہو اور اس طرح قِیامت کے دِن آپ کی قدم بوسی سے مَحروم رہ جاؤں۔ میرے لئے جنت وہ جگہ ہے جہاں آپ کی ہمنشینی کی نعمت حاصل ہو۔ حضرت خواجہ قطبُ الدین بختیار کا کی علیہ الرحمۃ اپنے مرید باادب کی یہ بات سُن کر بہت خوش ہوئے اور جوش میں آکر فرمایا، اے فرید اس کی زِیارت کرنے سے لوگ آج کے دِن جنّتی ہوتے ہیں تو تمہارے دروازے سے قِیامت تک جو بھی گزر جائے گا (اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجل) وہ جنّتی ہو گا۔ (ذِکرِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صفحہ نمبر ۳۲۱)

اللّٰہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد !

(۲۰) باکمال مُرید

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اکیس سال کی عُمر میں اپنے والِد ماجد کے ساتھ حضرت شاہ آلِ رسول مارہری قدس سرہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور سلسلہ عالیہ قادِریہ میں ان سے بیعت کی۔ ان کے مرشِدِ کامل نے تمام سلسلوں کی اجازت وخلافت کے ساتھ سندِ حدیث بھی عطا فرمائی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، باب بیعت و خلافت، ج ۱، ص ۳۹)

عظمتِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

حضرت شاہ آلِ رسول قدس سرہ خلافت واجازت کے معاملہ میں بڑے محتاط تھے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو مُرید ہوتے ہی جُملہ سلاسِل کی اجازت مل ۔ تو خانقاہ کے ایک حاضر باش سے نہ رہا گیا۔ عرض کیا حضور! آپ کے خاندان میں تو خلافت بڑی رِیاضت اور

مجاہدے کے بعد دی جاتی ہے۔ان کو آپ نے فوراً خلافت عطا فرمادی۔حضرت شاہ آلِ رسول قدس سرہ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا اور لوگ گندے دل اور نَفس لے کر آتے ہیں ان کی صفائی پر خاصا وقت لگتا ہے مگر یہ پاکیزگی نَفس کے ساتھ آئے تھے صرف نسبت کی ضَرورت تھی وہ ہم نے عطا کردی پھر حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا، مجھے مدّت سے ایک فکر پریشان کئے ہوئے تھی الحمدللہ عزّ وجل وہ آج دُور ہوگئی، قِیامت میں جب اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ آلِ رسول (قدس سرہ) ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تومیں اپنے مُرید **اَحمد رضا** (علیہ الرحمۃ) کو پیش کردوں گا۔پھر آپ قدس سرہ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو وہ تمام اعمال واشغال عطا فرمادیئے۔جو خانوادہ بَرَکاتیہ میں سینہ در سینہ چلے آرہے ہیں۔ (انوار رضا، ص ۳۷۸)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۲۱) دوشہزادے

اعلیٰ حضرت عظیمُ البَرَکت علیہ الرحمۃ اپنے مرشِدِ کامل کی بے حد تعظیم وتکریم کرتے تھے اور آپ کے مزار پرانوار پر عالمانہ وصوفیانہ وعظ بھی فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ کے پیرومُرشِد کے سجادہ نشین صاحب نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے رکھوالی کیلئے دو کُتّوں کی فرمائش کی تو آپ اپنے گھر پہنچے اور اپنے دونوں شہزادوں کو ساتھ لے کر خانقاہ میں سجادہ نشین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عاجزی فرماتے ہوئے عرض کی! کہ احمد رضا (علیہ الرحمۃ) یہ دونوں صاحبزادے [1] آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔یہ دِن کے وَقت آپ کا کام کاج کریں گے اور رات کے وَقت رکھوالی کرنا بھی خوب جانتے ہیں۔ (انوار رضا، امام احمد رضا اور تعلیمات تصوف، ص ۲۳۸)

﴿[1] امام اہلسنّت علیہ الرحمۃ نے یہاں عاجزاً اپنے دونوں شہزادوں کیلئے لفظ (کتے) استعمال فرمایا راقم نے وہاں صاحبزادے لکھا ہے۔﴾

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۲۳) انوکھا ادب

حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ حضرت پیر بڈھن شاہ کلانوری علیہ الرحمۃ کا واقعہ (اَدب سکھانے کے لئے) اکثر سنایا کرتے تھے کہ انہوں نے ایک مرتبہ اپنے مرشِدِ کامل کی صاحبزادی کے لئے زیور بنوایا۔ جب وہ تیار ہوگیا تو سنار نے عرض کی، حضور زیور تیار ہے۔ حکم ہو تو، لاکر وزن کردوں ۔ پیر بڈھن شاہ صاحب علیہ الرحمۃ بولے (ٹھہرو) وہ حضور پیر و مُرشِد کی صاحبزادی کا سنگھار ہے میں دیکھوں گا تو بے ادب ہو جاؤں گا۔ پھر جب آپ باہَر تشریف لے گئے تو سنار نے زیور وزن کیا۔ (ماہانہ السلسبیل ۱۹۴۷)

ایسی نظریں جھکیں پھر کبھی نہ اُٹھیں دیدے ایسی حیا میرے مُرشِد پیا

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۲٤) پیر خانے کا مہمان

اسی طرح ایک دفعہ حضرت پیر بڈھن شاہ کلانوری علیہ الرحمۃ کے مرشد کے گاؤں کا خاکروب (یعنی جھاڑو دینے والا) آپ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی رہائش گاہ میں رکھے ہوئے چمڑے کے ایک بنڈل پر بیٹھ گیا۔ آپ باہَر تشریف لائے تو خاکروب کو پلنگ پر عمدہ بستر بچھا کر بٹھایا اور خدام کو حکم دیا کہ اس چمڑے کی جوتیاں نہ بنوانا بلکہ ڈول بنوا کر کنویں پر رکھوا دینا کیونکہ اس چمڑے پر پیر خانے کا مہمان بیٹھ چکا ہے۔ (ماہانہ السلسبیل ۱۹۶۴ء)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۲۵) مرشد کامل کی اولاد کا اَدب

حضرت سلطان التارکین خواجہ محکم الدین سیرانی اویسی علیہ الرحمۃ کو آپ کے پیرومرشد قدس سرہ نے نکاح کرنے کے متعلق فرمایا تو آپ نے عرض کیا کہ اگر نکاح کرلوں اور اس سے اولاد پیدا ہو تو مجھے خطرہ ہے کہ وہ کہیں آپ کی اولاد کی بے ادبی نہ کردے آپ کے پیرومرشد علیہ الرحمۃ کو آپ کا یہ جواب پسند آیا اور آپ علیہ الرحمۃ نے بہت دُعائیں دی۔ (ماہانہ السلسبیل ۱۹۶۴ء)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۲۶) مرشد کامل کے مزار مبارک کی تعظیم

ایک مرتبہ حضرت خواجہ معینُ الدین چشتی قدس سرہ اپنے مریدین کے ساتھ تشریف فرما تھے اور طریقت سے متعلق تربیت فرما رہے تھے۔ مگر جب آپ کی نظر دائیں طرف پڑتی تو آپ (باادب انداز میں) کھڑے ہوجاتے تمام لوگ یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ پیرومرشد کس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس طرح کئی مرتبہ پیرومرشد کو قیام کرتے دیکھا (مگر ادب کے باعث کسی کو سبب دریافت کرنے کی جرأت نہ ہوئی) الغرض جب سب لوگ وہاں سے چلے گئے، تو ایک مرید جو مرشد کا منظورِ نظر تھا۔ اس نے موقع پاکر عرض کی! کہ حضرت ہماری تربیت کے دوران بارہا آپ نے قیام فرمایا، یہ کس کی تعظیم کیلئے تھا؟ حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ نے فرمایا! کہ اس طرف میرے پیرومُرشِد شیخ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے پس جب میرا اپنے پیرومرشِد کے مزارِ مبارک کی طرف رُخ ہوتا، تو میں تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑا ہوتا۔ پس میں اپنے پیرومرشد کے روضۂ مبارک کیلئے قیام کرتا تھا۔ (فوائد السالکین مع ہشت بہشت ، ص ۱۳۸)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

(۲۷) حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری

شرقپور شریف میں خانقاہ شریف کی مسجد کی پیشانی پر یا شیخ عبدالقادِر جیلا نی رضی اللہ عنہ شیاً لِلّٰہ لکھا ہوا تھا اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ جو کہ مادرزاد وَلی تھے۔ اکثر یہ بطورِ وظیفہ پڑھتے بھی رہتے تھے۔ ایک بار کوئی صاحب جو کراماتِ اولیاء کے منکر تھے خدمت میں حاضر ہوئے۔ مگر مسجد کے کتبہ پر اعتراض کر کے بولے! کیا حضرت شیخ جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بغداد میں آپ کی آواز سن لیتے ہیں جو آپ انہیں یہاں بیٹھ کر پکارا کرتے ہیں۔ یہ اعتراض سن کر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور بلند آواز سے پڑھنے لگے یا شیخ عبدالقادِر جیلا نی رضی اللہ عنہ شیاً لِلّٰہ کراماتِ اولیاء کا منکر چیخ مار کر ایک دَم بے ہوش ہوگیا۔ جب ہوش آیا تو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے قدموں پر گر پڑا اور خداعزّ وجل کی قسم کھا کر بھری محفل میں حاضرین سے کہا! کہ جب حضرت علیہ الرحمۃ نے یا شیخ عبدالقادِر جیلا نی رضی اللہ عنہ شیاً لِلّٰہ کہا تو میں نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی آنکھ سے خانقاہ میں دیکھا وہ فرما رہے تھے کہ جو ہمیں پکارتا ہے ہم اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں مگر پکارنے والا کوئی شیر محمد (علیہ الرحمۃ) تو ہو۔ (انیس اہلسنّت صفحہ ۱۰۱)

یہ ادائے دستگیری کوئی میرے دِل سے پوچھے وہیں آگئے مدد کو میں نے جب جہاں پُکارا

یا شیخ عبدالقادِر جیلانی رضی اللہ عنہ

شیاً للّٰہ

آدابِ مُرشدِ کامل
حصہ سوم
مرشدِ کامل کی تلاش
92 آدابِ مرشد
52 حکایاتِ اولیاء
وقتِ موت کی 7 حکایات
email: maktaba@dawateislami.net | www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

آدابِ مرشدِ کامل (حصہ سوم)

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رِسالے ضیائے دُرود وسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں، 'جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دَس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔' (جامع الترمذی، کتاب الوتر، رقم ۴۸۴، ج۲، ص ۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

تصوّف و طریقت کی اِبتداء

ایک سوال کا جواب

تَصوُّف کی مایہ ناز کتاب حقائق عن التصوُّف میں مصنف تصوف کی ابتداء و اہمیّت سے متعلق بڑے مُدلّل انداز میں تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کے ذِہن میں یہ بات ہوتی ہے! کہ اسلام کی شروعات میں دعوتِ تصوف وطریقت عام نہ تھی۔ اس کا ظُہور تو صحابہ وتابعین علیہم الرضوان کے زمانے کے بعد ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ وتابعین علیہم الرضوان کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قُربِ اِتّصال کے سبب دعوتِ تصوّف کی ضَرورت نہ تھی۔

مَدَنی وجوہات

چونکہ اُس متبرک دَور میں لوگ متقی، پرہیزگار، اہلِ مجاہدہ اور طبعًا عبادات کی طرف متوجہ تھے۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں جلدی اور دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ ان لوگوں کو کسی ایسے علم کی ضَرورت نہ تھی جو ان کی تصوُّف کے مقاصد کی طرف رہنمائی کرے۔ کیونکہ وہ ان مقاصد کو عملی طور پر حاصل کر چکے تھے۔

مَدَنی مثال

اس کی مثال اس طرح ہے کہ ایک خالص عَرَب لُغتِ عَرَبی کو نسلاً جانتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اشعارِ بلیغہ کی تراکیب سے بھی فطری طور پر واقف ہے۔ اگرچہ وہ لُغت، صَرف ونَحو، عَروض اور قوافی کے قاعدوں سے ناآشنا ہو۔ تو ایسے شخص کو صَرف ونَحو وعروض قوافی وغیرہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔ ان چیزوں کے سیکھنے کی ضَرورت اس غیرِ عرب کو ہے جو لغتِ عربی کو سمجھنے کا خواہش مند ہو۔

اَہلِ تصوّف کون

اگرچہ صحابہ وتابعین علیہم الرضوان کو متَصَوِّفِین کا نام نہیں دیا گیا۔مگر علماً وعملاً وہ اہلِ تصوّف تھے۔کیونکہ تصوف وطریقت سارا کا سارا یہی ہے کہ بندہ نفس کے بجائے ربّ عزّ وجل کے لئے زِندہ رہے اور اپنے تمام اوقات میں روح وقلب کے ساتھ اللہ عزّ وجل کی طرف متوجہ رہے۔ یہ تمام کمالات صحابہ کرام علیہم الرضوان میں بدَرَجہ اولیٰ موجود تھے۔انہوں نے اسلامی اعتقادات کے اقرار اور فرائضِ اسلام کی ادائیگی پر اِکتفانہ کیا، بلکہ ان کے ساتھ ساتھ ذوق اور وَجدان کو بھی ملایا اور حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پسندیدہ جمیع نفلی عبادات پر بھی عمل پیرا رہے، وہ مُحرَّمات (حرام کاموں) کے علاوہ مکروہات سے بھی دُور رہے حتّٰی کہ ان کی بصیرتیں منور ہوگئیں ان کے قلوب سے حکمتوں کے چشمے پھوٹ پڑے اوران کے اطراف پر، اَسرارِرَبانی کا فیضان ہوا۔

بہترین ادوار

یہی حال تابعین اور تبع تابعین علیہم الرضوان کا تھا اور یہی قُرونِ ثلاثہ اسلام کے بہترین اَدوار تھے۔جیسا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشادفرمایا، اَدوار میں بہترین میرازمانہ ہے۔پھروہ جواس کے قریب ہے، پھروہ جوان سے قریب ہے۔ (بخاری و مسلم)

عِلم تَصوُّف کی ضَرورت

جب یہ عمدہ ترین اَدوار گزر گئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے سے دُور ہونے کے ساتھ ساتھ، روحانیت بھی کمزور ہونے لگی اورلوگ اللہ عزّ وجل کی بندگی سے غافل ہونے لگےتو اربابِ ریاضت وزُہد نے، دعوتِ اَلَی الْحق اور توجہ اَلَی اللّٰہ کیلئے علم تصوف کی تدوین کی۔

معلوم ہوا ! تصوف و طریقت کوئی نئی اصطلاح نہیں، بلکہ یہ سیرتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حیاتِ صحابہ علیہم الرضوان سے ماخوذ ہے اورتصوف وطریقت کی اَساس، اس اُمّت کے سلَف و صالحین علیہم الرحمۃ جلیل القدر صحابہ، تابعین، تبع تابعین علیہم الرضوان کے طریقے پر ہے اور یہ طریقہ عین اسلام سے عملی مطابقت کا ہی نام ہے۔

شیخ احمد زَرّوق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، جس طرح عُلماء ظاہر نے حدودِ شریعہ کی حفاظت کی ہے، اسی طرح عُلماءِ تصوف نے شریعت کی روح اورآداب کی حفاظت کی ہے۔ (فوائد التَصَوُّف، ۲۹۵)

تصوّف و طریقت کی اہمیّت

شرعی اَحکام

شرعی اَحکام جن کے ساتھ انسان کو مُکلَّف بنایا گیا ہے ان کی دو اِقسام ہیں: ایک وہ اَحکام جن کا تعلق **ظاہری اعمال** سے ہے۔ اور دوسرے وہ احکام ہیں جن کا تعلق **باطنی اعمال** سے ہے۔ بالفاظ دیگر ایک قِسم کے احکام کا تعلق **جسمِ انسانی** سے ہے اور دوسرے قِسم کے احکام کا تعلق **دِل کے اعمال** سے ہے۔

جسمانی اعمال سے متعلّق احکام کی دو قسمیں ھیں:

۱ مامورات جسمانی

(یعنی وہ جسمانی اَفعال جن کے کرنے کا حکم ہے) جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور دیگر فرائض وواجبات وغیرہ۔

۲ مُنہیات جسمانی

(یعنی وہ جسمانی اعمال جن سے رُکنے کا حکم ہے) جیسے قتل، زِنا، شراب، چوری ودیگر کبیرہ گناہ وغیرہ۔

اعمالِ قَلبیہ سے متعلّقہ احکام کی بھی دو قسمیں ھیں:

۱ مامورات قَلبیہ

(یعنی وہ قلبی افعال جن کے کرنے کا حکم ہے) جیسے ایمان باللہ (یعنی اللہ عزوجل پر ایمان)، فرِشتوں، آسمانی کتابوں اور جمیع انبیاء ورُسُل علیہم السلام پر ایمان اور اِخلاص، رِضا، صدق، خشوع، توکُّل وغیرہ۔

۲ مُنہیات قَلبیہ

(یعنی وہ قلبی افعال جن سے رُکنے کا حکم ہے) جیسے کُفر، نِفاق، تکبر، عُجب (خود پسندی)، ریا، غُرور، کینہ اور حَسد وغیرہ۔ (حقائق عن التصوف، ۲۶)

اَہم ترین اعمال

اگرچہ دونوں قِسم کے اعمال (جسمانی اور قلبی) اَہم ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک **قلبؔ سے متعلّق اعمال جسمانی اعمال** سے زِیادہ اَہم ہیں۔ کیونکہ باطن، ظاہر کیلئے اَساس اور جائے صُدور ہے، **اعمالِ قلبیہ اعمالِ ظاہرہ کیلئے بنیاد ہیں۔** اعمالِ قلبیہ میں فساد کے سبب، اعمالِ ظاہرہ میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔

قرآن میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

فَمَنۡ کان یرۡجُوا لِقآء رَبِّہٖ فَلۡیعۡمَلۡ عملاً صالحا وّ لا یشۡرِک بِعبادۃ ربّہ احدا

ترجمۂ کنزالایمان: تو جسے اپنے ربّ سے ملنے کی اُمّید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے ربّ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (سورۃ الکھف، آیت: ۱۱۰، پ ۱۶)

اس آیت میں دِل کی صفائی کو اللہ عزوجل کے یہاں، حضور وشہود کے لیے ضروری شرط ٹھہرایا گیا ہے۔

قلبُ کے چالیس خطَرات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے کم وبیش چالیس کے قریب قلب کے ان خطرات کی نشاندہی فرمائی ہے۔

(۱) رِیا (۲) عُجب (یعنی خودپسندی) (۳) حسد (۴) کینہ (۵) تکبر (۶) حبِ مدح (یعنی تعریف کی خواہش) (۷) حُبِّ جاہ (یعنی عزت کی خواہش) (۸) محبتِ دُنیا (۹) طلبِ شہرت (۱۰) تعظیمِ امراء (۱۱) تحقیرِ مساکین (۱۲) اتباعِ شہوت (۱۳) مداہنت (یعنی دینی معاملات میں سستی) (۱۴) کفرانِ نعم (یعنی ناشکری) (۱۵) حرص (۱۶) بُخل (۱۷) اطولِ اَمل (یعنی لمبی اُمید) (۱۸) سوءِ ظن (بُرا گمان) (۱۹) عنادِ حق (حق سے دُشمنی) (۲۰) اصرارِ باطل (۲۱) مکر (۲۲) غدر (یعنی دھوکا) (۲۳) خیانت (۲۴) غفلت (۲۵) قسوت (یعنی سختی) (۲۶) طمع (۲۷) تملّق (۲۸) اعتمادِ خلق (یعنی مخلوق پر اعتماد) (۲۹) نسیانِ خلق (یعنی خالق کو بھول جانا) (۳۰) نسیانِ موت (یعنی موت کو بھول جانا) (۳۱) جرات علی اللہ (۳۲) نِفاق (۳۳) اتباعِ شیطن (۳۴) بندگی نفس (یعنی نفس کی اطاعت) (۳۵) رغبتِ بطالت (یعنی باطل کی طرف رغبت) (۳۶) کراہتِ عمل (۳۷) قلتِ خشیت (یعنی خوف کی کمی) (۳۸) جزع (یعنی بے صبری) (۳۹) عدمِ خشوع (یعنی خشوع کا نہ ہونا) (۴۰) غضب للنفس و تساهل فی اللہ (یعنی اللہ عزوجل کے معاملات میں سستی کرنا) وغیرہ۔ (فتویٰ افریقہ، ص ۱۳۳)

مشائخِ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک قلبُ کی نورانیت حاصل کرنے اور اسے مذکورہ خطرات سے بچانے کیلئے کسی کامل مرشِد سے مُرید ہوکر اس کے مبارک دامن سے وابستہ ہونا ضروری ہے تاکہ مرشدِ کامل فیضِ باطنی کے ذَرِیعے خصوصی رَہنمائی فرما کر بے نور وبخت دِل کو نورانیت وجلا (یعنی زندگی) عطا کرے۔

اس ضِمن میں الحمدللہ عزوجل رسالہ آدابِ مرشدِ کامل کے حصہ اوّل اور حصہ دُوُم میں شریعت وطریقت سے متعلق اہم معلومات جامع طور پر پیش کرنے کی سعی کی گئی۔ اب حصہ سِوُم میں تصوّرِ مرشِد کی بَرَکتیں اور شجرہ شریف پڑھنے کے فوائد پیشِ خدمت ہیں۔ اس کا مکمل توجہ سے مطالعہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل بے شمار معلومات حاصل کرنے کا ذَرِیعہ بننے کے ساتھ فیضِ مرشد کے حصول کیلئے بھی رَہنمائی کرے گا۔

اللہ عزوجل ہمیں مرشدِ کامل کے دامن سے وابستگی کا حق ادا کرنے اور تصوّف وطریقت کی ان اہم تعلیمات کو عام کرنے کے سلسلے میں عملی کوشش کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمِین بِجاہِ النَّبِیِ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تصوُّرِ مُرشد

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے جدِّ مرشد حضرت سیّد شاہ آلِ احمد اچھے میاں قدس سرہ 'آدابِ سالکین' میں ارشاد فرماتے ہیں، فنا کے تین دَرَجے ہیں: (۱) فنافی الشیخ (۲) فنافی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳) فنافی اللہ عزوجل

ولایتِ خاص

آپ مولانا جامی علیہ الرحمۃ کی نفحاتُ الانس کے حوالے سے ذِکر کرتے ہیں کہ عام ولایت تو تمام ایمان والوں کو حاصل ہے۔ مگر خاص ولایت (اہلِ طریقت) میں ان لوگوں کیلئے مخصوص ہے۔ جو فنافی الشیخ کے ذَریعے فنافی الرسول صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو کر فنافی اللہ ہوگئے۔ (سِراج العوارف)

فنا فی الشیخ

معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کا مقرب بننے کا اعلیٰ وعظیم انعام پانے (یعنی فنافی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو کر فنافی اللہ عزوجل ہونے) کی پہلی سیڑھی فنافی الشیخ ہے۔ یعنی سالک اپنے آپ کو مرشِد سے الگ نہ سمجھے۔ بلکہ خیال کرے کہ میرے جسم کی حرکت وسکون میرے مرشد ہی کے اختیار میں ہے اور میرا مرشد ہی مجھے سمجھ سکتا ہے اور ظاہر و باطن کی اِصلاح کرسکتا ہے۔ اپنے طور طریقوں سے یہ ظاہر کرے کہ اپنے وُجود پر اس کا کوئی اختیار نہیں اور طرزِ عمل میں رِیاکاری اور خود پسندی سے بالکل دُور رہے (مگر یہ یاد رہے) کہ فنافی الشیخ کی پہلی منزل تصوّرِ مرشد کا مکمل قائم ہونا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ تصورِ مرشد مریدین کی ترقی کے لئے کس قدر اہمیّت کا حامل ہے۔

تصوّر کی دلیل

ترمذی شریف میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رِوایت موجود ہے کہ انہوں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلیہ مبارَک پوچھا تا کہ وہ اپنے ذِہن میں محفوظ کرسکیں۔

عُلماءِ کرام اس حدیث سے تصورِ شیخ کی دلیل لیتے ہیں۔ متعدد مزید احادیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ صحابہ کرام حدیث بیان کرتے وقت فرماتے، 'گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں' (صحیح البخاری، رقم ۲۹۲۹، ج۴، ص ۳۸۰)

مواہب الدنیہ اور کتبِ فِقہ میں بھی اس بات کی تصریح موجود ہے کہ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے وَقت زائر کو چاہئے کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کا تصوّر کرے۔ ان تمام دلائل سے بھی تصورِ شیخ کا ثبوت ملتا ہے۔ (المواھب اللدنیہ، المقصد العاشر، الفصل الثانی من آداب الزیادۃ، ج۴، ص ۵۸۱)

تصوُّر میں آسانی کیلئے

یادرکھیں کہ جب تک مرید اپنے مرشِد کی ذات میں اپنے آپ کو گُم نہیں کرلے گا۔آگے راستہ نہیں پاسکے گا۔تصورِ مرشِد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے مُرید کو چاہئے کہ اپنے دِل میں مرشِد کی محبت کو خوب بڑھائے۔جتنی محبت زِیادہ ہوگی، اتنا ہی مرشد کے تصور میں آسانی ہوگی۔مرشِد کی ذات کو اپنی سوچ کا مَحور بنانے کی کوشش کرے،مرشِدِ کامل کے ہر ہر انداز، ہر ہر عادت اوران کے ہر عمل کو بغور دیکھے اور اسے خود بھی اپنانے کی کوشش کرے۔ ہر وَقت اس کے گمان میں مرشد کا جلوہ سمایا رہے۔ چلے تو ان کے انداز میں بیٹھے تو سوچے کہ میرے مرشد اس طرح بیٹھتے ہیں،کھانا کھائے تو ان کا انداز اپنائے۔

جہاں موقع ملے مرشِد کی باتیں بیان کرے،ان کے ملفوظات شریف کی اِشاعت کرے،ان سے ظاہر ہونے والی بَرکتوں کا خوب تذکرہ کرے کہ یہ پیرومرشِد سے محبت کی دلیل ہے۔جامع صغیر میں ہے کہ جس چیز سے زِیادہ محبت ہوتی ہے اس کا کثرت سے ذِکر کیا جاتا ہے۔ (جامع الصغیر مع الفیض القدیر، حرف المیم، رقم ۸۳۱۲، ج۶، ص۴۰)

مَحبوب کا ذکر

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اخبارُ الاخیار کے مقدمہ میں ارشادفرماتے ہیں کہ عاشق کو اپنے محبوب کا تذکرہ اچھا لگتا ہے اور محبوب بھی عاشق کا ذِکر پسند کرتا ہے۔ان بُزرگوں کا تذکرہ ایسی عبادت ہے جسے ہر آدَمی ہر حال میں ادا کرسکتا ہے اور اس طرح اسے اللہ عزَّوجل کا قرب نصیب ہوسکتا ہے۔یعنی جب ہر وقت مرشِد کا ذِہن میں خیال رہے گا اور مُرید اپنے مرشِدِ کامل کا تذکرہ کرتا رہے گا تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزَّوجل ذِہن تصور کیلئے تیار ہوتا چلا جائے گا۔ (اخبار الاخیار، ص۶)

ضَروری بات

مگر یہ یادرہے کہ منزلِ مراد تک وہی شخص پہنچ سکتا ہے۔جو ہر ہر لمحے مرشِدِ کامل کا اَدب ملحوظ رکھے۔چاہے سامنے ہو یا دُور، ورنہ مرشِدِ کامل کے فیض سے مَحروم رہے گا۔اس لئے مرید کو چاہئے کہ وہ اپنے مرشِد کی طبیعت سے واقف ہو، تاکہ ان کے خلافِ مزاج کوئی کام نہ صادر ہوجائے۔بلکہ اپنے آپ کو ان کاموں میں زِیادہ سے زیادہ مشغول رکھے جن کاموں کو مرشِدِ کامل پسند فرماتے ہیں۔

اَہم ہدایات

مثلاً پیرومرشد بڑوں کی اِطاعت، سنجیدگی اور قفلِ مدینہ (یعنی زَبان، نگاہ بلکہ اپنے ہر عُضْو کو اللہ ورسول عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی والے کاموں سے بچانے کی کوشش) کو پسند فرماتے ہیں تو ان کی پسند لازمی اپنائے اور مرشد کے عطا کردہ نظام بالخصوص مرکزی مجلسِ شوریٰ و دیگر مجالس اور جس کے بھی ماتحت ہیں ان کی اِطاعت کرے اور سنجیدہ رہنے کی کوشش کرے۔ ورنہ زِیادہ بولنے یا فُضول باتوں کا عادی اُلٹا نقصان اُٹھا سکتا ہے۔

اسی طرح اگر مرشدِ کامل کا دِل اس مرید سے زِیادہ خوش ہوتا ہے جو یہ ذِہن رکھتا ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے تو مُرید اگر مرشدِ کامل سے خصوصی فیض کا طلبگار ہے تو اسے اپنے پیرومرشِد کی خواہش کے مطابق اپنے شب وروز مَدَنی انعامات کی خوشبو سے معطر رکھتے ہوئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنائے اور دیگر مَدَنی کاموں کی ترقی کیلئے کوشش میں وَقت گزارے کہ اس میں پیرومرشِد کا دِل خوش ہوگا اور وہ اس مرید پر توجہ خاص سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزّوجل تصوّر کے راستے کی تمام رُکاوٹیں دُور فرمادے گا۔ پھر وہ خوش نصیب مرید اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزّوجل باآسانی سے تصوّرِ مرشد کا مقصد (یعنی اللہ ورسول عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رِضا والی زندگی) پالے گا۔

اللہ دیکھ رہا ہے

انسان کو کامیاب زِندگی گزارنے کیلئے یہ تصور رکھنا ضَروری ہے کہ اللہ عزّوجل اسے دیکھ رہا ہے تا کہ یہ مَدَنی تصور اسے گناہوں سے روکے اور نیکی کی راہ میں رَہنمائی کرے۔ قرآنِ پاک میں کئی جگہ اس مدنی تصور کی طرف دھیان دلایا گیا ہے۔

چل مدینہ کے سات حروف کی نسبت سے 7 قُرآنی آیات

(۱) اِنَّ اللّٰہ کانَ علیکُم رَقِیباً

ترجمۂ کنزالایمان : بے شک اللہ ہر وَقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (النساء: ۱ پ ۴)

(۲) اَلَمْ یعْلم بِاَنَّ اللّٰہ یرٰی

ترجمۂ کنزالایمان : کیا نہ جانا! کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ (العلق: ۱۴، پ ۳۰)

(۳) اِنَّ رَبَّک لَبِالْمِرصَاد

ترجمۂ کنزالایمان : بے شک تمہارے ربّ کی نظر سے کچھ غائب نہیں۔ (الفجر: ۱۴، پ ۳۰)

(۴) وھُو معکُم ایْنَ ما کُنتُم وَاللّٰہ بِما تعمَلون بصِیرٌ

ترجمۂ کنزالایمان : اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (سورہ الحدید: ۴، پ ۲۷)

(۵) يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِی الصَّدُوْر

ترجمۂ کنزالایمان : اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔ (سورۂ مومن: ۱۹، پ ۲۴)

(۶) اِنَّ اللّٰہ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْلَمُوْن

ترجمۂ کنزالایمان : اور بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (سورہ الحشر ۱۸، پ۲۸)

(۷) اِنَّ اللّٰہ بِمَا تَعْمَلُوْن بَصِیْر

ترجمۂ کنزالایمان : بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (سورہ البقرہ ۱۱۰، پ ۱)

مذکورہ آیات سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ سب کو دیکھ رہا ہے، وہ آنکھوں کی چوری اور سینوں میں چھپی ہوئی باتیں بھی جانتا ہے اور اس کا عِلْم ہر شے پر حاوی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر مستحکم یقین پیدا کرنے اور اس یقین کے ذَرِیعے اپنی بدحالی کی اِصلاح کیلئے یہ تصوُّر جمانا کہ اللہ عزوجل ہمیں دیکھ رہا ہے بے حد ضَروری ہے۔

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو کہ گویا اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہوسکے تو یہ ضَرور یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (صحیح البخاری، رقم ۵۰، ج ۱، ص ۳۱)

حقیقی کامیابی

مگر انسان کے لئے بے دیکھے تصور مشکل ہوتا ہے کیونکہ نہ تو ہم نے اپنے پیارے ربّ عزوجل کو دیکھا ہے اور نہ ہی اپنے پیارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زِیارت کی۔ ہمیں اپنے پیارے پیارے شہد سے بھی میٹھے مرشِد سے محبت بھی اسی لئے ہے اور ہم ان سے عقیدت بھی اسی لئے رکھتے ہیں کہ یہ اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پیارے ہیں۔

اس لحاظ سے اگر اپنے پیرو مرشِد کا تصوُّر کرنے کی کوشش کی جائے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل یہ شکل مبارک آئینۂ حق نما بن جائے گی۔ کچھ عرصے کوشش کے بعد اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل (تصورِ مرشد کی برَکت سے) اس سے تصورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل ہوگا اور پھر پاک پروردگار عزوجل کی صفات پر بھی دھیان جم ہی جائے گا جو کہ ہمارا اَصْل مقصود ہے۔ پھر ہمیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل یہ کامل تصور بھی حاصل ہوجائے گا کہ 'اللہ عزوجل ہمیں دیکھ رہا ہے' اور یہ تصور اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل ہمیں گناہوں سے بچنے میں بھی مدد دے گا اور اللہ عزوجل کی رِضا والے کاموں میں بھی لگا دے گا اور یہ ہی اَصْل کامیابی ہے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، تصورِ مرشد کا قائم ہوجانا پیر و مرید کے درمیان کامل نسبت کی علامت ہے اور بارگاہِ الٰہی عزوجل میں پہنچنے کا کوئی راستہ اس سے زِیادہ قریب کا نہیں ہے۔ (مکتوبات جلد سوم)

اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے 'انتباہ فی سلاسل اولیاءاللہ' میں اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے 'الیاقوت الواسطۃ' میں 'تصورِ شیخ' اور تصورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا تک پہنچنے کا راستہ بتایا ہے' (اسلئے) کہ تصوُّف میں تصورِ مرشد کے ذَرِیعے روحانی تربیت ہوتی ہے۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، ص ۳۱، ۳۲)

تصوُّرِ مُرشِد کا طریقہ

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن یوں ارشاد فرماتے ہیں! خَلوَت (یعنی تنہائی) میں آوازوں سے دُور، رو بہ مکانِ شیخ (یعنی مرشد کے گھر کی طرف مُنہ کرکے) اور وصال ہوگیا ہو تو جس طرف مزارِ شیخ ہو، ادھر متوجہ بیٹھے۔ مَحض خاموش، با اَدب، بکمال خشوع وخُضوع، صورتِ شیخ کا تصور کرے اور اپنے آپ کو ان کے حضور جانے اور یہ خیال جمائے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انوار وفیض، شیخ کے قلب پر فائض ہو رہے ہیں اور میرا قلب، قلبِ شیخ کے نیچے، بحلاتِ دَرْ یوزَہ گری (یعنی گداگری) میں لگا ہوا ہے اور اس میں سے انوار وفیوض اُبَل اُبَل کر میرے دِل میں آرہے ہیں۔

اس تصور کو بڑھائے یہاں تک کہ جم جائے اور تکلف کی حاجت نہ رہے۔ اس کی انتہا پر صورتِ شیخ (یعنی پیرومرشِد کا چہرہ مبارک) خود متمثل ہوکر، مرید کے ساتھ رہے گی اور اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل (اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا سے) ہر کام میں مدد کرے گی اور اس راہ میں مشکل اسے پیش آئے گی اس کا حل بتائیگی۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص۳۶)

تصوُّرِ مُرشد کا ایک اور مَدَنی طریقہ

چِل مدینہ کے مقدس سفر کے دَوران جب امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے عرض کی گئی کہ حضور کیا تصورِ مرشِد کرنا چاہیے تو آپ نے فرمایا کہ طریقت کا معاملہ ہے میں کیسے منع کرسکتا ہوں۔ مزید عرض کی گئی کہ حضور تصورِ مرشد کا طریقہ کیا ہے۔ ارشاد فرمایا، الوظیفۃُ الکریمہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے، دیکھ لیں، جب بہت زِیادہ عرض کی گئی تو ارشاد فرمایا! چاہیں تو اس طرح بھی تصوّر کرسکتے ہیں کہ مرید اپنے پیرومرشِد کو سبز گنبد کے سامنے، دست بستہ (یعنی ہاتھ باندھے)، سَر جھکائے گِریہ وزاری فرماتے تصور کرے اور یہ تصور باندھے کہ میں بھی اپنے پیرومرشد کے پیچھے، سر جھکائے اشکبار آنکھوں کے ساتھ، با اَدب موجود ہوں اور سبز گنبد سے میرے پیرومرشِد پر انوار وتجلیات کی بارش ہو رہی ہے اور وہ تجلیات کی بارش پیرومرشد سے مجھ پر برس رہی ہے۔ اسی طرح تصور جمانے کی کوشش کرے حتّٰی کہ اس میں کامل ہوجائے۔ عرض کی گئی، حضور! اگر مرید اس طرح تصورِ مرشد کرے تو کیا ہوگا۔

ارشاد فرمایا! اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل مرشد ہر وَقت اس کے ساتھ ہوگا (مگر اس کیلئے اپنے قلبْ کو آئینہ بنانا ہوگا، گناہوں کے زنگ کو اپنے دِل سے دُور کرنا ہوگا۔)

ابتدائی تصور کیلئے ایک مَدَنی انداز

تصورِ مرشد کی راہ ہموار کرنے کیلئے، شروع میں اس طرح کرنا بھی فائدہ مند ہوسکتا ہے کہ روزانہ چند لمحے ہی سہی، چاہے تو ہر نماز کے بعد اپنے ذِہن میں یہ تصور جمانے کی کوشش کرے کہ میں نے اپنے پیرومرشِد کو یہاں ملاقات فرماتے دیکھا، آپ فلاں مقام پر وُضو فرمارہے تھے، مجھے فُلاں دِن شفقت سے سینے سے لگایا تھا، میرے مرشد اس طرح بیان فرماتے ہیں، میں فلاں جگہ سحری واِفطاری کے وَقت ان کے ساتھ تھا، میرے مرشِد کسی چیز کا اشارہ اس طرح فرماتے ہیں، مجھے اس دِن مسکرا کر دیکھا تھا۔ یعنی اس طرح جتنی مرتبہ ملاقات ہوئی یا کہیں بھی زیارت کی سعادت ملی تو وہ تصور میں لانے کی کوشش کرے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل تصورِ مرشد میں بہت آسانی ہوگی اور مرشِد کی مَحبت میں بھی اِضافہ ہوگا۔اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل جتنی اپنے پیرومرشِد سے محبت بڑھے گی، گناہ سے دِل بیزار ہوگا اور نیکیوں میں حیرت انگیز طور پر دِل لگ جائے گا۔تذکرہ مشائخِ نقشبندیہ میں نقل ہے کہ تصور کو یہاں تک پکا کرنا چاہئے کہ تمام حَرکات وسکنات، نشست و برخاست، غرض کہ ہر فعل میں، پیشوا (یعنی مرشد) کی ادائیں آجائیں اور آخر کار پیشوا (یعنی مرشد) کی صورت کے مشابہ ہوجائے کہ اسی سے پھر آگے راستہ کھل جاتا ہے۔

پھر توجہ بڑھا میرے مُرشِد عطّار پیا دامت برکاتہم العالیہ

کے چھبیس حُروف کی نسبت سے چھبیس اشعار

پھر توجہ بڑھا میرے مرشِد پیا ❊ نظریں دِل پہ جما میرے مرشِد پیا
نفس حاوی ہوا حال میرا بُرا ❊ تجھ سے کب ہے چھپا میرے مرشِد پیا
اب لے جلدی خبر تیری جانب نظر ❊ میں نے لی ہے لگا میرے مرشِد پیا
سخت دِل ہو چلا اب کیا ہوگا میرا ❊ دے دے دِل کو جِلا میرے مرشِد پیا
تیری بس اِک نظر دِل پہ ہوجائے گر ❊ پائے گا یہ شِفاء میرے مرشِد پیا
ایسی نظریں جھکیں پھر کبھی نہ اُٹھیں ❊ دے دے ایسی حیا میرے مرشِد پیا
گر میں چُپ نہ رہا بولتا ہی رہا ❊ نامہ ہوگا سیاہ میرے مرشِد پیا
بس تری یاد ہو دِل میرا شاد ہو ❊ مجھ کو مے وہ پلا میرے مرشِد پیا
ایسا غم دے مجھے ہوش ہی نہ رہے ❊ مست اپنا بنا میرے مرشِد پیا
ہر بُرے کام سے خواہش نام سے ❊ دُور رکھنا سدا میرے مرشِد پیا
مجھ گنہگار کو اس ریاکار کو ❊ تو ہی مخلص بنا میرے مرشِد پیا
شُہوتوں کی طلب ختم ہوجائے اب ❊ کردو تقویٰ عطا میرے مرشِد پیا
جو ملے شکر ہو کل کی نہ فِکر ہو ❊ ہو قناعت عطا میرے مرشِد پیا
ڈال دی قلب میں عظمتِ مصطفیٰ ❊ تو رَضا کی ضِیاء میرے مرشِد پیا
گلشنِ سنّیت پہ تھی مظلومیّت ❊ تو نے دی ہے بقا میرے مرشِد پیا
تیرا احسان ہے سنّتیں عام ہیں ❊ دِین کا ڈنکا بجایا میرے مرشِد پیا
حکمتوں سے تری ہر سُو دھوم پڑی ❊ تو جمالِ رَضا میرے مرشِد پیا
ہے یہ فضلِ خدا کہ ہے تجھ پہ فِدا ❊ بچّہ ہو یا بڑا میرے مرشِد پیا
ہو نمازیں ادا پہلی صَف میں سَدا ❊ ہو خشوع بھی عطا میرے مرشِد پیا
نفل سارے پڑھوں اور ادا میں کروں ❊ سنّتِ قبلیہ میرے مرشِد پیا
باوُضو میں رہوں، اِک رُکوع بھی پڑھوں ❊ کنزالایماں سَدا میرے مرشِد پیا
پورے دِن ہو نصیب سبز عمامہ شریف ❊ سنّتِ دائما میرے مرشِد پیا
قافلوں میں سَفر کرلوں میں بھی عمر بھر ❊ جذبہ ہو وہ عطا میرے مرشِد پیا
مجھ سے بدکار سے اس گناہگار سے ❊ رہنا سَدا راضی میرے مرشِد پیا
آخری وَقت ہے اور بڑا سخت ہے ❊ میرا ایماں بچا میرے مرشِد پیا

اِک عجب تھا مزا جب یہ تیرا گدا
تیری جانب چلا میرے مرشِد پیا

(۲۱ مناقبِ عطّار، ص۷، مطبوعہ مکتبۃُ المدینہ)

مَدَنی مشورہ

جو اسلامی بہن یا اسلامی بھائی یہ چاہتے ہیں کہ استقامت کے ساتھ ہمارے شب و روز تصورِ مرشد کی بَرَکتوں سے معمور رہیں۔ تو پچھلے صفحہ پر دیئے گئے منقبت کے 26 اشعار یاد کرلیں اور وَقتِ مقررہ پر روزانہ کچھ دیر تصورِ مرشد کرتے ہوئے ان اشعار کے ذَرِیعے بارگاہِ مرشد میں استغاثہ پیش کریں اس کی عادت بنانے کیلئے ابتداء میں پہلے ہفتے روزانہ ایک مِنَٹ تصور کریں، پھر دوسرے ہفتے دو مِنَٹ اوراس طرح بڑھاتے چلے جائیں تاکہ نفس پر گراں بھی نہ گزرے اور تصورِ مرشِد کی کوشش بھی شروع کی جاسکے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل بہت جلد تصورِ مرشد کی بَرَکتیں ظاہر ہونا شروع ہونگی اور اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل ہم یہ خیال جمانے میں کامیاب ہوجائیں کہ ...... اللّٰہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

شجرہ شریف پڑھنے کے فوائد اور بَرَکتیں

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رِسالے ضیائے دُرودوسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں، "بے شک تمہارے نام بمع شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحسن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرودِ پاک پڑھو۔ (مصنف عبد الرزاق، ج ۲، ص ۲۱۴ رقم الحدیث ۳۱۱۱ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

اَوراد و وَظائف

حضرت عبدالقادر عیسیٰ شاذلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ وِرد مفرد ہے۔ جو مقررہ وَظیفے کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَوراد ہے۔ مریدین کو بعد نمازِ فجر (یا مختلف اَوقات میں) جن اَوراد و وَظائف کے پڑھنے کی مشائخِ کرام تلقین کرتے ہیں، وہ اہلِ طریقت کے نزدیک، اَوراد و وَظائف کہلاتے ہیں۔ لغت میں اَوراد کے معنی (آنے والا) ہے۔ مشائخِ کرام کی اصطلاح میں قلب پر اَنوارِ الٰہی عزوجل کے نزول کو وَارِد کہتے ہیں۔ جس کے سبب قلوب متحرک ہوتے ہیں۔ (حقائق عن التصوف، الباب الثانی، الذکر، وردالصوفیۃ و دلیلہ من الکتاب و السنۃ، ص ۲۳۳)

مشائخ کرام نے راہِ طریقت اختیار کرنے والوں کو بڑی سختی سے اَوراد و وَظائف کی پابندی کی تلقین کی ہے اور انہیں سستی یا فراغت کے انتظار سے بڑا ڈرایا ہے۔ کیونکہ عمر جلد ختم ہونے والی ہے اور دُنیاوی مشاغل ختم ہونے کی بجائے بڑھتے رہتے ہیں۔

عطاء اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! فراغت ملنے تک اعمال و اَوراد کو چھوڑنا شیطانی مکروفریب ہے۔ (تصوّف کے حقائق، ص ۲۳۳)

شجرۂ عالیہ

مشائخِ کرام کا یہ دستور رہا ہے کہ وہ اپنے مُریدین و طالبین کو ایک شجرہ شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں سلسلہ عالیہ کے تمام مشائخ کے نام اور ضروری وَظائف اور مخصوص ہدایات بھی ہوتی ہیں۔ شجرۂ شریف میں سلسلہ عالیہ کے مشائخ کے نام، بالترتیب اس طرح لکھے ہوتے ہیں کہ سلسلہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اس شجرۂ عالیہ کو پڑھنے کی تلقین اس لئے بھی کی جاتی ہے کہ جب کوئی شجرہ عالیہ پڑھے گا تو بار بار اپنے مشائخ کے نام لینے کی بَرَکت سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل نام یاد ہونے کے ساتھ ہر بار ایصال کرنے کی بَرَکت سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اولیاء کاملین کے فیوضات بھی حاصل ہوگا۔ (یہ طے شدہ اَمر ہے کہ اولیاءِ کرام اپنے چاہنے والوں اور ایصالِ ثواب بھیجنے والوں کو نَفع دیتے ہیں۔)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عطا کردہ شَجرۂ شریف پڑھنے کے فوائد پر شجرہ کے چار حروف کی نسبت سے 4 مَدَنی پھول

پہلا مدنی پھول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک، اپنے اِتّصال (یعنی سلسلے کے ملنے) کی سَنَد کا حفظ، (یقیناً سعادت)۔ یعنی مرید کو جب یہ یاد رہے گا کہ میں نے جس مرشِدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے، ان کا سلسلہ ان مشائخِ عظام سے ہوتا ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے، تو اس کے دِل میں 'اپنے مشائخ' کی محبت مزید جاں گزیں ہوگی۔ کیونکہ اپنے پیر و مرشِد اور سلسلے کے مشائخِ کرام رحمہم اللہ کی محبت ہی کامیابی کی اَصْل ہے۔

مرشدِ کامل سے محبّت کا صَدَقہ

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے والِد بُزرگوار (مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ) کے شاگرد، بَرَکات احمد صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) میرے پیر بھائی بھی تھے اور حضرت پیر و مرشِد (سیّدی آل رسول علیہ الرحمۃ) پر مرمٹنے والے تھے۔ ایسا کم ہی ہوا ہوگا کہ وہ اپنے پیر و مرشِد (سیّدی آل رسول علیہ الرحمۃ) کا نام مبارَک لیتے ہوں اور ان کی آنکھوں سے آنسو نہ بہیں۔ (پیر و مرشد سے ایسی مَحبت کا ایسا صَدَقہ ملا) کہ جب ان کا انتقال ہوا، اور میں دَفْن کے وقت ان کی قبر میں اُترا تو الحمدللہ عزّ وجل مجھے بلا مبالغہ وہاں وہ خوشبو مَحسوس ہوئی، جو پہلی بار روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پائی تھی۔ ان (یعنی بَرَکات احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے انتقال کے دِن، مولوی سیّد امیر اَحمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زِیارت سے مشرف ہوئے، دیکھا کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں۔ عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں تشریف لے جاتے ہیں فرمایا! بَرَکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں! یہ وہی نامِ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بَرَکتیں تھیں جو انہیں (یعنی برکات احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو اپنے پیر و مرشِد سے محبت کرنے کے سبب حاصل ہوئیں۔ (ملفوظات شریف، حصّہ دوم، ص ۱۷۳)

دوسرا مدنی پھول صالحین کا ذِکر موجِبِ رَحمت (یعنی رحمت کے نازِل ہونے کے سبب) ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ 'نیک لوگوں کا ذِکر معصیت (یعنی گناہوں) کو دھوتا ہے۔' ایک اور رِوایت میں ہے کہ نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت (اللہ تعالیٰ) کی رَحمت نازل ہوتی ہے۔ (کشف الخفاء ج ۲، ص ۶۵)

عارف باللہ سیّد عبدالواحد بلگرامی سبع سنابل میں فرماتے ہیں مشائخ کرام رحمہم اللہ کا ذِکر، سچے مریدوں کے ایمان کو تازہ کرتا ہے اور ان کے واقعات مریدین کے ایمان پر تجلیاں ڈالتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اخبارُ الاخیار کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کا تذکرہ باعثِ رَحمت، قربِ الٰہی ہے۔ (اخبار الاخیار، ص ۵)

تیسرا مدنی پھول ﴿ نام بنام اپنے آقایانِ نعمت (یعنی سلسلے کے مشائخ کرام رحمہم اللہ) کو ایصالِ ثواب کہ ان کی بارگاہ سے مُوجِبِ نظرِ عنایت (یعنی نظرِ کرم ہونے کا سبب) ہے۔

جب مرید شجرۂ عالیہ پابندی سے پڑھتا ہے اور سلسلے کے بُزرگوں کی ارواحِ مقدسہ کو ایصالِ ثواب بھی کرتا ہے تو اس سے ان بُزرگوں کی ارواحِ مقدسہ خوش ہوتی ہیں اور ایصالِ ثواب کرنے والے مرید پر خصوصی نظرِ عنایت کی جاتی ہے۔ جس سے مرید کو دینی و دُنیوی بے شمار بَرَکتیں حاصل ہوتی اور فائدہ ملتا ہے۔

چوتھا مدنی پھول ﴿ جب یہ (یعنی شجرۂ عالیہ پڑھنے والا) اوقاتِ سلامت (یعنی راحت) میں ان کا (یعنی اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمہم اللہ کا) نام لیوا رہے گا، تو وہ اوقاتِ مصیبت (یعنی کسی بھی پریشانی اور مشکل کے وقت) اس کے دستگیر ہونگے (یعنی اس کی مدد فرمائیں گے)۔

سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، 'آرام کی حالت میں خدا عزوجل کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہچانے گا۔ (یعنی تیرے لئے آسانی فراہم کرے گا۔) (الجامع الصغیر مع فیض القدیر، حرف التاء، رقم ۳۳۱۷، ج۳، ص ۳۳۱)

مزید یہ کہ شجرہ شریف میں دیئے ہوئے ضروری اَوراد و وَظائف اور مخصوص ہدایات پڑھنے سے، مرید کو اپنا وہ عہد بھی یاد رہے گا جو اس نے مرشدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کیا تھا، نیز اَوراد و وَظائف پڑھنے سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اسے دین و دُنیا کی بے شمار بَرَکتیں بھی حاصل ہونگی۔

اجازتِ مرشد

اَوراد و وَظائف پڑھنے کیلئے ضروری ہے کہ مرید صِرف اپنے مرشدِ کامل کے دیئے ہوئے اَوراد و وَظائف میں ہی مشغول رہے۔ دیگر کتابوں میں سے لئے ہوئے یا کسی اور کی طرف سے ملنے والے وظائف کو ترک کردے اور کوشش کرے کہ بغیر اجازتِ مرشد کسی وِرْد یا وَظیفے میں مشغول نہ ہو۔ کیونکہ بغیر اجازتِ مرشد کسی وِرْد یا وَظیفے میں مشغولیت، مشائخ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک طریقت میں ناقابلِ تلافی نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔

ضَروری احتیاط

الشیخ ابوالمواہب سیِّدنا امام عبدالوہاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف الانوارُ القدسیہ فی معرفۃ قواعدالصوفیہ میں ارشادفرماتے ہیں کہ مرید کولائق نہیں کہ وہ اپنے مرشِد کی اجازت کے بغیر کسی وظیفے میں مشغول ہو۔ بلکہ مرشِد کو جائز ہے کہ وہ اپنے مرید کوایک وظیفے کے ترک کرنے اور ایک دوسرے وَظیفے کے اختیار کرنے کا حکم فرمائے۔ جب مرشِد مرید کوکسی وَظیفہ کے ترک کرنے کا حکم فرمائے، تو اس کو چاہئے کہ فوراً ہی حکمِ مرشد کی تعمیل کرے۔ مرید کواپنے دِل میں کوئی اعتراض لانا بھی جائز نہیں۔ مثلاً دِل میں یوں کہے کہ وہ وظیفہ تو اچھا تھا، مرشِد نے مجھے اس سے کیوں روکا۔ (ان ہی وجوہات کی بناء پر مُرید ترقی نہیں کرپاتا۔)

ممانَعت کی حکمت

بسا اوقات مرشد کسی وظیفہ میں مرید کا نقصان دیکھتا ہے۔ مثلاً اس وظیفہ سے مُرید کے اِخلاص کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اسی طرح بہت سے اعمال ایسے ہوتے ہیں جو عندالشرع افضل ہوتے ہیں لیکن جب ان میں نفس کا کوئی عمل دخل ہو، تو وہ عمل مفضول (یعنی کم درجہ والے) ہوجاتے ہیں اور مرید کو ان چیزوں کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ لہٰذا مرید کو چاہئے کہ وہ ہر وَقت حکم کی تعمیل ہی کرتا رہے اور اپنے آپ کو وسوسوں کے آنے اور شبہات کے پیدا ہونے سے بچائے۔ (انوار القدسیہ)

اجازت کی بَرَکت

کسی بھی وِرْد یا وَظیفے کی کامل بَرَکتیں حاصل کرنے اور اس میں حقیقی کامیابی کیلئے، اَورادو وَظائف کی مرشِدِ کامل سے اجازت بہت فائدہ دیتی ہے اور ان کی اجازت کے تحت پڑھے جانے والے اَورادو وَظائف کے ذَرِیعے ظاہر ہونے والے فیوض وبَرَکات کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

مَدَنی حکمت

وظائف کی اجازت میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مرشِدِ پاک اپنے عطا کردہ اَورادو وَظائف سے متعلق، تمام ظاہر و باطنی امور کی تعلیم دینے کے علاوہ مکمل توجہ بھی دیں گے۔ یہ باطنی توجہ ہی اَورادو وَظائف میں کیمیا کا اثر رکھتی ہے۔

رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ

بعض اَوقات لوگ کسی ولیِ کامل سے عرض کرتے ہیں کہ فُلاں مشکل درپیش ہے۔ تو ولیِ کامل الہامِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے بتاتے ہیں کہ فلاں وظیفہ پڑھو یا فُلاں کام کرو (مثلاً مدنی اِنعامات کا فارم ہر ماہ پُر کرکے جمع کرائیں یا مدنی قافلے کے ذَرِیعے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کریں) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کام ہوجائے گا۔ تو اس وظیفے (یا بتائے ہوئے کام سے ظاہر ہونے والی) بَرَکت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ان ولیِ کامل کی ہی ہوتی ہے۔

لہٰذا اپنے پیرومرشِد کے پسندیدہ اُمور کے تحت اپنا معمول رکھنے میں ہی دُنیا وآخِرت کی بہتری ہے۔

شجرۂ عطّاریہ کے دس حروف کی نسبت سے

10 حیرت انگیز سچّے واقعات

﴿۱﴾ بچھو سے پناہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے حلفیہ بتایا کہ اندرونِ سندھ عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلہ میں سفر کے دَوران دیگر دعاؤں کے ساتھ شجرۂ قادِریہ عطاریہ سے وہ وِرْد جسے امیرِ اہلسنّت ابوالبلال حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مُریدین وطالبین کو پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ؕ

اس کی فضیلت یہ ہے کہ جوصبح اورشام تین تین بار اس دعا کو پڑھ لے تو (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزّ وجل) سانپ، بچھووغیرہ موذیات سے پناہ میں رہےگا۔ (الوظیفۃُ الکریمۃ، ص ۱۰-۱۱)

تمام شرکاءِ قافلہ اجتماعی طور پر یہ دُعا پڑھتے تھے۔ بارش کے دِن تھے اور قِیام مسجد میں تھا، قریب میں کھیت بھی تھے۔ ایک اسلامی بھائی فیضانِ سنّت سے درس سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ ان کے نیچے ایک خوفناک بچھو جانے کب سے بیٹھا تھا۔ مگر چونکہ وہ شجرۂ قادِریہ عطاریہ سے مذکورہ دُعا پڑھ چکے تھے۔ اس لئے الحمدللہ عزّ وجل اس بچھو کے ڈنک مارنے کی جراُت نہ ہوئی اور وہ اللہ عزّ وجل کے فضل وکرم سے اس بڑی مصیبت سے محفوظ رہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۲﴾ سانپ بغیر ڈسے لوٹ گیا

وہی اسلامی بھائی بتاتے ہیں کہ رات جب سوئے تو کسی نے دیکھا کہ کھیتوں کی طرف سے ایک خوفناک کالا سانپ آیا اور قریب سوئے ہوئے اسلامی بھائی کے سینے پر اپنا خوفناک پھن پھیلائے کنڈلی مار کر کافی دیر تک موجود رہا۔ خوفناک سانپ اپنا پھن بار بار ڈسنے کے انداز میں اُن کے چہرے کی طرف نیچے کرتا مگر پھر اوپر کر لیتا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اُسے کسی نے روک رکھا ہے۔ مگر چونکہ وہ اسلامی بھائی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید تھے۔ اور ان کے عطا کردہ شجرۂ قادِریہ عطاریہ میں دی ہوئی مذکورہ دعا پڑھ چکے تھے۔ اس لئے اس کی بَرَکت سے الحمدللہ عزّ وجل اس سانپ کو بھی ڈسنے کی ہمّت نہ ہوئی اور وہ اسی طرح واپس لوٹ گیا اور الحمدللہ عزّ وجل وہ اسلامی بھائی اس آفت سے محفوظ رہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۳﴾ چادر میں بچھو

صوبہ پنجاب کے مبلّغِ دعوتِ اسلامی جن کا مذکورہ وِرد کا پابندی کے ساتھ معمول تھا، حلفیہ بتایا کہ ایک بار مدنی قافلے میں سفر کے دَوران جب سونے لیٹا تو مجھے پیٹ کے قریب چادر میں کسی جاندار شے کی موجودگی کا احساس ہوا۔ میں نے چادر کو ہلایا اور دوبارہ سونے کی کوشش کرنے لگا مگر کچھ دیر بعد پھر عجیب سرسراہٹ سی محسوس ہوئی میں نے پھر چادر پر ہاتھ پھیرا اور چادر کو اچھی طرح ہلا کر دیکھا مگر پتا نہ چلا کچھ دیر بعد جب دوبارہ عجیب سی پراسرار سراہٹ سی ہوئی تو میں نے تشویش میں آکر جیسے ہی چادر کو جھاڑا تو دَم بخود رہ گیا ایک کالا خوفناک بچھو میری چادر سے باہر آگرا میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے شجرۂ عطاریہ شریف کے مذکورہ وِرد پڑھنے کی بَرَکت سے بچھو کے شَر سے محفوظ رکھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿٤﴾ بچھو کا زھر

بابُ الاسلام (سندھ) کے شہر سکھر کے مقیم اسلامی بھائی نے حلفیہ بتایا کہ مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے ایک مرتبہ بچھو ڈنک مار چکا تھا۔ میں اس کے زہر کی تکلیف کی شدّت بیان نہیں کرسکتا۔ ڈاکٹر کے مطابق مجھے نئی زِندگی ملی ہے۔ الحمدللہ عزّ وجل دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے ساتھ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید بھی ہوگیا اور شجرۂ عطاریہ کے اَوراد کا معمول بنایا۔ مذکورہ وِرد بھی میرے معمول میں تھا۔ ایک بار مجھے محسوس ہوا چادر میں کوئی جانور ہے۔ میں نے چادر لپیٹ کر پکڑ لیا اور باقاعدہ اسے ہاتھ سے ہلا ہلا کر دیکھنے لگا کہ یہ کوئی کیڑا ہے۔ کافی دیر ہلانے کے بعد جب میں سمجھ نہیں پایا تو اسے نیچے ڈالا، تو میری چیخ نکل گئی۔ وہ ایک خوفناک بچھو تھا۔ الحمدللہ عزّ وجل بار بار چھونے کے باوُجود ایک ولیِ کامل کے عطا کردہ وِرد پڑھنے کی بَرَکت سے اسے ڈنک مارنے کی جراٴت نہ ہوئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۵﴾ بھپرا ہوا سانپ

مدینۃُ الاولیاء (ملتان شریف) کے مدرسۃُ المدینہ کے ناظم نے شجرۂ عطاریہ کے مذکورہ وِرْد کی برکت کو سنا تو اپنا سچا واقعہ حلفیہ بتایا کہ میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلے میں سفر کرتے ہوئے ایک مسجِد میں قِیام پذیر تھا۔ بعد مغرب شرکاءِ قافلہ سنّت کے مطابق بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔ بعدِ طعام میں نے برتن سمیٹنا شروع کئے، دسترخوان سے ہڈیاں وغیرہ چننے لگا۔ مسجد میں روشنی کافی مدہم تھی۔ کچھ فاصلہ پر ایک بڑی ہڈی رکھی محسوس ہوئی، ہاتھ بڑھا کر جیسے ہی اُٹھایا تو وہ کوئی جاندار شے تھی جو ہاتھ میں مچلنے لگی۔ میں نے گھبرا کر اسے چھوڑ دیا، دوبارہ جیسے ہی اٹھانے کیلئے ہاتھ بڑھایا تو میری چیخ نکلتے رہ گئی اور مجھ پر سکتہ طاری ہوگیا۔ سامنے ایک خوفناک سانپ کنڈلی مارے مُنہ کھولے حملے کیلئے تیّار تھا۔ میں جسے ہڈی سمجھا تھا وہ درحقیقت سانپ تھا۔ جو منہ میں چھپکلی پکڑے کنڈلی مار کر نگلنے میں مصروف تھا۔ میرے اٹھانے پر سانپ کا شکار مُنہ سے نکل گیا اور وہ بپھر کر خوفناک انداز میں میرے سامنے حملے کیلئے تیار تھا مگر ایسا لگتا تھا کہ کسی غیبی طاقت نے اسے روک رکھا تھا، شرکاء قافلہ میں سے ایک اسلامی بھائی نے دُور سے اینٹ ماری تو وہ کچلا گیا اور زخمی ہو کر تڑپنے لگا۔ مزید ضرب پڑنے پر آخرکار وہ موذی ہلاک ہوگیا اور میں الحمدللہ عزّوجل شجرۂ عطاریہ کی مذکورہ دُعا صبح وشام پڑھنے کی بَرَکت سے سانپ ہاتھ میں پکڑنے کے باوُجود اس کے ڈَسنے سے محفوظ رہا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۶﴾ زہریلا ڈنک

جنوبی افریقہ کے شہر (جانس برگ) میں 26 ماہ کیلئے سفر کرنے والے اسلامی بھائی جنہیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی وکالت کے منصب سے بھی نوازا ہے، یعنی سلسلہ طریقت میں انہیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مرید بنانے کی اجازت ہے۔ انہوں نے (بیرونِ ملک سفر سے پہلے) حلفیہ بتایا کہ میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے آزاد کشمیر کے ایک پہاڑی علاقے میں پہنچا تو شرکاءِ قافلہ کو خوف محسوس ہوا کہ علاقہ آبادی سے دُور اور وِیران جگہ پر ہے۔ کوئی زہریلا جانور نقصان نہ پہنچادے۔ ہم نے شجرۂ قادِریہ عطاریہ سے مذکورہ دُعا پڑھ لی جس کے متعلق آیا کہ صبح وشام پڑھنے والا سانپ وبچھو ودیگر موذیات سے محفوظ رہتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سوتے میں اچانک مجھے محسوس ہوا کہ میری قمیص میں کوئی کیڑا رینگ رہا ہے، جب گریبان کے بٹن کھول کر دیکھا تو اوپر کا سانس اوپر، نیچے کا سانس نیچے رہ گیا، دیکھا کہ ایک بڑا سیاہ بچھو میرے سینے پر چلتا ہوا آہستہ آہستہ بغل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مجھ میں اتنی ہمت بھی نہ رہی کہ اسے ہٹا سکوں۔ بچھو نے جب بغل کی جانب سے نکلنے کی جگہ نہ پائی، تو اپنا زہریلا خوفناک ڈنک میرے بازو میں پیوست کردیا، میں نے ایک زوردار چیخ ماری، پورے جسم سے پسینہ بہنے لگا۔ چیخ سن کر شرکاء قافلہ بھی جاگ گئے اور قریب رکھے گلاس کے ذَرِیعے بچھو کو مار ڈالا۔ حواس بحال ہوئے تو میری حیرت اور خوشی کی انتہا نہ رہی کہ بچھو نے جہاں خوفناک ڈنک پیوست کیا تھا، وہاں کالا چھالا ضرور بن گیا تھا، مگر الحمدللہ عزّوجل نہ اس جگہ پر دَرد تھا اور نہ زہر کا اثر ظاہر ہوا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۷﴾ جان و مال مَحفوظ

بابُ المدینہ کراچی کے علاقے نیا آباد کے اسلامی بھائی جو کہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ذَریعے قادِری عطاری سلسلے میں داخل ہیں۔ انہوں نے حلفیہ بتایا کہ اپنے پیر و مرشد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ شجرہ قادِریہ عطاریہ میں درج دعا، میرے وِرد میں تھی:۔

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِی وَ وُلْدِی وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ

اس کی فضیلت یہ ہے کہ جو کوئی صبح و شام تین تین بار پڑھ لے تو اس کے پڑھنے والے کا دِین، ایمان، جان، مال اور بچے (اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّ وجل) سب محفوظ رہتے ہیں۔ (الوظیفۃ الکریمہ ص ۱۴)

وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آفس میں تھا اور لوگ بھی موجود تھے، کہ اچانک آفس میں ڈاکو آ گئے اور اسلحہ نکال کر لوٹنا شروع کر دیا۔ میرے اندر کی جیب میں نوے ہزار روپے موجود تھے اور چند نوٹ آگے کی جیب میں رکھے تھے۔ مگر الحمدللہ عزّ وجل میں مطمئن تھا کہ میں نے اپنے پیر و مُرشِد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ شجرہ قادِریہ عطاریہ سے مذکورہ دعا پڑھ لی ہے۔ اس لئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّ وجل میری جان و مال دونوں محفوظ رہیں گے۔ اتنے میں ایک ڈاکو میرے قریب آیا اور میرے جیب میں سے پچاس روپے نکال لئے، میں سوچنے لگا کہ نوّے ہزار ہوں یا پچاس روپے اس دُعا کی بَرَکت سے تو سب کی حفاظت ہونی چاہئے۔ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ڈاکو جب سب سے لاکھوں روپے لوٹ کر جانے لگے تو وہ ہی 'ڈاکو' جس نے میری جیب سے پچاس روپے نکالے تھے میرے قریب آیا اور کہتے ہوئے کہ مولانا! کیا یاد رکھو گے پچاس روپے واپَس جیب میں ڈال دیئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۸﴾ اَولاد کی حفاظت

وہی اسلامی بھائی بتاتے ہیں کہ چونکہ مذکورہ دُعا میں مال وجان کے ساتھ اولاد کی حفاظت سے متعلق بھی بتایا گیا ہے تو ایک مرتبہ کمرے میں رکھے ہوئے پچیس تیس کے قریب تمام بستر میرے تین سالہ بچی پر گر پڑے۔ جس سے بچی بستر کے نیچے دب گئی اس واقعہ کا کسی کو علم نہ تھا۔ کافی دیر کے بعد ہماری والدہ کمرے میں پہنچی اور گرے ہوئے بستر اُٹھائے تو سب کی چیخ نکل گئی کہ بچی اس کے نیچے بچی دبی ہوئی تھی، مگر یہ دیکھ کر حیرت اور خوشی کی انتہا نہ رہی کہ اتنی دیر بوجھ تلے دبے رہنے کے باوجود الحمدللہ عزوجل بچی زندہ تھی اور روتے ہوئے اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ ہم سب نے خدا عزوجل کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہماری بچی کی حفاظت فرمائی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۹﴾ کاروبار میں بَرَکت

باب الاسلام (سندھ) کے شہر حیدرآباد کے علاقہ آفندی ٹاؤن کے ایک کاروباری عُمر رسیدہ باریش سنّتوں کے عامل اسلامی بھائی، جو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے قادِری عطاری سلسلے میں داخل ہیں ان کا حلفیہ بیان ہے کہ ہم نے بڑے پیمانے پر تیل نکالنے کیلئے مال خریدا۔ مگر بعد میں محسوس ہوا کہ توقع کے خلاف فی بوری ایک کلو تیل کم نکل رہا ہے۔ بڑے نقصان کا اندیشہ سامنے نظر آنے لگا۔ وہ بتاتے ہیں کہ میں نے اپنے پیرو مرشد کے عطا کردہ شجرۂ قادِریہ عطاریہ میں سے وِرد ڈھونڈا تو اس میں سَیِّدُ الاِسْتِغْفَار کی فضیلت پڑھی۔

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، رقم ۶۳۰۶، ج ۴، ص ۱۸۹)

جو صبح شام ایک ایک بار، یا تین تین بار اسے پڑھ لے، اس کے گناہ معاف ہوں اور اس دِن رات میں مرے تو شہید اور اپنے جس فعل سے نقصان کا اندیشہ ہووے، اللہ عزوجل اس سے محفوظ رکھتا ہے۔

میں نے اس کو وِرد بنالیا۔ الحمدللہ عزوجل ایک ولی کامل کی اجازت سے پڑھے جانے والے وِرد کی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ آخر میں جب حساب کیا تو جہاں بڑے نقصان کا اندیشہ تھا، وہاں الحمدللہ عزوجل اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرم سے ٹھیک ٹھاک نفع ہوا۔ میں نے اپنے دیگر کاروباری اَحباب کو بھی وِرد پڑھنے کیلئے دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۱۰﴾ بس میں لُوٹ مار

باب الاسلام سندھ (حیدرآباد) کے مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی کا حلفیہ بیان ہے کہ ۱۹ رجبُ المرجب ۱۴۱۹ ھ، میں بعد نمازِ مغرب حیدرآباد سے ہِند مدنی قافلے میں سفر کے سلسلے میں معلومات کیلئے بابُ المدینہ (کراچی) جانے کیلئے A.C Coach میں سوار ہوا۔ ابھی بس نے کم وبیش آدھے گھنٹے کا سفر کیا ہوگا کہ اچانک پندرہ افراد کھڑے ہوکر چیخنے لگے کہ اپنے ہاتھ سیدھے کر کے سر جھکالیں۔ تین افراد کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ ایک نے بس ڈرائیور کو تھپڑ مار کر ہٹایا اور خود گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔

بس میں خوف وہراس پھیل گیا۔ کئی خواتین چیخنے لگیں۔ ڈاکو ہاتھ میں ریوالور لہراتے ہوئے سختی کے ساتھ خاموش رہنے کی تلقین کررہے تھے۔ پھر ایک ایک کے سامنے ریوالور تان کر رقم طلب کرنے لگے، 'جتنے پیسے ہیں نکال لو، ورنہ گولی ماردیں گے' اب بس میں سناٹا چھاچکا تھا۔ صِرف ڈاکوؤں کی دھمکیاں گونج رہی تھیں یا اچانک کبھی کسی خاتون کی سسکی سنائی دیتی۔

میں سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ہاتھ میں تسبیح لئے دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے دِل ہی دِل میں اپنے پیرومُرشِد کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کررہا تھا۔ چونکہ میرے پاس بھی ایک بڑی رقم تھی۔ اس لئے فِکر مند تھا مگر یہ سوچ کر مطمئن تھا کہ میں نے شجرۂ عطاریہ کے وِرد کا معمول بنا رکھا تھا۔ جس کی بَرَکت سے جان ومال، ایمان واولاد سب اللہ عزّوجل کے حفاظت میں آجاتے ہیں۔ بس میں چند نوجوان بھی سوار تھے اور تشویش یہ تھی کہ کہیں ان میں کوئی جذبات میں آکر لوٹنے والوں کو روکنے کی کوشش کرے تو ممکن ہے ڈاکو فائر کردیں اور اس طرح چلنے والی گولی کسی کو بھی لگ سکتی ہے۔ خیر میں دُرودِ پاک پڑھنے اور مرشد کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کرنے میں مصروف تھا۔ اس اثناء میں میرے برابر سیٹ پر نوجوان بیٹھا تھا۔ اس کے پاس فرداً فرداً تین ڈاکوؤں نے آکر تلاشی لی اور اس کی جیب خالی کروالی۔

مگر حیرت انگیز طور پر ان ڈاکوؤں نے نہ ہی میری تلاشی لی اور نہ ہی کچھ کہا بلکہ جب چوتھا ڈاکو آیا تو برابر والے کی تلاشی لینے کے بعد مجھ سے مخاطب ہوکر بڑی ہی نرمی سے کہنے لگا: آپ کو تو کسی نے چیک نہیں کیا؟ میرے اِنکار میں سر ہلانے پر وہ چلا گیا۔ پیچھے سیٹ پر موجود شخص نے میری کمر کے پیچھے نوٹوں کے بنڈل ڈال دیئے تھے اور کسی خاتون نے اپنی سونے کی چین نیچے سے پھینکی تھی جو میرے پاؤں کی طرف گری تھی۔

الحمدللہ عزّوجل شجرۂ عطاریہ کے وِرد کی برکت سے نہ صِرف میں لٹنے سے محفوظ رہا بلکہ میری کمر کے پیچھے ڈالی گئی رقم اور سونے کی چین بھی ڈاکوؤں سے محفوظ رہی۔ الحمدللہ عزّوجل یہ میرے پیرومرشِد زمانے کے وَلی قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ وِرد پڑھنے کی برکت تھی۔

خصوصی مدد

معلوم ہوا کہ کسی ولی کامل کی اجازت سے پڑھے جانے والے اَوراد وَ وظائف اور ان کے دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق کئے جانے والے کاموں میں اللہ ورسول عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خُصوصی مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔

بہر حال ازخود! پیر و مرشِد سے وظائف وغیرہ کی اجازت لینے کی کوشش کے بجائے ان کے عطا کردہ شجرہ شریف میں دیئے گئے اَورادو وَظائف کا معمول بنانا ہی مناسب ہے۔ کئی مریدین اَورادو وَظائف کی تلاش واجازت میں سرگرداں تو نظر آتے ہیں مگر بدقسمتی سے اپنے پیر و مرشِد کے عطا کردہ شجرہ شریف کا مطالعہ کرنے سے مَحروم ہوتے ہیں۔

شجرہ قادریہ عطّاریہ

وہ اسلامی بھائی جو امیرِ اھلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید یا طالب ہیں، اگر شجرۂ قادِریہ عطاریہ کا مطالعہ فرمائیں تو اس میں کم وبیش اِکاوَن (۵۱) کے قریب اَورادو وَظائف ہیں۔ مثلاً (۱) رِزق میں بَرَکت کے لئے (۲) غم والم اور قرض کی ادائیگی کیلئے (۳) تمام گناہوں کی مغفِرت کیلئے (۴) ہر غم و پریشانی سے نَجات کیلئے (۵) ہر بلا سے محفوظ رہنے کے لئے (۶) سانپ بچھو وغیرہ موذیات سے پناہ کیلئے (۷) رات دِن کے ہر نقصان کی تلافی کیلئے (۸) ایمان پر خاتمہ کیلئے (۹) دِین و ایمان، جان، مال اور بچے سب کے محفوظ رہنے کیلئے (۱۰) شیطان اور اس کے لشکر سے حفاظت کیلئے (۱۱) جائز حاجات، کامیابی، دشمن کی مغلوبی کیلئے (۱۲) اور جہنم سے پناہ اور بیشمار اس طرح کے مسائل کے حل کے لئے اَورادو وَظائف موجود ہیں۔

توجہ فرمائیں

شجرۂ قادِریہ عطاریہ میں موجود اَوراد و وَظائف پڑھنے کی ہر اس اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کو اجازت ہے۔ جو امیرِ اھلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ذَرِیعے قادِری عطاری سلسلے میں داخل ہیں۔ یہ پاکٹ سائز شجرہ شریف مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی یا اپنے شہر کی کسی بھی شاخ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

جوکوئی شجرۂ قادِریہ عطاریہ کے اَورادو وَظائف پڑھنے کے خواہش مند ہیں اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ذَرِیعے بَیعَت یا طالِب ہونا چاہتے ہیں اس کیلئے اپنا نام بمع ولدیت وعمر، ایک صفحے پر لکھ کر عالمی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی مکتب نمبر۶ کے پتے پر روانہ فرمادیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّ وجل انہیں سلسلہ قادِریہ عطاریہ میں داخل کرلیا جائے گا۔

اکابر مشائخِ کرام کے مدنی ارشادات

وقت کا فائدہ

ابن عجیبہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہر انسان پر واجب ہے کہ تمام رُکاوٹوں اور مصروفیات کو ختم کر کے خواہشاتِ نفسانی کی مخالفت کرتے ہوئے (اللہ عزوجل کی بارگاہ کی طرف رُجوع کرنے میں) جلدی کرے اور کسی دوسرے وَقت کا منتظر نہ رہے کہ اہلِ طریقت وقت سے فائدہ اُٹھانے والے ہوتے ہیں۔ (حقائق عن التصوّف ، الباب الثانی الذکر ورد الصوفیۃ و دلیلہ من الکتاب والسنۃ، ص۲۳۳)

غفلت کے ساتھ ذکر

ابن عطاء اللہ سکندری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضورِ قلب حاصل نہ ہونے پر ذِکر و (اَورادووَظائف) ترک نہیں کرنا چاہئے، (اَورادووَظائف) اورذِکر کو بالکل چھوڑ دینا غفلت کے ساتھ ذِکر کرنے سے بڑی غفلت ہے۔عین ممکن ہے کبھی بھی آپ غفلت کے ساتھ ذِکر کرتے کرتے، دِل کی حضوری کے ساتھ ذِکر کرنے کے مرتبے میں پہنچ جائیں۔اہلِ طریقت نے تو مراتب حاصل کرنے کے باؤجود اپنے اَوراد نہیں چھوڑے۔ (حقائق عن التصوّف ، الباب الثالث الذکر، باب آداب الذکر المنفرد، ص۱۲۵)

سر کا تاج

ابوالحسن دراج علیہ الرحمۃ نے فرمایا حضرت جنیدِ بغدادی علیہ الرحمۃ کے مطابق، اہلِ معرفت کرامات، انوار اور (دیگر بَرَکتوں کے) حصول کے باؤجود اپنے اَورادو(وَظائف) اورعبادات ترک نہیں کرتے۔عبادت! عارفین کیلئے بادشاہ کے سر پر تاج سے زِیادہ محبوب ہے۔کسی نے آپ (یعنی جنید بغدادی علیہ الرحمۃ) کے ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر پوچھا کہ اس قدر کمال (حاصل ہونے) کے بعد اب اس کی (یعنی اَورادووَظائف پڑھنے اور ذِکر کرنے) کی کیا ضرورت ہے؟ آپ علیہ الرحمۃ نے اِرشادفرمایا: اس کے ذَریعے (یعنی اَورادووَظائف اورذِکر) کے ذَریعے میں اللہ عزوجل تک پہنچا ہوں اب اس کو کیسے چھوڑ دوں۔ (ایضاً)

غفلت سے تائب

ابن عطاء اللہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا، سوائے جاہلوں کے اَورادو (وَظائف) کو کوئی کم تر نہیں سمجھتا، مذکورہ کسی سبب کے پیشِ نظر اگر کسی نے ذِکر واَورادووَظائف ترک کردیئے ہیں تو اسے چاہئے کہ غفلت سے تائب ہوکر بیداری کی طرف لوٹ آئے اور آئندہ پابندی کا ارادہ (نیت) کرے اوردُنیاوآخرت کی بے شماربَرَکتوں کے حصول کے لئے شجرہ شریف سے چنداَوراد مقرر کر کے انہیں پابندی سے اپنے وِرد میں لانے کی کوشش کرے اور بتدریج اس میں اضافہ کی کوشش بھی جاری رکھے۔ (حقائق عن التصوّف ، الباب الثالث الذکر ، ص۲۳۴)

یادرکھیں وظائف پڑھنے یا کسی بھی کام کرنے کا مقصد صِرف اللہ عزوجل کی رِضا کا حصول ہونا چاہئے۔ جب وہ راضی ہوگا تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل سب کام سنور جائیں گے۔

اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیرو مُرشِد اور سلسلہ کے مشائخِ کرام علیہم الرضوان کا عشق عطا فرما کر تصوّرِ مرشد کی لذّتیں اور شجرہ شریف پڑھنے کی بَرَکتیں لُوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ

یاالٰہی عزوجل رحم فرما مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرم کیجئے خدا عزوجل کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیّدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ علم ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدّق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف و سری بے بیخود سری
جندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعیدِ سعدزا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبدُالقادرِ قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقاً سے رزقِ حسن
بندۂ رزّاق تاجُ الاصفیاء کے واسطے

نصرِ ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دیں محیِ جانفزا کے واسطے

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دِل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیاء مولیٰ جمالُ الاولیاء کے واسطے

دے محمد کیلئے روزی کر احمد کے لئے
خوانِ فضل اللہ سے حِصّہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے
عشقِ حق دے عشقی عشقِ انتما کے واسطے

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لئے
کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دِل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شمسِ دیں بدرُ العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کر
حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

کر عطائے احمد رضائے احمدِ مرسل صلی اللہ علیہ وسلم مجھے
میرے مولیٰ حضرتِ احمد رضا کے واسطے

پُر ضیاء کر سب کا چہرہ حشر میں اے کبریا عزوجل
شہ ضیاء الدّین پیر با صفا کے واسطے

اَحْیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا سَلَامٌ بِالسَّلَامْ
قادری عبدُ السّلام عبدِ رضا کے واسطے

اپنے اچھوں کی محبت دولتِ علم و عمل
دے وقارُ الدّین عبدِ مصطفٰے کے واسطے

عشقِ احمد میں عطا کر چشمِ تر سوزِ جگر
پیر الیاس عاشقِ خیرُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عزّ و علم و عمل
عفو، عرفاں، عافیت مجھ بے نوا کے واسطے

تاریخ عُرس ومدفن شریف مشائخ قادریہ عطّاریہ

نمبر	اسمائے گرامی	رِحلت	مَدفن شریف
	حُضور پرنُور صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱ ربیع النور ۱۱ھ	مدینۂ طیبہ
۱	حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ وجہہ	۲۱ رمضانُ المبارک ۴۰ھ	نجف شریف
۲	حضرتِ امام حُسین رضی اللہ عنہ	جمعہ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ	کربلائے مُعلّٰی
۳	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	۱۸ محرم الحرام ۹۴ھ	مدینۂ طیبہ
۴	حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ	۷ ذِی الحجہ ۱۱۴ھ	مدینۂ طیبہ
۵	حضرت امام جعفر صادِق رضی اللہ عنہ	۱۵ رجب ۱۴۸ھ	مدینۂ طیبہ
۶	حضرت امام کاظم رضی اللہ عنہ	۵ رجب ۱۸۴ھ	بغداد شریف
۷	حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ	۲۱ رمضان ۲۰۲ھ	مَشہد مقدّس
۸	حضرت امام معروف کَرخی رضی اللہ عنہ	۲ محرم ۲۰۰ھ	بغداد شریف
۹	حضرت امام سَری سَقَطی رضی اللہ عنہ	۱۳ رمضان ۲۵۳ھ	بغداد شریف
۱۰	حضرت امام جُنید بغدادی رضی اللہ عنہ	۲۷رجب ۲۵۷، ۲۹۸ی ۲۹۹ھ	بغداد شریف
۱۱	حضرت امام شبلی رضی اللہ عنہ	۲۷ ذِی الحجہ ۳۳۴ھ	بغداد شریف
۱۲	حضرت امام شیخ عبدالواحد رضی اللہ عنہ	۲۰ جمادی الآخر ۴۲۵ھ	بغداد شریف
۱۳	حضرت امام ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ	۳ شعبان المعظم ۴۴۷ھ	بغداد شریف
۱۴	حضرت امام ابوالحسن ہکاری رضی اللہ عنہ	یکم محرم ۴۸۶ھ	بغداد شریف
۱۵	حضرت امام اَبُوسعید مَخزومی رضی اللہ عنہ	۷ شعبان ۵۱۳ھ	بغداد شریف
۱۶	حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	۱۱ ربیع الآخر ۵۸۲ھ	بغداد شریف
۱۷	حضرت سیّد عبدالرزاق رضی اللہ عنہ	۶ شوال ۶۲۳ھ	بغداد شریف

۱۸	حضرت ابُو صالح رضی اللہ عنہ	۲۷ رجب ۶۳۲ھ	بغداد شریف
۱۹	حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ	۲۲ ربیع الاول ۶۵۶ھ	بغداد شریف
۲۰	حضرت سید حسنی جیلانی رضی اللہ عنہ	۲۳ شوال ۷۳۹ھ	بغداد شریف
۲۱	حضرت سید موسیٰ رضی اللہ عنہ	۱۳ رجب ۷۶۳ھ	بغداد شریف
۲۲	حضرت سید حسن رضی اللہ عنہ	۲۶ صفر ۷۸۱ھ	بغداد شریف
۲۳	حضرت سیّد احمد جیلانی رضی اللہ عنہ	۱۹ محرم ۸۵۳ھ	بغداد شریف
۲۴	حضرت شیخ بہاء الدین رضی اللہ عنہ	۱۱ ذی الحجہ ۹۲۱ھ	دولت آباد حیدر آباد دکن
۲۵	حضرت ابراہیم ایدجی رضی اللہ عنہ	۱۵ ربیع الآخر ۹۵۳/۹۴۰ھ	درگاہ محبوب الٰہی دہلی
۲۶	حضرت محمد بھکاری رضی اللہ عنہ	۹ ذیقعدہ ۹۸۱ھ	کاکوری شریف
۲۷	حضرت قاضی ضیاء الدین معروف بجیا رضی اللہ عنہ	۲۲ رجب ۹۸۹ھ	لکھنؤ
۲۸	حضرت شیخ جمال الدین اولیاء رضی اللہ عنہ	شب عید الفطر ۱۰۴۷ھ	کوڑا جہاں آباد ضلع فتحپور ریلوے اسٹیشن ہنگی روڈ
۲۹	حضرت سید محمد کالپوری رضی اللہ عنہ	۶ شعبان ۱۰۷۱ / ۱۰۳۰ھ	کالپی شریف
۳۰	حضرت سید احمد کالپوری رضی اللہ عنہ	۱۹ صفر ۱۰۸۴ھ	کالپی شریف
۳۱	حضرت سید فضل اللہ رضی اللہ عنہ	۱۴ ذیقعدہ ۱۱۱۱ھ	کالپی شریف
۳۲	حضرت سید آلِ برکات رضی اللہ عنہ	۱۰ محرم ۱۱۴۲ھ	مارہرہ شریف ضلع ایٹہ
۳۳	حضرت سید آلِ محمد رضی اللہ عنہ	۱۶ رمضان ۱۱۶۴ھ	مارہرہ شریف ضلع ایٹہ
۳۴	حضرت شاہ حمزہ رضی اللہ عنہ	۱۴ رمضان ۱۱۹۸ھ	مارہرہ شریف ضلع ایٹہ
۳۵	حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں رضی اللہ عنہ	۱۷ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ	مارہرہ شریف ضلع ایٹہ
۳۶	حضرت سید شاہ آلِ رسول رضی اللہ عنہ	۱۸ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ	مارہرہ شریف ضلع ایٹہ
۳۷	حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ	۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ	بریلی شریف
۳۸	شیخ ضیاء الدّین مدنی رضی اللہ عنہ	۴ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ	مدینہ طیبہ
۳۹	حضرت علامہ وقار الدین رضی اللہ عنہ	۲۰ ربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ	کراچی

ایصالِ ثواب

دُنیاوآخرت کی بہتری اورآفات وبلیات سے نجات کے لئے مُندرجہ بالا مشائخِ قادریہ عطاریہ کے یومِ وصال کی تاریخوں کے حساب سے ایصالِ ثواب کا اہتمام فرمائیں ۔ بلکہ ہرروز بعد نمازِ فجرایک بار شجرۂ عالیہ پڑھ لیا کریں۔ اِس کے بعد دُرودِ غوثیہ سات بار، **الحمد شریف** ایک بار، **آیۃُ الکرسی** ایک بار، **قُل ھواللہ شریف** سات بار، پھر **دُرودِ غوثیہ** تین بار پڑھ کر اِس کا ثواب بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نذر کرکے تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام، صحابۂ کرام علیہم الرضوان اور اَولیائے عِظام کی اَرواحِ طیبہ کی نذر کریں جن کے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ زِندہ ہوں تب بھی ان کے نام شاملِ فاتحہ کرلیا کریں کہ جیتے جی بھی ایصالِ ثواب ہوسکتا ہےاور ساتھ ہی دُعائے درازیٔ عمر بالخیر بھی کریں۔ اِن شاءَاللہ عزوجل غیب سے مدد کے سامان ہونگے۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر مدنی قافلوں میں سفراور مدنی اِنعامات کے مطابق معمول و دیگر مدنی کاموں میں شمولیت اورامیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے اِصلاحی سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں ورَسائل کی تقسیم بھی ایصالِ ثواب کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔

دُرود غوثِیَّہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَ آلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

آدابِ مرشدِ کامل (حصہ چہارم)

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رِسالے ضیائے دُرودوسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں، 'جو شخص مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۲۵۵، رقم الحدیث ۱۷۳۰۷)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

دل کی اِصلاح

نبیِّ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب علیہم الرضوان کے قُلوب کی اِصلاح اور تزکیہ کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے اور ان پر واضح فرماتے! کہ بیشک انسان کی اِصلاح اور امراضِ باطن سے اس کی شفاء اصلاحِ قلب پر موقوف ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خبردار جِسمِ انسانی میں ایک ٹکڑا ہے اگر وہ دُرست ہوجائے تو تمام جسم صحیح رہے گا اور اگر وہ خراب ہوجائے تو پورا جسم خراب ہوجائے گا اور وہ دِل ہے۔ (بخاری، بحوالہ حقائق عن التصوف، ص ۲۵)

قَلب کی سلامتی

جب انسان کی اِصلاح کا دِل کی اصلاح کے ساتھ ارتباط (یعنی رابطہ) ہے، تو انسان کے لئے ضَروری ٹھہرا کہ وہ (جسم کے ساتھ) اپنے دِل کی اصلاح بھی کرے۔ یعنی تمام بُری عادتوں سے، جن سے اللہ عزوجل نے منع فرمایا، ان سے دِل کو صاف کرے اور تمام اچھے اوصاف، جن کا اللہ عزوجل نے حکم دیا، دل کو مُزیّن کرے۔ تب جا کر اس کا دل سلامتی والا ہوگا اور اس طرح وہ کامیاب وکامران ہوسکے گا۔

جیسا کہ قرآنِ پاک میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

یوم لاینفعُ مالٌ وَّ لا بنونَ ۙ اِلامنۡ اَتی اللّٰہ بقلبٍ سَلِیۡم ط (پ ۱۹، سورۃ الشعراء، آیت ۸۹۔۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دِن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے، مگر وہ! جو اللہ کے حضور حاضر ہوا، سلامت دِل لے کر۔

ایک اور جگہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ اِنَّمَا حرم رَبِّیَ الفَواحِش ما ظَهَر مِنها وَما بَطن (پ۸، سورۃ الاعراف، آیت ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان : تم فرماؤ! میرے ربّ نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں، جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَ لا تقربو الفواحش ما ظهر منها و بطن (پ۸، سورۃ الانعام ، آیت ۱۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان : اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ، جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی۔

مفسرین کرام کے مطابق ان آیاتِ مبارکہ میں باطنی بے حیائی سے مراد خود پسندی، ریا، حسد اور نِفاق وغیرہ ہے۔

سات اعضاء کی حقیقت

اگر بندہ اسلام کی حقیقت سمجھ لے اور جان لے کہ اسلام دل اور بدن دونوں کی اِصلاح کی دعوت دیتا ہے، تو وہ دل کا علاج بھی ضرور کرے گا۔ حقیقتاً شروع میں بندہ اپنے ان سات اعضاء (۱) زبان (۲) آنکھ (۳) کان (۴) ہاتھ (۵) پاؤں (۶) پیٹ اور (۷) شرم گاہ کے گناہوں سے چھٹکارا پاتا ہے۔ پھر ان اعضاء کو عبادت واِطاعت سے مُزیّن کرتا ہے۔ کیونکہ یہی ساتوں اعضاء دِل کے راستے ہیں، اگر ان پر گناہوں کے اندھیرے چھا جائیں تو دل کو سخت، اور بے نور کر دیتے ہیں اور اگر یہ طاعت وعبادات کے انوار سے منور ہو جائیں، تو دل کو شِفاء نورانیت نصیب ہوتی ہے۔ (حقائق عن التصوُّف، ص ۲۶)

اسی دل کی نورانیت سے، راہِ طریقت پر چلنے والے کو مجاہدات وعبادات کے وقت مدد حاصل رہتی ہے۔

خاص ہدایات

مگر چونکہ مجاہدہ کا طریقہ کار بڑا وسیع ومشکل ہے۔ اس لئے اس راہ پر چلنے والے کیلئے، اکیلئے یہ راستے طے کرنا کٹھن ہے۔ لہٰذا کسی مرشِدِ کامل کے دامن سے وابستہ ہونا ضروری ہے۔ یعنی کسی ایسے بزُرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے، جو پرہیز گار اور متبعِ سنّت ہو، جن کی زِیارت خدا و مصطفیٰ عزّ وجل وصلی اللہ علیہ وسلم کی یاد دِلائے۔ جن کی باتیں قرآن وسنّت کا شوق اُبھارنے والی ہوں۔ جن کی صحبت موت وآخرت کی تیاری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔ جو نیکیوں پر استقامت حاصِل کرنے کے طریقے بتائے اور خاص طور پر گناہوں سے بچنے کے معاملے میں راہ نمائی کرے۔

کیونکہ سالِک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نفس کے عُیوب کو پہچانے، توبہ کرنے میں جلدی کرے اور گناہوں سے لازمی بچے۔

کسی صورت بھی گناہوں کے چھوٹے ہونے کی طرف نہ دیکھے، بلکہ عظمتِ ربّ عزّ وجل کی طرف دھیان کرے اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی پیروی کرے کہ وہ عظمتِ ربّ عزّ وجل کے سبب معمولی گناہ کو بھی مہلک (یعنی ہلاک کردینے والا) سمجھتے تھے۔

حضرتِ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں! آج تم لوگ ایسے اعمال میں مُبتلا ہو، جسے تم بال سے زِیادہ باریک سمجھتے ہو۔ جب کہ ہم حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں اسے ہلاک کرنے والا سمجھتے تھے۔ (حقائق عن التصوف، ص ۸۱)

امام بَرکومی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جو اپنے نَفس کے عُیوب کو نہ جانتا ہو، وہ بہت جلد ہلاکت میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ گناہ کُفر کے پیغام بَر ہیں۔ (رسالہ قشیریہ، ص ۲)

اہلِ طریقت کی توبہ

مشائخ کرام فرماتے ہیں! اہلِ طریقت صِرف گناہوں سے توبہ نہیں کرتے جو کہ عوام کا طریقہ ہے، بلکہ وہ ہر اس بات سے توبہ کرتے ہیں، جو انہیں اللہ عزّ وجل سے غافل رکھے۔

حضرتِ ذُوالنّون مصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! عوام کی توبہ گناہوں سے اور خُواص کی غفلت سے ہوتی ہے۔

حضرتِ عبداللہ تَمیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! توبہ کرنے والوں میں فرق ہے۔ بعض گناہوں اور خطاؤں سے توبہ کرتے ہیں۔ بعض لغزِشوں اور غفلتوں سے توبہ کرتے ہیں اور بعض اپنی نیکی اور طاعت کو دیکھنے سے توبہ کرتے ہیں۔

عطیہ بن عَروہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اس وقت متقی بن سکتا ہے، جب وہ ان کاموں سے بچنے کی خاطر، جن میں شَرعی قباحت ہو، ان کاموں کو چھوڑ دے، جن میں کوئی قباحت نہیں۔ (ترمذی)

شیخ احمد زَرّوق علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جس توبہ کے بعد تقویٰ نہ ہو، وہ توبہ باطِل (یعنی کمزور) ہے، اور جس تقویٰ میں استقامت نہ ہو وہ ناقص ہے۔ (قواعد التصوُّف، ص ۱۷۷)

مذکورہ حدیثِ مبارَکہ اور شیخ احمد زروق علیہ الرحمۃ کے قول کو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ اس مدنی انعام کہ آپ راہ چلتے وقت آنکھوں پر قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے حتَّی الامکان نیچی نگاہیں رکھتے ہیں؟ بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے، سائن بورڈ وغیرہ پر نظر ڈالنے کی عادت تو نہیں؟ کے ذرِیعے سمجھئے! اِدھر اُدھر دیکھنے میں بظاہر شرعی قباحت نہیں۔ مگر اس سے رُکنے کا مشورہ متقی بنانے کی ایک مدنی کوشش ہے تاکہ بدنگاہی کے دروازے ابتِداء ہی سے بند ہوجائے۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: اگر آنکھ کو مباح (یعنی خوشنما مناظر وغیرہ) دیکھنے کی اجازت دیں گے تو یہ دَلیر ہوگی اور پھر یہ ناجائز کا مطالبہ کرے گی۔ لہٰذا بدنگاہی سے توبہ میں مضبوطی کیلئے، بعد توبہ تقویٰ (یعنی نظر جھکا کر رکھنے کی عادت ڈالنا) ضروری ہے۔ اسی طرح کسی نے بدنگاہی سے توبہ کی، مگر تقویٰ نہ اپنایا، مثلاً نظر جھکا کر رکھنے کی سعی نہ کی، تو یہ توبہ کمزور ہے کہ وہ بدنگاہی کی نحوست میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ اسی طرح تقویٰ اختیار کرنے کے ساتھ اس میں استقامت بھی لازمی امر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کبھی نظر جھکائی تو کبھی اِدھر اُدھر دیکھنے کی عادت بھی رہی کہ یہ تقویٰ ناقص ہے۔ کہ اس طرح نظر جھکا کر چلنے کی عادت نہ بننے کے سبب وہ دوبارہ بدنگاہی کے برباد کن مرض میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ لہٰذا بعد توبہ تقویٰ اور اس میں استقامت بدنگاہی سے محفوظ رہنے کیلئے ضروری ہے۔

مشائخِ کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں! حقیقی توبہ کے حصول، دِل کو تقویٰ کی طرف مائل کرنے اور طریقت کے رموز جاننے کیلئے، مرشدِ کامل کے دامن سے وابستہ ہو کر ان کی صحبت پانا لازمی امر ہے۔

سَیِّدُ نا امامِ اعظم علیہ الرحمۃ علمِ دین کے حُصول کے باوُجود امامِ اعظم علیہ الرحمۃ جیسے علم کے بیکَراں سَمُندر نے بھی علوم طریقت، حضرت امامِ جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبتِ بابَرکت ومجالس سے حاصِل کیے۔

امامِ اعظم علیہ الرحمۃ نے فرمایا! اگر میری زِندگی میں یہ دو سال (جو میں نے امامِ جعفر صادق علیہ الرحمۃ کی خدمت میں گزارے) نہ ہوتے، تو نعمان (علیہ الرحمۃ) ہلاک ہوگیا ہوتا۔ (ایضاً)

معلوم ہوا کہ ناقص اور کامل پیر کا امتیاز رکھتے ہوئے، کسی مرشِدِ کامل کے دامن سے وابستہ ہو کر ان کی صحبت پانا نہایت ضَروری ہے اور اس کے ساتھ یہ جاننا بھی لازمی ہے کہ مرشِد بناتے وَقت کیا مقصد پیشِ نظر ہونا چاہئے۔ تا کہ شیطان لاعلمی کے سبب وَسوَسے ڈال کر گمراہ کرنے کی کوشش نہ کرے۔ الحمدللہ عزّ وجل اگلے صَفَحات میں شرِیعت اور طریقت کے اَحکام کی وضاحت کے ساتھ پیر بنانے کے اصل مقصد کو بھی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

شریعت و طریقت کے احکام

اعلٰی حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شریعت مَنْبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے۔ عموماً ! کسی منبع یعنی پانی نکلنے کی جگہ سے اگر دریا بہتا ہو، تو اسے زمینوں کو سیراب کرنے میں منبع کی حاجت نہیں ہوتی۔ لیکن شریعت ! وہ منبع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا، یعنی طریقت کو، ہر آن اس کی حاجت ہے۔

اگر شریعت کے مَنْبع سے طریقت کے دریا کا تعلّق ٹوٹ جائے، تو صِرف یہی نہیں کہ آئندہ کیلئے اس میں پانی نہیں آئے گا، بلکہ یہ تعلّق ٹوٹتے ہی دریائے طریقت فوراً فنا ہو جائے گا۔ (مقال عرفاء با اعزاز شرح و علماء)

احکامِ شریعَت

حضرت جنیدِ بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی شخص نے معرفت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کیا اہلِ معرفت، ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ جہاں ان کو عمل کی ضرورت نہیں رہتی اور وہ ظاہری اعمال چھوڑ دیتے ہیں۔

آپ علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا! کہ اس طرح خیال کرنا، یا اس بات کا یقین کرنا، گناہِ عظیم ہے اور جو شخص اس بات کا قائل ہو، اس سے تو چور اور زانی بہتر ہے۔

مزید ارشاد فرماتے ہیں! کہ میں اگر ہزار برس زندہ رہوں، تو فرائض وواجبات تو بڑی چیز ہے، جو نوافل و مستحبات مقرر کرلئے ہیں بے عذرِ شرعی ان میں سے کچھ کم نہ کروں۔ (الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر، طبقات الصوفیہ رسالہ قشیریہ)

قبلہ شریف کا اَدب

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص سے ملنے گئے۔ جو زُہدو ولایت کا دعویدار تھا۔ آپ کے سامنے اس نے قبلہ کی طرف تھوکا۔ آپ اس سے ملے بغیر واپس آگئے اور فرمایا! یہ شخص شریعت کے ایک ادب کا امین نہیں ہے، تو اِسرارِ الٰہی پر کیونکہ امین ہوگا۔

مزید فرمایا! اگر تم کسی میں (بظاہر) بڑی کرامتیں دیکھو۔ یہاں تک کہ وہ ہوا میں اُڑتا ہو، تب بھی اس سے دھوکہ نہ کھانا۔ جب تک اسے شریعت کی کسوٹی پر نہ پرکھ لو۔ (رسالہ قُشیریہ، ابو یزید بن طیفور بن عسیی البسطامی، ص۳۸، ۳۹)

شریعَت کے خلاف عمل

حضرت قطبِ ربانی شاہ محمد طاہر اشرف جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں! کہ اگر کوئی شخص ہوا پر اُڑ رہا ہو، پانی پر چلتا ہو، یا (بظاہر) کتنا ہی صاحبِ کمال نظر آئے، لیکن شرِیعت کے خلاف عَمل پیرا ہو، تو اس شخص یا (نام نہاد پیر) کو باکمال بُزرگ نا جانے، وہ یقیناً کوئی شُعبَدَہ باز (یعنی دھوکے باز) ہوگا۔ (صراط الطالبین، صفحہ ۱۹۱)

روحانی ترقی

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں! آدمی روحانی ترقی میں حقیقت تک پہنچ جائے اور وہاں سے کوئی خطا سرزَد ہوجائے اور وہ نیچے گرایا جائے، تو حقیقت سے نیچے مقام طریقت میں گرے گا اور اگر طریقت میں کوئی غلطی ہو، تو شریعَت میں گرے گا۔لیکن اگر شریعت میں غَلَطی ہوجائے تو نیچے کا دَرَجہ دوزخ ہی ہے۔گویا سب سے اَہم حفاظت شریعت ہی کی حفاظت ہے۔

غوثِ پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں! اگر حدودِ شریعت میں سے کسی حد میں خلل آئے، تو جان لے تو فتنے میں پڑا ہے اور بیشک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے۔ (طبقاتِ اولیاء، ج ۱ ص ۱۳۱)

حضرت ابوسعید خراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا! ہر وہ بات جو ظاہر کے مخالف ہو باطل ہے۔ (رسالہ قشیریۃ، ابو سعید احمد بن عیسی الخزاز، ص ۲۱)

شیخ احمد زَرّوق علیہ الرحمۃ نے فرمایا! جو پیر سنّت کو نہ اپنا سکا۔اس کی اتباع دُرست نہیں۔خواہ وہ (بظاہر) ہزار کرامتیں دکھائے۔ (وہ سب استدراج یعنی دھوکا ہے۔) (حقائق عن التصوّف، الباب الخامس، التحذیر من الفصل بین الحقیقۃ الشریعۃ، ص۴۸۷)

قرآن و سنّت

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا! ہماری طریقت قرآن وسنّت کے ساتھ مشروط ہے اور راہِ طریقت! نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی پیروی اور سنت کی تابعداری کے بغیر طے نہیں ہوسکتی۔ (ایضاً)

اولیاءِ کاملین رحمہم اللہ آسمانِ ولایت کے دَرَخشَندہ ستارے ہونے کے باوُجود عمل میں کمی کرنا تو دُور کی بات! بلکہ اعمالِ صالحہ کی کثرت کے باوُجود عاجزی کے عظیم پیکر ہوا کرتے تھے۔

مقامِ غور

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے والدِ بزرگوار رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن سَیِّدی علامہ مولانا نقی علی خان قُدِّسَ سِرُّہ اکابر مشائخ کرام رحمہم اللہ کے عاجزی کے قول نقل فرماتے ہیں:۔

یا اللہ عزّوجل کے چھ مقدّس حروف کی نسبت سے

عاجزی کے 6 اَقْوال

﴿1﴾ حضرت ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمۃ (عاجزی فرماتے ہوئے کہتے)! اگر سارے عالَم کے گناہ جمع ہوں، تو بھی میرے گناہ سے کم نکلیں۔

﴿2﴾ حضرت محمد واسِع علیہ الرحمۃ (عاجزی فرماتے ہوئے کہتے) ! اگر گناہوں سے بدبو آتی، تو میرے پاس کوئی بیٹھ نہیں سکتا۔

﴿3﴾ حضرت خواجہ فُضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ (عاجزی کرتے ہوئے فرمایا) ! اگر اس سال میں حج میں شریک نہ ہوتا، سب بخشے جاتے۔ میرے شامت سے مُحروم رہیں، تو بعید نہیں۔

﴿4﴾ حضرت عطا سُلَمی علیہ الرحمۃ جب کسی کو بیمار ہوتا دیکھتے تو اپنا پیٹ کوٹتے اور (عاجزی فرماتے ہوئے کہتے)! میری شامت سے خلق پر بلا آتی ہے۔

﴿5﴾ حضرت سَرَی سَقَطِی علیہ الرحمۃ (عاجزی کرتے ہوئے فرماتے) ! کہ میں ہر روز آئینے میں مُنہ دیکھ لیتا ہوں کہ کہیں کالا نہ ہوگیا ہو۔ اگر حضرت (پیرومرشد) کی دُعا نہ ہوتی، تو بیشک مجھ جیسے لوگ مَسْخ ہوجاتے یا زمین میں دھنس جاتے۔ میری آرزو ہے، اپنے شہر میں نہ مروں، شاید زمین مجھے قبول نہ کرے اور ہم چشموں میں رُسوائی ہو۔

﴿6﴾ حضرت ابنِ سَمَّاک علیہ الرحمۃ (عاجزی کرتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے) ! اے نفْس تو زاہدوں کی سی باتیں کرتا ہے اور منافقوں کے کام۔ (سرور القلوب، ص ۲۱۴)

معلوم ہوا کہ ! حقیقی اہلِ طریقت، شریعت کو ہر آن پیشِ نظر رکھتے ہیں اور اللہ عزّ وجل کا قُرب پانے کے باوُجود خوفِ خدا میں لرزاں رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو شریعت کے خلاف عمل کرتے ہیں اور کہتے ہیں! کہ ہم اس مقام پر ہیں! کہ ہمیں اب عمل کرنے کی ضرورت نہیں، یہ طریقت کی باتیں ہیں، ہر ایک نہیں سمجھ سکتا، تو وہ اپنے آپ کو اور لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔

ضعیفی میں عمل

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ضعیف ہوگئے، تو بھی! جوانی کے اَورادو وَظائف ونفلی عبادات میں سے بھی کچھ ترک نہ کیا۔ لوگوں نے عرض کی! حضور آپ ضعیف ہوگئے ہیں، لہٰذا بعض نفلی عبادات ترک فرمادیجئے۔ فرمایا! جو چیزیں ابتداء میں اللہ عزّ وجل کے فضل سے، میں نے حاصل کی مُحال (یعنی ناممکن) ہے! کہ اب انتہا میں چھوڑ دوں۔ (کشف المحجوب ص ۴۵۹)

غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں! یہ خیال کرنا، کہ شَرعی مکلفات کسی حال میں ساقط ہوجاتے ہیں، غَلَط ہے۔ فرض عبادات کا چھوڑنا زندیقیت (یعنی بے دِینی) ہے۔ حرام کاموں کا کرنا مَعصیت (یعنی گناہ) ہے۔ فرض کسی حال میں ساقط نہیں ہوتا۔ (حقائق عن التصوف، الباب الخامس، التحذیر من الفصل بین الحقیقة و الشریعة، ص ۴۸۸)

بُزرگانِ دین رحمہم اللہ کے مذکورہ اقوال مبارکہ سے یہ بات واضح ہوگئی! شریعت وطریقت کے اَحکام الگ نہیں۔
اب مرید ہونے اور اس کے بعد کی مزید احتیاطیں آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

پیر بنانے کا مقصد

کسی سے مرید ہونے سے پہلے، ان چار شرائط جو فتاویٰ افریقہ کے حوالے سے حصّہ اوّل میں بھی ذِکر کی گئیں کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ مگر بعض لوگ مرشِدِ کامِل کا یہ معیار سمجھتے ہیں! کہ پیر تعویذ گنڈے یا عَملیات میں ماہر ہو، اور دُنیاوی مشکلات حل کردیا کرے۔ ہرگز ایسا نہیں! حقیقت میں پیر امورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ! کہ ضمناً ان سے دُنیوی بَرَکتیں، مثلاً بیمار کو شفا، یا مشکلوں کا حل ہونا بھی ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ مگر صِرف دُنیوی مسائل کے حل کے لئے مرشِدِ کامل سے مرید نہیں ہوا جاتا۔ اس لئے کوئی کہے! کہ تمہارا پیر کامل ہوتا تو تمہاری پریشانی، بیماری، جنّات کے اثرات اور جادُو ٹونے کے معاملات حل ہوجاتے۔ تو یہ بے وقوفی و نادانی ہے کہ پیر اس لئے نہیں بنایا تھا، پیر تو آخِرت کے معاملات کے لئے ہوتا ہے۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیِ اعظم ہند مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہ اپنے والدِ ماجد اعلیٰ حضرت مجدِّدِ دین وملّت الشاہ امام احمد رضا خاں بریلوی نور اللہ مرقدہ کے قصیدہ الاستمداد علیٰ اجیاد الارتداد کی شرح میں فرماتے ہیں! امام سیّدنا عبدالوھاب شَعرانی قدس سرہ نے میزانِ الشریعۃ الکبریٰ میں فرمایا ہے! کہ بے شک سب آئمہ واولیاء وعلماء (ومشائخ کرام رحمہم اللہ) اپنے پیروکاروں اور مریدوں کی شفاعت کرتے ہیں اور (۱) جب ان کے مرید کی روح نکلتی ہے، (۲) جب منکر نکیران سے قبر میں سُوال کرتے ہیں، (۳) جب حَشر میں اس کا نامۂ اعمال کھلتا ہے، (۴) جب اس سے حساب لیا جاتا ہے، یا (۵) جب اس کے اعمال تولے جاتے ہیں، اور (۶) جب وہ پُلِ صِراط پر چلتا ہے، ان تمام مراحل میں وہ اس کی نگہبانی کرتے ہیں اور کسی جگہ بھی غافل نہیں ہوتے۔ (المیزان الکبری، باب مثال طرق مذاھب الائمة المجتھدین، ج ۱، ص ۵۳)

معلوم ہوا کہ پیر امورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے تا کہ وہ قبر وآخِرت کی ہر مشکل اور کٹھن گھڑی میں اللہ عزّ وجل کی عطا سے مدد فرما کر مرید کے لئے آسانیاں پیدا کرے۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو ایمان افروز سچّے واقعات سے رَہنمائی لیتے ہیں کہ پیرومرشد کے دامن سے وابستگی پاکر اور اولیاءِ کاملین رحمہم اللہ کی صحبت ملنے پر ان سے کیا طلب کرنا چاہئے۔

مجذوب بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں! کہ بریلی (شریف) میں ایک مجذوب بشیر الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اخوندزادہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے۔ مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہوا۔

ایک روز رات گیارہ بجے اکیلا ان کے پاس پہنچا اور فرش پر بیٹھ گیا۔ وہ حجرے میں چارپائی پر بیٹھے تھے۔ مجھ کو بغور پندرہ بیس منٹ تک دیکھتے رہے۔ آخر مجھ سے پوچھا! صاحب زادے! تم مولوی رضا علی خاں صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے کون ہو؟

میں نے کہا! میں ان کا پوتا ہوں۔ یہ سُن کر فوراً آئے اور مجھ کو اُٹھا کر لے گئے اور چارپائی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا! کہ آپ یہاں تشریف رکھئے۔ پوچھا! کیا مقدمے کے لئے آئے ہو؟ میں نے کہا مقدمہ تو ہے، لیکن میں اس لئے نہیں آیا ہوں۔ میں تو صِرف دُعائے مغفِرت کے واسطے حاضر ہوا ہوں۔ یہ سُن کر کم وبیش آدھے گھنٹے تک وہ برابر فرماتے رہے! اللہ عزوجل کرم کرے، اللہ عزوجل کرم کرے، اللہ عزوجل کرم کرے۔ (الملفوظ شریف، حصّہ چھارم، ص ۳۸۶)

اس واقعہ سے ہمیں یہ درس ملا! کہ اَولیاءِ کرام رحمہم اللہ کی بارگاہ میں دُنیا نہیں بلکہ آخرت کی طلب رکھنی چاہئے۔

وَلیٔ کامل کی قربت

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں! حج کی پہلی حاضری کے وَقت منیٰ شریف کی مسجد میں مغرب کے وقت حاضر تھا۔ اس وقت میں اَوراد و وَظائف بہت پڑھا کرتا تھا۔ بحمد اللہ تعالیٰ میں اپنی حالت وہ پاتا ہوں، جس میں فُقہائے کرام نے لکھا ہے! کہ سنتیں بھی ایسے شخص کو معاف ہیں۔ لیکن الحمدللہ عزوجل سنتیں بھی کبھی نہ چھوڑیں۔ خیر! جب سب لوگ مسجد سے چلے گئے، تو مسجد کے اندرونی حصّے میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبلہ رُو اَوراد و وَظائف میں مصروف ہیں، میں صحن میں مسجد کے دروازے کے پاس تھا اور کوئی تیسرا مسجد میں نہ تھا۔ یکا یک ایک آواز گنگناہٹ کی سی مسجد کے اندر معلوم ہوئی۔ جیسے شہد کی مکھی بولتی ہے۔ فوراً میرے دِل میں یہ حدیثِ مبارَکہ آئی! کہ اہل اللہ کے قلب سے ایسی آواز نکلتی ہے، جیسے شہد کی مکھی بولتی ہے۔

میں وظیفہ چھوڑ کر ان کی طرف چلا! کہ ان سے دُعائے مغفِرت کراؤں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں! کہ الحمدللہ عزوجل میں کبھی کسی بُزرگ کے پاس دُنیوی حاجت لے کر نہ گیا۔ جب بھی گیا، اسی خیال سے گیا کہ ان سے دُعائے مغفرت کراؤں گا۔ غرض! دو ہی قدم ان کی طرف چلا تھا کہ ان بُزرگ نے میری طرف مُنہ کرکے، آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر، تین مرتبہ فرمایا!

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَخِیْ ھٰذَا ' اے اللہ عزوجل میرے اس بھائی کو بخش دے۔'

میں نے سمجھ لیا! کہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تیرا کام کر دیا، اب تم ہمارے کام میں مخل نہ ہو۔ میں ویسے ہی لوٹ آیا۔ (الملفوظ شریف، حصّہ چھارم، ص ۳۸۵)

الحمدللہ عزوجل اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکّی مَدَنی سوچ کی رَہنمائی سے پتہ چلا کہ اَولیاءِ کرام کی بارگاہ امورِ آخرت کی بہتری کے لئے ہوتی ہے۔ لہٰذا پیرو مُرشِد کے دامن سے وابستہ ہوتے ہوئے، مذکورہ مقصد ہی پیشِ نظر ہونا چاہئے تاکہ شیطان کم علمی کے باعث وسوسہ ڈال کر گمراہ نہ کر سکے۔

وَسوسہ کی کاٹ

اسی طرح ہوسکتا ہے کبھی کسی نے اپنے یا کسی اور کے مرض یا پریشانی کے حل کے لئے اَورادووَظائف پڑھے، مزارات پر حاضری دی، یا اپنے پیرومرشِد کی بارگاہ میں حاضر ہوکر دُعا بھی کروائی، مگر اس کی پریشانی دور نہ ہوئی ہو۔ تو معلومات نہ ہونے کے باعث شیطان وسوسہ ڈال سکتا ہے! کہ اتنا عرصہ گزر گیا، میری پریشانی تو دُور نہیں ہوئی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **فیضانِ رمضان** میں تحریر فرماتے ہیں کہ بظاہر تاخیر سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ ربّ عزّ وجل کی مصلحتیں ہم نہیں سمجھ سکتے، دیکھئے!۔۔۔۔۔

دُعائے سیّدُ نا موسیٰ کلیم اللّٰہ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوۃ والسّلام کے چالیس برس بعد فرعون غرق ہوا۔

دُعائے سیّدُ نا یعقوب علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوۃ والسّلام کے اسّی برس بعد سیّدُنا یوسف علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوۃ والسّلام سے ملاقات ہوئی۔ (فیضانِ رمضان، ص ۱۲۲)

یہ بات بھی ذِہن میں رہے! کہ پریشانی دُور ہونا یا کسی مریض کا صحت یاب ہونا، بارگاہِ الٰہی عزّ وجل میں منظور ہوتا ہے تو اس کیلئے دُنیا میں کوئی نہ کوئی سبب بن جاتا ہے۔

حضرتِ سیّدُنا عبدالقادر عیسیٰ شاذلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! کہ اللّٰہ عزّ وجل جس چیز کا اِرادہ فرماتا ہے، تو اس کے اسباب مہیا فرما دیتا ہے۔ (حقائق عن التصوف، ص ۶۵)

اَولیاءِ کرام رحمہم اللّٰہ سے مشکلات کے حل کے لئے کرامات کا ظاہر ہونا بھی، ایک ایسا ہی مَدَنی سبب ہے۔

یہ بھی یاد رہے! کہ اللّٰہ عزّ وجل ہی بہتر جانتا ہے! کہ کس کے لئے کیا بہتر ہے۔ مثلاً کسی کا روزگار نہیں، یا گھر میں کھانسی کا مَرض ہے۔ دُعا کی گئی مگر کھانسی رُکتی ہی نہیں۔ اب کیا معلوم! کہ اسے کینسر کا مرض ہونا تھا، مگر کھانسی کے ذَرِیعے بدل دیا گیا۔ کسی کو کینسر ہے، علاج کے لئے رقم نہیں، یا دُعا کرائی مگر مرض صحیح نہیں ہوا، تو ہوسکتا ہے کینسر کا مرض دے کر اس کے بدلے ایمان و عافیت کی موت اور جنّت میں پیارے پیارے آقا صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب میں لکھ دیا گیا ہو۔

اللّٰہ عزّ وجل قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَعَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَہُوۡا شَیۡـًٔا وَّ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ۚ وَعَسٰۤی اَنۡ تُحِبُّوۡا شَیۡـًٔا وَّ ہُوَ شَرٌّ لَّکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ

ترجمۂ کنزالایمان : اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔ اور اللّٰہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (پ۲، البقرہ آیت ۲۱۶)

حضرتِ ابی سعید خدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ جنابِ رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب کوئی مسلمان بندہ دُعا کرتا ہے تو وہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ! کسی گناہ یا ناجائز بات کے لئے، یا کسی بیگانے مسلمان کی تکلیف دہی کیلئے دعا نہ کی ہو۔ لیکن اس کا اثر یا تو یہاں ظاہر ہوجاتا ہے، یا دعا کا اثر دوسری صورت میں نظر آتا ہے کہ کوئی آسمانی یا دنیوی بلا اور مصیبت اس بندے پر نازل ہونے والی تھی، وہ اس کی دعا سے دفع ہوگئی اور اس بندے کو اس بلا کی خبر بھی نہ ہوئی، یا اس کی دعا کا اثر قیامت میں ظاہر ہوگا۔ جو نہایت ضَرورت کا وقت ہے اور وہاں ہر ایک مسلمان یہ تمنّا کرے گا! کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ میری ایک بھی دعا دُنیا میں قبول نہ ہوتی۔ ساری کی ساری دعائیں آج ہی قبول ہوتیں۔ (طہارۃ القلوب)

مصیبت کا ٹلنا

ایک اور طویل حدیثِ مبارکہ میں اس طرح بھی آیا ہے کہ قیامت کے دِن ربُّ العالمین عزّ وجل اپنے بندوں کو سامنے بلا کر فرمائے گا، تمہاری فُلاں فلاں دعا، فُلاں وقت ہم نے قبول فرمائی، مگر اس کا اثر ہم نے بدل دیا۔ اس کے بدلے تم پر مصیبت آنے والی تھی، ہم نے فُلاں دعا کے سبب وہ مصیبت دفع کردی اور تمہیں اس کے صَدمے سے بچالیا۔ (ایضاً)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی عزّ وجل کی طرف سے دعا کا اثر ظاہر نہ ہونا اور آخِرت کیلئے اُٹھا رکھنا یا کسی بَلا کو ٹال دینا کمالِ رَحمت کی دلیل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مصیبتیں بڑی آفتوں کے ٹلنے کا سبب بھی ہوتی ہے اور اللہ عزّ وجل اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے اور مصائب وآلام گناہوں کے مٹنے اور دَرَجات بلند ہونے کا سبب بھی ہوتے ہیں۔

ہماری تو یہی دعا ہونی چاہیے کہ اے پاک پروردگار عزّ وجل ہمارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما کر بغیر آزمائش کے ہمیں دُنیا اور آخِرت کی بھلائیاں عطا فرما کر ہر بلا و مصیبت سے محفوظ فرما اور ایمان وعافیت کے ساتھ مدینے میں موت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں پیارے پیارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پڑوس عطا فرما۔

آمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

توجہ فرمائیں

پچھلے صفحات کے مطالعے سے یہ حقیقت آشکار ہوگئی کہ پیر امورِ آخِرت کیلئے بنایا جاتا ہے۔ مگر ضمناً ان سے دُنیوی مشکِلات بھی دُور ہوتی ہیں، تو کبھی مشکلات کا دُور نہ ہونا بھی مصلحت سے خالی نہیں ہوتا، اس لئے ناقص اور کامل پیر کا امتیاز رکھتے ہوئے، صاحبِ شریعت وطریقت کے ہی دامن سے وابستگی حاصل کرنی چاہیے۔ کسی بے شرع مثلاً بے نمازی، داڑھی مُنڈے یا داڑھی کو ایک مٹھی سے گھٹانے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، گالیاں بکنے، جھوٹ بولنے، بے پردگی کے ساتھ عورَتوں سے ملنے، عورَتوں کو ہاتھ چومنے، عورَتوں سے پاؤں دبوانے کی بیعَت ہرگز جائز نہیں۔ لہٰذا اگر لاعلمی میں ایسے پیر کے مرید ہوگئے ہوں تو بیعَت توڑ دینا لازمی ہے۔

بہرحال کسی بھی نام نہاد صوفیت کا لبادہ اوڑھ کر، شریعت اور طریقت میں فرق بتا کر، اپنی بداعمالیوں کو چھپانے کی کوشش کرنے والوں سے، ہر صورت بچنا چاہیے! کہ فرائض و واجِبات چھوڑنے اور کبیرہ گناہ کرنے کی کسی صورت میں اجازت نہیں۔ ان تمام باتوں سے پتہ چلا کہ شریعت وطریقت الگ نہیں بلکہ طریقت میں ترقی کیلئے شریعت کی ہر آن ضَرورت ہے۔

آدابِ مُرشدِ کامل
حصہ پنجم
92 آداب مرشد
www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

آدابِ مرشدِ کامل (حصہ پنجم)

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رِسالے ضیائے دُرود وسلام میں فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں، 'جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مجمع الزوائد، ج۱۰، ص۲۵۳، رقم الحدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

حق کے دو حُروف کی نسبت سے

2 نا قابلِ فراموش سچے واقعات

اگلے صفحہ پر پڑھا جانے والا واقعہ اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ کے عظیم بُزرگ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دُعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی ایک ایسی کرامت ہے۔ جسے پڑھ کر آپ کا دِل نہ صِرف خوشی سے جھوم اُٹھے گا، بلکہ اپنی قسمت کی سرفرازی پر بھی نازاں ہوگا کہ اس پُرفتن دَور میں اللہ عزَّ وجلَّ نے ہمیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی صورت میں اپنے مقبول وَلی کی صحبتِ بابَرَکت سے نوازا۔

{۱} پیدائشی نابینا کی آنکھیں روشن

صوبہ پنجاب کے شہر گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کے مبلّغ دعوتِ اسلامی کا حلفیہ بیان ہے کہ غالباً 1995ء کی بات ہے مجھے یہ خوشخبری ملی کہ (واہ کینٹ) میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا سنّتوں بھرا بیان ہے۔ تو میں نے انفرادی کوشش کے ذَرِیعے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافِلہ تیار کیا کہ سفر کے اختتام پر سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائیں گے۔ شرکاء میں میرے بہنوئی جو کراماتِ اولیاء کے منکرین کی صحبت میں بیٹھنے کے باعث عقائد کے معاملے میں تَذَبْذُب کا شکار تھے۔

اسی دَوران ایک پیدائشی نابینا حافظ صاحب تشریف لے آئے جو کسی اور پیر صاحب سے نقشبندی سلسلے میں مرید تھے اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے طالب تھے اور آپ دامت برکاتہم العالیہ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ وہ بھی مَدَنی قافِلے میں سفر

کیلئے اِصرار کرنے لگے۔ انہیں سمجھایا گیا کہ آپ نابینا ہیں، ۳ دِن سفر میں کس طرح رہ سکیں گے۔ مگر وہ بضد رہے حتیٰ کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ زِندگی میں کم از کم ایک بار اللہ عزوجل کے اس ولی یعنی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے ملنے کی ترکیب بنا دیں۔ ان کا شوق وجذبہ دیکھ کر آخر کار انہیں بھی ساتھ لے لیا گیا۔

۳ دِن مَدَنی قافِلے میں سفر کے بعد ہمارا مَدَنی قافلہ اجتماع گاہ میں پہنچا تو لوگوں کی تعداد اس قدر کثیر تھی کہ منچ (اسٹیج) نظر نہیں آرہا تھا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا بیان جاری تھا۔ اچانک دورانِ بیان آپ دامت برکاتہم العالیہ نے شرکاءِ اجتماع سے ارشاد فرمایا! ابھی بارش ہوگی مگر معمولی ہوگی، لہٰذا کوئی بھی فکر مند نہ ہوں۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی کا کہنا ہے کہ یہ سن کر میری نظر بے ساختہ آسمان کی طرف اُٹھی، مگر وہاں بارش کے قطعاً کوئی آثار نہ تھے اور مطلع بالکل صاف تھا۔ مگر حیرت انگیز طور پر بعدِ بیان دورانِ دُعا اچانک ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہوئی اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنا شروع ہوگئی۔ ایک ولیِ کامل کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی تائید میں ہونے والی بارش نے عقیدت کے پھولوں کو مزید مہکا دیا۔ اجتماع کے اختتام پر جب ہم گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے تو راستے میں خوش قسمتی کے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی گاڑی آتی دکھائی دی۔ بس پھر کیا تھا، اسلامی بھائی گاڑی سے اُتر کر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کار کے گرد جمع ہوگئے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے کار کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے، بعدِ سلام ہماری خیریت دَریافت فرمائی۔ اجتماع چونکہ بہت کامیاب ہوا تھا، لہٰذا آپ بہت خوش تھے۔ میں نے اور دیگر اسلامی بھائیوں نے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی دست بوسی کی سعادت حاصل کی۔ میرے بہنوئی بھی قریب کھڑے تھے تمام منظر دیکھ رہے تھے مگر نہ ہی انہوں نے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کی اور نہ ہی کسی عقیدت کا اِظہار کیا۔

مادر زاد نابینا

اتنے میں پیدائشی نابینا اسلامی بھائی بھی کسی طرح گاڑی سے اُتر کر گرتے پڑتے قریب آپہنچے اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کار کے اگلے حصّے پر ہاتھ مار مار کر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی توجہ چاہنے لگے۔ کسی نے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو اشارے سے عرض کی کہ یہ مادرزاد نابینا ہیں۔ ان پر دَم کر دیں اور دُعا بھی فرما دیں۔

آنکھیں روشن

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے جھک کر شیشے میں سے اس مادرزاد نابینا کے چہرے پر اپنی نگاہِ ولایت ڈالی اور سامنے رکھے بیگ میں سے ٹارچ نکال کر اس کی روشنی اُس مادرزاد نابینا کے چہرے پر ڈالتے ہوئے جیسے ہی دَم کرنے کے انداز میں پھونک ماری تو اُس مادرزاد نابینا نے ایک دم جھر جھری لی اور اس کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔ وہ نقشبندی اسلامی بھائی اچانک آنکھیں روشن ہوجانے پر عجیب کیفیت و دِیوانگی کے عالم میں چیخنے لگے کہ مجھے نظر آرہا ہے، میری آنکھیں روشن ہوگئیں، مجھے نظر آرہا ہے۔

یہ کہتے ہوئے وہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی جانب بڑھے اور روتے ہوئے آپ دامت برکاتہم العالیہ کے قدموں میں گر پڑے۔
یہ ایسا ناقابلِ یقین منظر تھا کہ وہاں موجود 35 کے قریب چشم دید گواہ دم بخود رہ گئے۔ رات کا آخری پہر تھا۔ لوگوں پر کچھ دیر تو سکتہ طاری رہا پھر جب حواس بحال ہوئے تو ان کی آنکھیں بھی زمانے کے وَلی کی بین کرامت دیکھ کر جذباتِ تاثر سے بھیگ گئیں، پیدائشی نابینا جن کی اب آنکھیں روشن ہوچکی تھیں اُن کی حالت قابلِ دید تھی وہ آنکھوں کو روشن پا کر پھولے نہیں سمارہے تھے اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ پر فِدا ہوئے جا رہے تھے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اسے سینے سے لگا کر پیٹھ تھپکتے ہوئے فرمایا، بیٹا اللہ عزّ وجل شفاء دینے والا ہے۔

بد عقیدگی سے توبہ

میرے بہنوئی بھی (جو کراماتِ اولیاء کے منکرین کی صحبت میں رہے تھے) یہ ایمان افروز کرامت دیکھ کر اپنے جذبات قابو میں نہ رکھ سکے اور روتے ہوئے آپ دامت برکاتہم العالیہ کے قدموں میں گر پڑے اور بدعقیدگی اور سابقہ گناہوں سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ سنت کے مطابق داڑھی شریف سجانے کی نیّت بھی کر لی اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید ہوکر سلسلہ عالیہ قادریہ رَضویہ عطاریہ میں داخل بھی ہو گئے۔

قَلب روشن

گویا کہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک طرف اللہ ورسول عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا سے ظاہری آنکھوں کو روشن فرمایا تو دوسری طرف ایک شخص کو گمراہیت کے اندھیرے سے نکال کر راہِ حق کی روشنی عطا فرمادی۔
الحمدللہ عزّ وجل میرے بہنوئی کی زِندگی میں ایسا مَدَنی اِنقلاب برپا ہوا کہ گھر آ کر نہ صِرف خود باجماعت نماز پڑھنے لگے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرنے لگے۔ گھر سے T.V اور V.C.R نکال باہَر کیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے۔
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی ولیِ کامل کے عقیدت مندوں میں مرید، طالب، یا اہلِ محبت ہوتے ہیں۔ یہ تینوں صورتیں مرید یا طالب ہونا یا محبت کرنا فیض لینے کے مضبوط ذرائع ہیں۔ بس یقین اور محبت کامل ہونی چاہئے کہ اس کی بَرَکتیں حیرت انگیز طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسا کہ خوش نصیب حافظ صاحب نقشبندی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے طالب تھے مگر ایک ولیِ کامل سے محبت، اَدَب، یقین اور مضبوط اِرادَت کی بدولت اُن کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔

علم ظاہر ہے فقط تو قلب دیدہ وَر بنا   تُو کہے گا مجھ کو پیارے حضرتِ عطار ہیں

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

{1} ولیٔ کامل کے تبرک کی بَرَکت

باب الاسلام سندھ کے شہر (حیدرآباد) کے علاقہ ہیرآباد کے مقیم اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ ایک اسلامی بھائی جو کسی اور پیر صاحب سے نقشبندی سلسلے میں مرید تھے اور خطرناک موذی مَرَض میں مُبتَلا تھے، ملے اور گلے مل کر رونے لگے...... انہوں نے کچھ اس طرح بتایا کہ 'مجھے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے، وہ کہتے ہیں، جس مَرَض میں تم مبتلا ہو طِبّ میں ابھی تک اس کا علاج دریافت نہیں ہوسکا، ہم تمہیں اندھیرے میں رکھنا نہیں چاہتے۔' میرے والدین میری زِندگی سے مایوس ہو چکے ہیں اور اب میری بھی ہمّت جواب دینے لگی ہے...... کئی عاملوں کو بھی دکھایا! کوئی کہتا ہے...... کالا علم کرایا ہوا ہے...... کسی کا کہنا ہے! ......'ہندو جن کا معاملہ ہے۔' ہزاروں روپے برباد کرنے کے بعد اب میں معاشی طور پر تقریباً کنگال ہو چکا ہوں اور قرض پر گزارہ ہے۔ میری بہن لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز ملاقات کیلئے آئی ہوئی ہے، دیگر رشتے دار بھی گھر پر جمع ہیں...... پندرہ دِن سے کچھ کھا نہیں سکا ہوں...... پانی بھی ہضم نہیں ہوتا، پیتا ہوں تو تڑپا کر رکھ دیتا ہے، میں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو دیکھتا ہوں تو دِل بھر آتا ہے۔' دورانِ گفتگو مسلسل روتے رہے۔ میں نے شفقت کے ساتھ سینے سے لگایا اور سمجھایا کہ بھائی مرنے کیلئے مرض ضَروری نہیں، آپ مایوس نہ ہوں، اللّٰہ عزوجل بہتر سبب فرمادے گا۔ وہ نقشبندی اسلامی بھائی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے نہ مُرید تھے نہ طالب، البتہ آپ دامت برکاتہم العالیہ سے بے انتہا عقیدت رکھتے تھے۔ لہٰذا میں نے ان سے عرض کی کہ میرے پاس امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا تبرک (یعنی استعمال شدہ شے) ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ مومن کے جوٹھے میں شِفاء ہے۔ جب عام مومن کے جھوٹے میں اتنا اثر ہے تو اللّٰہ کے ولی کے تبرک کی کیسی بَرَکت ہوگی۔ یہ کہہ کر آم کی وہ گُٹھلی جو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے چوسی تھی (جس کے استعمال کی بَرَکت سے پہلے بھی چار ایسے مریض اللّٰہ و رسول عزوجل وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا سے شفاء یاب ہو چکے تھے جنہیں ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا) انہوں نے نہایت عقیدت کے ساتھ گٹھلی حاصل کی اور آنکھوں میں اُمّید کے چراغ جلائے ساتھ واپس لوٹ گئے۔ تیسرے دِن وہ نقشبندی اسلامی بھائی نے انتہائی خوشی کے عالم میں فون کیا کہ الحمدللہ عزوجل میں جو کہ پانی نہیں پی سکتا تھا، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے تبرک کی بَرَکت سے سے ایسا کرم ہوگیا ہے کہ اب میں نے لوکی شریف کے شوربے میں چپاتی بھگو کر کھانا شروع کردی ہے۔ الحمدللہ عزوجل دَرْد میں بھی کمی ہے۔ دُعاء فرمائیں، اللّٰہ عزوجل مجھے کامل شفاء عطا فرمائے۔ پھر انہوں نے مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ کے مکتب سے تعویذاتِ عطاریہ حاصل کئے اور پلیٹوں (ایک مخصوص رُوحانی علاج) کا کورس بھی شروع کردیا، الحمدللہ عزوجل تعویذاتِ عطاریہ کی بَرَکت سے انہیں کچھ ہی عرصے میں اس موذی مَرَض سے نَجات مل گئی اور وہ مکمل صحتیاب ہو کر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے طالب بھی ہوگئے اور الحمدللہ عزوجل ربیعُ النُّور شریف ۱۴۲۵ھ کو جشنِ ولادت کی خوشی میں ہونے والے چراغاں وسجاوٹ میں بھرپور حصّہ لیتے نظر آئے۔ (ملخصاً رسالہ: برکاتِ تعویذاتِ عطاریہ، حصّہ دُوُم، ص ۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

فیضانِ اولیاء

فیضانِ اولیاء کے طلبگار چاہے مرید ہوں یا طالب یا اہلِ محبت اگر فُیوض وبَرَکات سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ اپنی عقیدت ومحبت کا عملی ثبوت دیتے ہوئے 'رضائے ربُّ الانام' کے مَدَنی کاموں کی کوشش سے اپنے شب وروز معطر کرنے کی سعی جاری رکھیں اِن شاءَ اللہ عزّ وجل چاہے مُریدہو یا طالب ہو یا اہلِ محبت ولیِ کامل کے فُیوض و بَرَکات کے جام سے ضَرور سیراب ہوگا۔

آسمان ہے جو ولایت کا اُسی چرخِ کُہن   کے چمکتے اِک ستارے حضرتِ عطار ہیں

وسوسوں کی کاٹ

وسوسہ : ان حکایات کوسُن کر وَسوَسے آتے ہیں کہ 'کیا اللہ عزّ وجل کے علاوہ بھی کوئی شِفاء دے سکتا ہے؟'

علاجِ وسوسہ : بے شک ذاتی طور پر صِرف اور صِرف اللہ عزّ وجل ہی شفاء دینے والا ہے، مگر اللہ عزّ وجل کی عطا سے اس کے بندے بھی شفاء دے سکتے ہیں۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اللہ عزّ وجل کی دی ہوئی طاقت کے بِغیر فُلاں دوسرے کوشفاء دے سکتا ہے تو یقیناً وہ کافِر ہے۔ کیوں کہ شِفاء ہو یا دواء ایک ذرّہ بھی کوئی کسی کو اللہ عزّ وجل کی عطا کے بِغیر نہیں دے سکتا۔ ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء واَولیاء علیہم السلام ورحمہم اللہ جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ مَحض اللہ عزّ وجل کی عطا سے دیتے ہیں، معاذَ اللہ عزّ وجل اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عزّ وجل نے کسی نبی یا وَلی کو مرض سے شفاء دینے کا کچھ عطا کرنے کا اختیار ہی نہیں دیا۔ تو ایسا شَخص حُکمِ قرآنی کو جھٹلا رہا ہے۔ پ۳ سورۂ الِ عمران کی آیت نمبر ۴۹ اور اُس کا ترجمہ پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عزّ وجل وَسوَسہ کی جڑ کٹ جائے گی اور شیطان ناکام ونامراد ہوگا، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے مُبارَک قَول کی حکایت کرتے ہوئے قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاُبرِیُٔ الاکمہ والابرص باِذنِ اللّٰہ (پ ۳، سورہ اٰل عمران، آیت: ۴۹)

ترجمۂ کنزالایمان : اور میں شفاء دیتا ہوں مادرزاد اندھوں اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں مُردے جِلا تا ہوں اللہ عزّ وجل کے حکم سے۔

دیکھا آپ نے ؟ حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللّٰہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام صاف صاف فرمار ہے ہیں کہ میں اللّٰہ عزَّ وجل کی بخشی ہوئی قدرت سے مادرزاد اندھوں کو بینائی اور کوڑھیوں کو شِفاء دیتا ہوں ۔حتیٰ کہ مُر دوں کو بھی زِندہ کر دیا کرتا ہوں ۔

اللّٰہ عزَّ وجل کی طرف سے انبیاء علیہم السلام کو طرح طرح کے اختیارات عطاء کیۓ گئے ہیں اور فیضانِ انبیاء سے اَولیاء کو بھی عطا کیۓ جاتے ہیں لہٰذا وہ بھی شِفاء دے سکتے ہیں اور بہت کچھ عطا فرما سکتے ہیں۔ (فیضانِ بسمِ اللّٰہ، صفحہ نمبر ۵۱ تا ۵۲)

حضرتِ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب نشر المحاسن الغالیہ کا مطالعہ فرمائیں ،انہوں نے بہت سے اہلِ سنّت کے اکابر ائمہ کرام اور مشائخ عظام سے بطور کرامت خارق عادت اشیاء یعنی پیدائشی نابینا کی آنکھیں روشن ہوجانا، یا چند لمحوں میں طویل سفر طے کر لینے کے واقعات وغیرہ کو نقل کیا ہے۔ (جامع کراماتِ اولیاء، ص ۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

طالب کی شرعی حیثیت

اِرادت کے پانچ حروف کی نسبت سے 5 سُوالات کے جوابات

(دارالافتاء احکامِ شریعت کے فتاویٰ)

سوال ۱ ﴾ اپنے پیر کی موجودگی میں کسی دوسرے مرشِدِ کامل کے ہاتھ پر طالب ہونے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب ﴾ اپنے پیرومرشِد کی موجودگی میں کسی دوسرے جامع شرائط پیر سے بیْعتِ بَرَکت کرتے ہوئے طالب ہونا جائز ہے۔اس سے جو کچھ حاصل ہواُسے اپنے پیر ہی کی عطا جانے۔

سیِّدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، 'دوسرے جامع شرائط سے طلبِ فیض میں حَرج نہیں اگرچہ وہ کسی سلسلہ صریحہ کا ہواور اس سے جو فیض حاصل ہواُسے بھی اپنے شیخ ہی کا فیض جانے۔ کما فی سبع سنابل مبارکۃ عن سلطان الاولیاء امام الحق والدین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ' (فتاویٰ رضویہ ج۲۶ ص ۵۷۹ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

اَحکامِ شریعت اور ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ میں ہے، 'تبدیل بَیعت بلاوجہ شرعی ممنوع ہے اور تجدید (یعنی طالب ہونا) جائز بلکہ مستحب ہے اور جو سلسلہ عالیہ قادِریہ میں نہ ہو اور اپنے شیخ سے بغیر انحراف کے اس سلسلہ میں بیعت کرے وہ تبدیل بیعت نہیں بلکہ تجدید ہے کہ جمیع سلاسل اسی سلسلہ اعلیٰ کی طرف راجع ہیں۔' (اَحکامِ شریعت حصّہ دوم ص ۱۲۹ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) ...... (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ حصّہ اوّل ص ۲۹ مشتاق بک کارنر مرکز الاولیاء لاھور)

ایک جامعِ شرائط شیخ کی حیات میں اُس کے مریدوں کو کسی دوسرے جامع شرائط شیخ کا طالب ہونا جائز ہے۔فتاویٰ فیض الرسول میں ہے، 'وہ پیر جو باحیات ہے اس کے مرید کو دوسرا پیر تعلیم، ذِکرواَذکار اور اجازت وخلافت دے سکتا ہے۔خاص کر اس صورت میں جب کہ مرید اپنے پیر سے بہت دُور ہو اور دوسرا پیر اسی سلسلہ کا شیخ ہو۔' (فتاویٰ فیض الرسول ج ۳ ص ۴۲۰، شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاھور)

مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ المنان فرماتے ہیں، 'بیشک ایک جامع الشرائط (پیر) کے ہاتھ پر بیعَتِ صحیح کرے پھر دوسرے سے بیعت ٹھیک نہیں طلبِ فیض کرسکتا ہے (یعنی طالب ہوسکتا ہے)۔ (فتاویٰ مصطفویہ ۵۳۷ شبیر برادرز)

مفتیِ اعظم علیہ الرحمۃ کے مرشد کریم حضرت سیِّدُ نا ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمۃ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں، 'اگر کوئی شخص کسی اور پیر کا مُرید ہو تو اُسے مُرید نہ کرے، طالب کرلینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔' (ملفوظاتِ عطاریہ، حصّہ ۸، ص ۱۱۹)

کسی بھی مصلحت یا فائدے کی وجہ سے دوسرے جامع شرائط پیر صاحب سے طالب ہونے پر جواز کا فتویٰ ہے اگرچہ پیر صاحب حیات ہوں جیسا کہ فتاویٰ رَضَویہ ج ۲۶ ص ۵۵۸ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور میں ہے نیز بزُرگانِ دِین سے طالب ہونا اور کرنا تواتر سے ثابت ہے۔خصوصاً محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اور حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے مستفاد ہوتا ہے۔

سوال ۲ مرید اور طالب میں کیا فرق ہے؟

جواب طالب اور مرید میں فرق بیان کرتے ہوئے سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، 'مُرید غلام ہے اور طالب وہ کہ غیبتِ شیخ (یعنی مرشد کی عدم موجودگی) میں بضَرورت یا باوجودِ شیخ کسی مصلحت سے، جسے شیخ جانتا ہو یا مریدِ شیخ غیرِ شیخ سے استفادہ کرے۔اسے جو کچھ حاصل ہو وہ بھی فیضِ شیخ ہی جانے۔' (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۶، ص ۵۵۷، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

سوال ۳ جس مرشد کامل سے طالب ہوئے کیا ان کا حکم بجالانا بھی ضروری ہے؟ کیا اپنے پیر کی طرح اس کے بھی حقوق ہیں؟

جواب طالب اپنے شیخ ثانی سے (یعنی جس مرشدِ کامل سے طالب ہوا) فیض حاصل کرتا ہے۔فیض کی تعریف کرتے ہوئے سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، 'فیض بَرَکات اور نورانیت کا دوسرے پر القاء فرمانا ہے۔' (فتاویٰ رضویہ ج ۲۶ ص ۵۶۳ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ طالب اپنے شیخ ثانی (یعنی جس سے طالب ہوا) سے کامل محبت کرے۔اُس کے احکام (جو بلاتاویلِ صریح خلافِ حکمِ خدا ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوں) بجالائے اور ہر وہ جائز کام کرے جس سے وہ خوش و راضی ہو۔اُس کی کامل تعظیم وتوقیر کرے اور اپنے اقوال وافعال وحرکات وسکنات میں اُس کی ہدایات کے مطابق (جو شریعت کے

خلاف نہ ہوں) پابند رہے تاکہ اُس سے فُیوض وبَرَکات حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکے۔

جب مرشدِ اوّل (جواس کا حقیقی مرشد ہے) اور مرشد ثانی (جس سے فیض حاصل کرنے کیلئے طالب ہوا ہے) کے کسی حکم میں بظاہر تعارُض آئے اور دونوں کے حکم عین شریعت کے مطابق ہوں تو مرشداوّل کے حکم کو ترجیح دے۔

سوال ٤ جس مرشِدِ کامل سے طالب ہوئے ان کیلئے کون سا لفظ استعمال کریں، شیخ، مطلوب یا رہبر؟

جواب سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے دوسرے مرشد کیلئے بھی **شیخ** (یعنی مرشِد) کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ٢٦، ص ٥٨٠، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

سوال ٥ اپنے پیر کی موجودگی میں کسی مرشِدِ کامل سے طالب ہونے کی ضرورت کب اور کن حالات میں پڑتی ہے؟

جواب طالب ہونے کی ضَرورت وجوہات کی بنا پر ہوتی ہے۔

اوّل پیرو مرشِد وفات پاجائیں اور طریقت کی تعلیم مکمل نہ ہو تو طالب ہونا بہتر ہے۔ سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اسی طرح کے استفتاء کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں، 'جائز ہے۔ (یعنی کسی بھی جائز وجہ کی بنا پر شریعت میں طالب ہونا دُرست ہے) اس پر شرع سے (یعنی شریعت میں) کوئی ممانعت نہیں جبکہ (جس سے طالب ہو) چاروں شرائط پیری (جو کتاب کے اِبتداء میں گزریں) کا جامع ہو اگر ایک شرط بھی کم ہے تو اس سے بیعتِ بَرَکت جائز نہیں۔ (بلکہ) اگر اس میں وہ شرطیں نہیں تو وہ پیر بنانے کے قابل ہی نہیں اب کسی دوسرے جامع شرائط کے ہاتھ پر بیعت چاہئے۔' (فتاویٰ رَضَویہ، ج ٢٦، ص ٥٧٥، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

دُوُم پہلے پیرومُرشِد موجود یعنی حیات ہوں لیکن کسی وجہ سے اُن سے اِستِفادہ دُشوار مثلاً پیر صاحب مُرید سے دُور رہتے ہیں اور یہ دُور رہنا استفادہ میں رُکاوٹ بھی بن رہا ہو، تو اس صورت میں کسی دوسرے جامع شرائط پیر صاحب سے طالب ہوسکتا ہے۔ البتہ اگر مرشِدِ کامل نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی غیر سیاسی تحریک کی صورت میں ایسا مضبوط اور وسیع سنّتوں بھرا نظام عطا کردیا ہو، جس کے ذَرِیعے مرید بظاہر مرشِد کی ظاہری صحبت سے دُور ہو مگر مرشد کی جانب سے ملنے والے تربیّت کے مَدَنی پھول جو ملفوظات و بیانات یا مَدَنی ماحول کی صورت میں اس کی تربیت کا ذَرِیعہ بن رہے ہوں تو پھر طالب ہونے کی وجہ نہ رہی۔ سیّدی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن سے عرض کی گئی کہ اپنا مرشِد موجود ہو مگر بوجوہات معقولہ واقعی اس سے تعلم محال، تو بغرضِ تعلیم طریقۂ کرام دوسرے شیخ سے طالب ہونا اولیٰ ہے یا بے علم رہنا بہتر ہے؟ آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا، 'جہل سے طلب اولیٰ ہے، یعنی طالب ہونا اولیٰ ہے مگر پیر صحیح سے انحراف جائز نہیں، جو فیض ملے اسے شیخ ہی کی عطا جانے۔' (فتاویٰ رَضَویہ ج ٢٦، ص ٥٨٣، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

وَاللّٰہُ تَعالیٰ اعلم و رسولہ عزّوجل و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

مفتی دارالِافتاء اَحکامِ شرِیعت

☆ جامع مسجد الخیر گلیکسی پارک ☆ بلاک ٢ کلفٹن بابُ المدینہ (کراچی)

٦ جمادی الاولیٰ ١٤٢٥ھ ٢٥ جون ٢٠٠٤ء

سالک اور مَجذوب کے اَحکام

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رِسالے ضیائے دُرود وسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں، 'جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دَس رَحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۶۴ مکتبہ دار القرآن و الحدیث ملتان)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

سُلوک کے معنیٰ راستے پر چلنا ہے اور راستے پر چلنے والے کو سالک کہتے ہیں۔ سالک! شریعت وطریقت دونوں کا جامع ہوتا ہے وہ لطائفِ روحانی کی بیداری سے دَرَجہ بدرَجہ ترقی کرتا ہے۔ اُس وجہ سے اُس کے شُعور کی سَکَت (یعنی قوت) قائم رہتی ہے اور اس کا شعور مغلوب نہیں ہوتا۔ جبکہ مجذوب لطائف کی بیداری سے یکدم روحانیت کی بلند منزلوں میں مُستَغرِق ہو کر رہ جاتا ہے۔ اُس کی شعوری صلاحیتیں مغلوب ہو جاتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ ہوش وحواس سے بے نیاز ہو کر دُنیاوی دلچسپیوں سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔ یعنی مجاذیب اللہ عزوجل کے وہ مخصوص بندے ہیں جنہیں دیگر مخلوق سے کوئی واسطہ وتعلق نہیں ہوتا۔ وہ از خود نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، نہ پہنتے ہیں نہ نہاتے ہیں، انہیں سردی گرمی نفع ونقصان کی خبر تک نہیں ہوتی۔ اگر کسی نے کھلا دیا تو کھا پی لیا، پہنا دیا تو پہن لیا، نہلا دیا تو نہا لیا، سردیوں میں بغیر کمبل چادر لئے سکون، گرمیوں میں لحاف اوڑھ لیں تو پرواہ نہیں۔ یعنی مجذوب (بظاہر) ہوش میں نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ شریعت کا مُکلَّف بھی نہیں ہوتا۔ یعنی اس پر شرعی احکام لاگو نہیں ہوتے۔ مگر وہ شرعی اَحکام کی مخالفت بھی نہیں کرتا۔

نَقشِ قَدَم

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہر ولی کسی نہ کسی نبی علیہ السلام کے نَقشِ قَدَم پر ہوتا ہے جیسے حضرت محبوبِ سبحانی سیدِ قطب ربانی سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے، 'میں بدرِ کامل نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمِ مبارَک پر ہوں'

اِسی طرح حالتِ جذب والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نَقشِ قدم پر ہیں کیونکہ آپ کو وہ طور پر تجلیاتِ الٰہی کی تاب نہ لا کر عالمِ جذب میں مست ہو گئے۔ مجذوب کو جذب کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے قُرب کے ذَرِیعے حاصل ہوتی ہے یعنی مجذوب وہ شخص ہے جو اللہ عزوجل کی مَحبت میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔

عظمتِ مجاذیب

کتابوں میں اولیاءِ کرام کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ مجاذیب کا ذِکرِ خیر بھی ملتا ہے۔ ان کی تقلید نہیں کی جا سکتی لیکن ان کی عظمت و رِفعت کو صوفیاءِ کرام نے تسلیم کیا ہے۔

علامہ عبدالمصطفےٰ اعظمی علیہ الرحمۃ نے مجذوب کی عظمت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے، بخاری شریف کی ایک حدیث ہے کہ جس کے مصداق مجذوب اولیاء ہیں۔ حضور اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ "بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے بال اُلجھے ہوئے اور گرد و غبار میں اَٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے خستہ حال ہوتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کے دَروازوں پر جائیں تو لوگ حقارت سے انہیں دھکا دے کر نکال دیں۔ لیکن خدا کے دربار میں ان کی مَحبوبیت کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ کسی بات کی قسم کھالیں تو پروردگارِ عالم عزَّ وجلَّ ضرور ضرور اُن کی قَسم پوری فرمادیتا ہے اور اُن کے مُنہ سے جو بات نکلتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ (مشاكة المصابيح، كتاب الرقاق، باب فضل الفقراء، رقم ۵۲۳۱، ج۳، ص۱۱۸)

روحانی منازل

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ مجذوبوں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ خود سلسلہ میں ہوتے ہیں۔ مگر ان کا کوئی سلسلہ، پھر ان سے آگے نہیں چلتا۔ یعنی مجذوب اپنے سلسلہ میں منتہی (یعنی کامل) ہوتا ہے، اپنا جیسا دوسرا مجذوب پیدا نہیں کرسکتا۔ وجہ غالبًا یہ ہے کہ مجذوب مقام حیرت ہی میں فنا ہوجاتا ہے اور بقاء حاصل کرلیتا ہے۔ اسلئے اُس کی غیر کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ (انوارِ رضا، ص۲۴۳)

بعض لوگ پیدائشی مجذوب ہوتے ہیں، بعض پر روحانی منازل طے کرتے ہوئے کسی مرحلے پر جذب کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے اور کچھ نفوسِ قدسیہ غلبۂ شوق اور وُفورِ عشق سے زِندگی کے آخری سالوں میں عالمِ استغراق میں چلے جاتے ہیں۔

ظاہری اور باطنی شریعت کی حقیقت

کچھ لوگ شریعت کے خلاف عمل کرنے والوں ، یعنی چرس اور بھنگ کے نشے میں دھت موالیوں کومجذوب یا فقیر کا نام دے کر، شریعت کے خلاف عمل کو (معاذ اللہ) ان کیلئے جائز قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں! یہ طریقت کا معاملہ ہے، یہ تو فقیری لائن ہے، ہر ایک کو سمجھ میں نہیں آسکتی۔ اگر ان لوگوں کو نماز نہ پڑھتا دیکھ کر پوچھا جائے تو (معاذ اللہ عزوجل) کہتے ہیں کہ یہ ظاہری شریعت، ظاہری لوگوں کیلئے ہے، ہم باطنی اجسام کے ساتھ خانہ کعبہ یا مدینے میں نماز پڑھتے ہیں تو یادرکھیں! یہ گمراہی ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ کیونکہ یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ باطنی شریعت یعنی طریقت کا مکھن اسی ظاہری دودھ سے پیدا ہوتا ہے اور باطنی علم اسی ظاہری علم سے عیاں ہوتا ہے۔

چنانچہ باطنی نماز یعنی نماز کا حضور اسی ظاہری نماز میں کمالِ استغراق اور پوری محویت کا نام ہے۔ اِسی سے اس کا ظہور اور اِسی نماز کی حسنِ ادائیگی سے ہی سینہ میں نُور اور باطنی سُرور پیدا ہوتا ہے۔ شرِیعت کے خلاف عمل کرنے والے جن گمراہ لوگوں کو ظاہری شریعت کی پابندی کی تاب اور طاقت نہ ہو، ان کے لئے باطنی شریعت کا حصول کس طرح ممکن ہے۔ جن کے پاس دودھ نہیں انہیں مکھن کہاں سے حاصل ہو۔ لہٰذا ایسے جاہل و بے عمل گمراہ لوگوں سے دُور رہنے میں ہی عافیت ہے۔

مگر بہت سے نادان لوگ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے باوُجود شریعت و طریقت سے ناواقفیت کی بنا پر نام نہاد فقیر یا باباؤں یا بہرُوپیوں کے ظاہری حلیے اور شُعبَدَہ بازی سے متاثر ہو کر اُن کے عقیدت مند بن جاتے ہیں، جس بنا پر وہ جرائم پیشہ لوگ با آسانی انہیں اپنا شکار بنالیتے ہیں۔ اس ضمن میں پانچ عبرت انگیز سچے واقعات اپنے لفظوں میں پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے، بغور مطالعہ فرمائیں:۔

شُعْبَدَہ بازی کے 5 عِبرت انگیز واقعات

{1} بابا دل دیکھتا ہے

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ تقریباً ۱۹۹۸ء کی بات ہے کہ میں Shoes کی دُکان میں نوکری کرتا تھا۔ایک دِن صبح کے وَقت ایک شخص دکان میں آیا جس کے گلے میں مالا ڈالی ہوئی تھی اور سر پر رومال اوڑھا ہوا تھا، لباس بھی صاف ستھرا تھا، ہاتھوں میں کئی انگوٹھیاں تھیں۔ وہ آکر سیٹھ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس سے پہلے کہ ہم اس سے کچھ معلوم کرتے، سیٹھ نے خود ہی اس سے پوچھا، بابا کیا چاہئے؟ مگر وہ شخص بات چیت کے بِغیر سیٹھ کو گھورے جارہا تھا، سیٹھ کے بار بار پوچھنے کے باوجود بغیر کوئی جواب دیئے مسلسل گھورے جارہا تھا۔ سیٹھ نے پھر پوچھا، بابا کیا لینا ہے؟ اب وہ بابا دھیمے اور پُر اَسرار لہجے میں بولا، بابا تیری قمیص لے گا، بول دے گا؟ سیٹھ گھبراسا گیا اور بولا بابا میری قمیص پرانی ہے، نئی قمیص منگوا دیتا ہوں۔ مگر وہ بولا ’’نہیں، بابا تیری ہی قمیص لے گا، بول دے گا؟‘‘ آخر سیٹھ نے پریشان ہو کر قمیص اُتارنا چاہی تو وہ فوراً بولا، رہنے دے، بابا دِل دیکھتا ہے۔ پھر کچھ دیر خاموش رہ کر بولا، بابا تیرے جوتے لے گا، بول دے گا؟ سیٹھ بولا، میرے جوتے بہت پرانے ہیں، نئے جوتے دے دیتا ہوں، وہ بولا نہیں! ’بابا تیرے جوتے لے گا‘ بول دے گا؟ سیٹھ اپنے جوتے دینے لگا، تو وہ ایک دم بولا نہیں، بابا دِل دیکھتا ہے، اپنے جوتے اپنے پاس رکھ۔ بابا دِل دیکھتا ہے؟ پھر کچھ دیر ٹکٹکی باندھے گھور گھور کر سیٹھ کو دیکھتا رہا، سیٹھ نے گھبرا کر پوچھا، بابا کیا چاہئے؟ بولا ’جو مانگوں گا دے گا؟‘ سیٹھ بولا، بابا آپ بولو کیا لینا ہے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہ کر بولا، اگر میں یہ بولوں کہ ’اپنی جیب کے سارے پیسے دیدے‘ تو کیا تو بابا کو دے دے گا؟ اب سیٹھ چونکا، مگر شاید اس شخص نے کوئی عمل کیا ہوا تھا۔ چنانچہ سیٹھ نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب کی تمام رقم نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔ اس بابا نما شخص نے نوٹ ہاتھ میں لئے اور کچھ دیر اُلٹ پُلٹ کر دیکھتا رہا، پھر بولا، بابا دِل دیکھتا ہے؟ لے اپنے پیسے واپس لے، بابا پیسوں کا کیا کرے گا؟ بابا دِل دیکھتا ہے، یہ کہتے ہوئے تمام نوٹ واپس کر دیئے اور خاموش ٹکٹکی باندھے سیٹھ کو گھورنے لگا اور کچھ دیر بعد مسکرا کر بولا، اگر بابا تجھ سے تیری تجوری کی ساری رقم مانگے تو کیا بابا کو دے دے گا؟ بول ’بابا دِل دیکھتا ہے‘ بول دے دے گا۔ چونکہ وہ اب تک بابا نما پُراَسرار شخص تمام چیزیں مانگ کر پھر ’بابا دِل دیکھتا ہے‘ کہہ کر واپس کر چکا تھا، لہٰذا سیٹھ نے تاخیر کے بغیر تجوری خالی کرنا شروع کر دی۔ اس شخص نے اپنا رومال سامنے بچھایا اور رقم اس میں رکھنے لگا۔ پھر اس کو باندھ کر گانٹھ لگا دی اور مسکرا کر بولا، بابا اگر یہ ساری رقم لے جائے، تو تجھے بُرا تو نہیں لگے گا۔ سیٹھ بولا، بابا میں نے پیسے آپ کو دے دیئے ہیں اب آپ جو چاہیں کریں۔ وہ پھر بولا، نہیں، تو یہ سوچ رہا ہے کہ کہیں یہ رقم لے نہ جائے۔ بابا دِل دیکھتا ہے، بابا دِل دیکھتا ہے، کہتے کہتے وہ پر اسرار انداز پوٹلی ہاتھ میں لئے اُٹھا اور دوکان سے نیچے اُتر گیا۔ ہم سب سکتے کے عالم میں کچھ دیر تو ایک دوسرے کے چہرے دیکھتے رہے، پھر ایک دم سیٹھ چیخا، ارے وہ شخص مجھے لُوٹ کر چلا گیا، اسے پکڑو۔ مگر باہر جا کر دیکھا تو وہ پُر اَسرار شخص غائب ہو چکا تھا، بہت تلاش کیا لیکن وہ شخص نہ ملا اور یوں سیٹھ ہزاروں کی رقم گنوا بیٹھا۔

{2} پُر اَسرار بوڑھا

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ غالباً ۱۹۹۱ء کی بات ہے میں نیا نیا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا تھا اور گورنمنٹ اسکول میں بطورِ استاد ملازمت تھی۔

ایک دِن میں اپنی کلاس میں بچوں کو پڑھا رہا تھا کہ اچانک اسکول میں ایک پُر اَسرار بوڑھا جس کی داڑھی کے بال آپس میں الجھے ہوئے تھے، سر ننگا تھا، بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس چہرے پر چشمہ لگائے داخل ہوا، اور قریب آ کر کہنے لگا، بیٹا مدینے جائے گا، بیٹا مدینے جائے گا۔ مدنی ماحول کی برکت سے چلِ مدینہ کی خواہش تو پیدا ہو ہی چکی تھی۔ لہٰذا یہ سن کر میں اس کی جانب متوجہ ہوا۔ پُر اَسرار بوڑھے نے قریب آ کر گفتگو کرتے کرتے سامنے رکھی کاپی میں سے کاغذ کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر لپیٹا اور میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے اسے کھولا تو اس میں تعویذ کی طرح گہرے سرخ رَنگ کی تحریر موجود تھی، جس میں 'مدینے جائے گا' وغیرہ لکھا ہوا تھا۔ میں چونکہ اس طرح نظر بندی کے واقعات سن چکا تھا، لہٰذا محتاط ہو کر کہنے لگا، بابا بس دعا کریں۔ وہ بڑے پراَسرار انداز میں قریب آ کر بولا، بیٹا، بابا کو پیسے نہیں دے گا؟ بابا دعا کرے گا۔ میری جیب میں دو روپے تھے نکال کر دیئے، تو بولا بس، اتنے کم، یہ کہتے کہتے اس نے نوٹ ہاتھ میں لیا اور اوپر کی جانب لے جا کر میرا ہاتھ پکڑا اور میری ہتھیلی پھیلا کر اوپر اپنے ہاتھ سے نوٹ کو دبایا تو حیرت انگیز طور پر اس نوٹ میں سے پانی ٹپکنا شروع ہو گیا، حتیٰ کہ میری ہتھیلی پانی سے بھر گئی۔ میں نے گھبرا کر پانی نیچے گرا دیا۔ وہ مجھ سے مایوس ہو کر مجھے گھورتا ہوا، ہیڈ ماسٹر کے کمرے جا پہنچا، اس کے سامنے بھی شعبدے بازی کرتا رہا، مثلاً کنکر اُٹھا کر ہیڈ ماسٹر کے مُنہ میں رکھا تو وہ شکّر بن گئی۔ اس نے کچھ پیسے ہیڈ ماسٹر سے اور کچھ دیگر اساتذہ کرام سے دھوکے کے ذَریعے حاصل کئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکول سے باہَر نکلا اور غائب ہو گیا۔

{3} فقیر دُعا کرے گا

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ میری پینٹر کی دکان تھی۔ کم وبیش 10:00 بجے صبح میں بورڈ پر لکھائی میں مصروف تھا کہ پیچھے سے سلام کی آواز آئی، میں نے جواب دیتے ہوئے مڑ کر دیکھا تو سامنے ایک شخص کھڑا تھا، جس کے سر پر سفید ٹوپی تھی، چہرے پر شیو بڑھی ہوئی تھی، کالے رنگ کا لمبا کرتا پہنا ہوا تھا۔ میں سمجھا کوئی فقیر ہے، لہٰذا میں نے اسے کچھ پیسے دے کر فارغ کرنا چاہا تو عجیب انداز میں مسکرایا اور کہنے لگا، میں پیسے لینے والا فقیر نہیں، میں تو قلندر سائیں کا فقیر ہوں۔ قلندر سائیں کے پاس جا رہا تھا، تجھے دیکھا تو ملنے چلا آیا، بول کیا مانگتا ہے؟ بابا دینے آیا ہے۔ میں بولا، بابا دعا کرو، یہ سن کر اس نے سامنے رکھا چھوٹا سا لکڑی کا ٹکڑا اٹھایا اور مُنہ میں چبا کر کچھ دیر بعد باہر نکالا تو وہ الائچی کی صورت اختیار کر چکا تھا۔ میں بڑا متاثر ہوا! سمجھا، یہ کوئی اللہ والا ہے جو آج میرے نصیب جگانے آیا ہے۔ اس نے مجھے وہ الائچی کھانے کیلئے دی تو میں نے منہ میں رکھ لی اور بولا آپ بیٹھئے میں چائے منگواتا ہوں، مگر اس نے کہا فقیر چائے نہیں پیتا، بول تو کیا مانگتا ہے؟ مجھے تو پریشان لگتا ہے۔ دشمنوں نے باندھ رکھا ہے، فقیر آج دینے آیا ہے، مانگ کیا مانگتا ہے؟ میں نے پھر دعا کیلئے عرض کی تو کہنے لگا فقیر قلندر سائیں پر جائے گا، نیاز کرے گا، تیرے لئے دُعا کرے گا، تُو نیاز کے لئے پیسے دے گا۔

پیسے مانگنے پر میں چونکا، مگر یہ سوچ کر خاموش رہا کہ ہوسکتا ہے یہ کوئی اللہ والا ہو اور مجھے آزما رہا ہو۔ لہٰذا میں نے 100 روپے نکال کر دیئے تو بولا، اتنے کم پیسے، قلندر کی نیاز، سائیں قلندر کا معاملہ ہے، فقیر دعا کرے گا، فقیر دینے آیا ہے۔ بول کیا مانگتا ہے؟ قلندر سائیں کی نیاز کیلئے اور پیسے دے تاکہ فقیر خوش ہو کر دعا کرے، فقیر کو خوش نہیں کرے گا؟ میں نے 100 روپے اور نکال کر دے دیئے، مگر اس نے شاید میری جیب میں مزید رقم دیکھ لی تھی، لہٰذا اس کا اصرار جاری رہا، مجھ پر اب عجیب گھبراہٹ سی طاری ہوگئی تھی، لہٰذا میں نے 100 روپے مزید دیئے اور ہمت کر کے ذرا سخت لہجے میں بولا، بس بابا میں اس سے زِیادہ نہیں دے سکتا، آپ جاؤ میرے لئے دعا کرنا، اس پر وہ یہ کہتے ہوئے، فقیر دینے آیا ہے، بول کیا مانگتا ہے؟ فقیر دعا کرے گا، فقیر دعا کرے گا۔ قلندر سائیں کا معاملہ ہے، بول کیا مانگتا ہے؟ فقیر دعا کرے گا۔ کہتے کہتے دکان سے نیچے اُتر گیا، میں بعد میں انتہائی افسوس کرتا رہا کہ وہ مجھے بے وقوف بنا کر300 روپے لے گیا۔

{4} تکیے کے نیچے 500 کا نوٹ

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ غالباً ۱۹۷۵ء کی بات ہے میرے دادا جن کی عمر کم وبیش ستر سال تھی ۔ وہ پنج وَقتہ نمازی تھے اور چہرے پر داڑھی بھی تھی ۔ایک روز دوپہر کے وَقت کسی سنسان گلی سے گزر رہے تھے کہ اچانک پیچھے سے دو افراد کی تیز گفتگو سنائی دی۔انہوں نے پیچھے مڑکر دیکھا تو ایک شخص جس نے سر پر رومال اوڑھ رکھا تھا، چہرے پر داڑھی تھی، لباس بھی صاف ستھرا تھا، تیز رفتاری سے چل رہا تھا اور پیچھے ایک شخص عاجزی کے ساتھ کچھ عرض کرر ہا تھا۔ جب یہ لوگ میرے دادا کے قریب پہنچے تو عرض کرنے والا شخص دادا سے مخاطب ہوکر کہنے لگا، حضور ان سے میری سفارش کردیں، میں غریب آدَمی ہوں، انہوں نے مجھے ایک 'وِرْد' پڑھنے کیلئے دیا تھا اور کہا تھا کہ کسی کو بتانا مت صبح روزانہ تیرے تکیے کے نیچے سے پانچ سو روپے کا نوٹ نکلا کرے گا، یوں 'روزانہ پانچ سو کا نوٹ ملنے لگا' میں خوشحال ہوگیا، بس مجھ سے یہ غلطی ہوگئی کہ یہ بات میں نے کسی کو بتادی اور وہ پیسے ملنا بند ہوگئے، آپ ان سے میری سفارش کردیں۔ میرے دادا نے اس شخص کو کہا کہ بیچارہ غریب آدمی ہے، غلطی ہوگئی اس کو معاف کردیں، اس پر وہ اس شخص سے بولا کہ ان بُزُرگ کے کہنے پر معاف کرر ہا ہوں۔ جا اب روزانہ دوبارہ پانچ سو روپے کا نوٹ ملنا شروع ہوجائے گا، مگر کسی سے کہنا مت۔

وہ شخص خوشی خوشی وہاں سے روانہ ہوگیا۔اب گلی میں وہ شخص اور میرے دادا رہ گئے۔ وہ شخص میرے دادا سے کہنے لگا، چاچا آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔ میں آپ کی کیا مدد کرسکتا ہوں؟ دادا حضور جو مُعاشی طور پر انتہائی پریشان تھے، رو پڑے اور اسے اپنا خیر خواہ سمجھ کر اپنی پریشانی بتانے لگے۔اس نے میرے دادا کو تسلی دیتے ہوئے کہا، آپ ہمت رکھیں سب صحیح ہوجائے گا، آپ کے پاس کچھ رقم ہو تو لاؤ میں اس پر دَم کردوں، اس سے ایسی برکت ہوگی کہ تمہاری ساری پریشانیاں دُور ہوجائیں گی۔ دادا بے چارے کیا دیتے، ان کی جیب میں چند سکے تھے وہ ہی نکال کر دیئے کہ اس پر دم کرو۔ مگر وہ بولا نوٹ نہیں ہیں تو چلو آپ کے ہاتھ میں جو گھڑی ہے وہی لاؤ میں اس پر دم کردیتا ہوں۔ دادا نے گھڑی ہاتھ سے اتار کر اس کو تھما دی۔ اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اس میں گھڑی ڈالی اور دم کر کے لفافہ دادا کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا اسے لے جا کر گھر میں رکھ دو اور صبح کھول کر دیکھنا آپ حیرت زدہ ہوجاؤ گے، مگر صبح تک بالکل خاموش رہنا، ایک لفظ بھی نہیں بولنا۔ پھر لفافہ کھول کر دیکھنا تو انتہائی حیرت انگیز منظر دیکھنے کو ملے گا۔ بے چارے دادا حضور گھر میں آکر خاموش بیٹھ گئے۔ گھر والے بات کریں تو کوئی جواب نہ دیں۔ سب گھر والے پریشان تھے کہ انہیں کیا ہوگیا۔ خیر جیسے تیسے رات گزاری اور صبح دادا نے جیسے ہی لفافہ کھول کر دیکھا تو اس شخص کے کہنے کے بالکل مطابق واقعی دادا حیرت زدہ رہ گئے کہ اس لفافے میں گھڑی کی جگہ دو پتھر رکھے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر وہ کفِ افسوس مَل کر رہ گئے اور سارے گھر والوں کو اپنی خاموشی کی وجہ بتا کر مذکورہ واقعہ سنایا۔

{5} دل اچھل کر حلق میں آگیا

میرپور خاص (سندھ) کے مقیم ایک شخص نے بتایا کہ میں ایک دِن ریلوے اسٹیشن کے قریب سے گزر رہا تھا کہ ایک ادھیڑ عمر شخص نے مجھے اِشارے سے اپنے قریب بلایا۔ میں سمجھا شاید یہ کوئی مسافر ہے اور راستہ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے پُراَسرار انداز میں میرا ہاتھ پکڑا اور میرے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے وہ بات کہی جسے صِرف میں جانتا تھا، یا میرے گھر والے۔ میں وہ بات سن کر چونکا تو وہ مسکرا کر کہنے لگا 'اور کیا جاننا چاہتا ہے؟ اللہ والے دِل کی باتیں جان لیتے ہیں، جا تیری ساری پریشانیاں ختم ہو جائیں گی، اللہ والے کی دُعا ہے، جا چلا جا، تیرا ستارہ بہت جلد چمکنے والا ہے۔' یہ سن کر میں تو اس کا گرویدہ ہو گیا اور بے ساختہ اس کے ہاتھ چوم لئے اور کہنے لگا کہ آپ اللہ والے ہیں، مجھ پر کرم فرمادیں۔ یہ سن کر اس نے کچھ دیر کیلئے سر جھکا لیا اور پھر بولا، رقم دے تو میں دُگنی کردوں۔ میں نے فوراً 100 کا نوٹ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس نے وہ نوٹ ہاتھ میں لیا اور کچھ پڑھنے کے بعد اس پر دَم کر کے میری ہتھیلی پر رکھا اور مٹھی بند کر دی۔ پھر کہا، مٹھی کھول......! جیسے ہی میں نے مٹھی کھولی تو حیران رہ گیا کہ اس میں سوسو کے دو نوٹ موجود تھے۔

جب وہ شخص مڑ کر جانے لگا تو میں اس کے پیچھے لگ گیا کہ بابا آپ مزید کرم کریں۔ اس پر اس نے ناراضگی والے انداز میں کہا کہ تُو لالچی ہو گیا ہے، دُنیا مردار کی مانند ہے، اِس کے پیچھے مت پڑ، نقصان اُٹھائے گا۔ مگر میرا اِصرار جاری رہا تو اس نے کہا کہ 'اچھا سو کا نوٹ ہے تو نکال۔' میں نے فوراً جیب سے 1000 کا نوٹ نکالا اور اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس نے حسبِ سابق دَم کر کے نوٹ میری مٹھی میں دبا دیا۔ میں نے مٹھی کھولی تو حیرت انگیز طور پر میرے ہاتھ میں ہزار ہزار کے دو نوٹ تھے۔ میں نے سوچا کہ آج موقع ملا ہے اس سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ لہٰذا میں نے اس سے کہا آپ میرے ساتھ میرے گھر چلیں تاکہ میں آپ کی کچھ خدمت وغیرہ کردوں۔ تو وہ کہنے لگا کہ خدمت کیا کرے گا، تُو نے گھر کی رقم اور زیورات دُگنے کرانے ہیں۔ یہ سن کر میرے دِل کی کلی کِھل گئی۔ میں نے کہا، بابا! آپ کرم فرمائیں۔ وہ کہنے لگا: اللہ والے دُنیا سے سروکار نہیں رکھتے، گھروں پر نہیں جاتے، جا گھر جا اور رقم و زیورات یہیں لے آ، میں دُگنا کردوں گا، مگر کسی کو بتانا مت، ورنہ مجھے نہ پاسکے گا۔ میں اُلٹے قدموں گھر پہنچا اور کم و بیش ڈیڑھ لاکھ نقد رقم اور گھر کے تمام سونے کے زیوارت تھیلی میں ڈالے اور بھاگم بھاگ اس کے پاس جا پہنچا تو وہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے تھیلی ہاتھ میں لے لی اور مجھ سے کہا: آنکھیں بند کر لے، رقم زِیادہ ہے، لہٰذا پڑھائی بھی زِیادہ کرنا ہوگی۔ تقریباً پانچ منٹ میں آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا۔ پھر اس نے کہا: آنکھیں کھول، میں نے زیورات اور رقم پر دم کر دیا ہے، جا سیدھا گھر جا، مڑ کر دیکھنا نہ، راستے میں کسی سے بات نہ کرنا، گھر جا کر تھیلا کھولنا تو دِل اچھل کر حلق میں آجائے گا۔ میں نے اس کے ہاتھ چومے اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا گھر پہنچا۔ گھر پہنچ کر میں نے دروازے

اور کھڑکیاں وغیرہ بند کیں اور دھڑکتے دِل کے ساتھ جیسے ہی رقم اور گھر کے تمام زیورات نکالنے کیلئے تھیلا کھولا تو واقعی اس شخص کے کہنے کے مطابق نہ صرف میرا دِل اچھل کر حلق میں آگیا بلکہ سر بھی چکرا گیا کیونکہ تھیلی میں سے ڈیڑھ لاکھ رقم اور زیورات غائب تھے اور اُن کی جگہ اخبار کی ردی بھری ہوئی تھی۔ میں بے ساختہ چیخنے لگا: 'اَرے میں لٹ گیا، وہ مجھے دھوکہ دے گیا۔ میری چیخ وپکار سن کر گھر کے تمام افراد جمع ہوگئے۔ میں نے انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ ہم نے اس کی تلاش میں نہ صرف اسٹیشن بلکہ شہر کا کونہ کونہ چھان مارا، مگر اس چالباز کا پتا نہ چل سکا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان شُعبدَہ بازوں کے واقعات سے پتا چلا کہ محض کسی کے ظاہری حلیے یا شعبدے بازی سے متاثر ہو کر اسے اللہ کا فقیر یا مجذوب نہیں سمجھ لینا چاہئے بلکہ ہر معاملے میں شریعت کو پیشِ نظر رکھنے میں ہی عافیت ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ مجذوب پر جذب کی کیفیت از خود طاری ہوتی ہے۔ جان بوجھ کر طاری نہیں کی جاتی۔

سچّے مجذوب

حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ مجذوب کی پہچان دُرود شریف سے (بھی) ہوتی ہے۔ اس کے سامنے دُرودِ پاک پڑھا جائے تو مُؤدَّب (یعنی باادب) ہو جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سچے مجذوب کو اس طرح پہچانا جاسکتا ہے کہ وہ کبھی بھی شریعتِ مطہرہ کا مقابلہ نہیں کرے گا۔ (جبکہ ظاہری وہ شرعی اَحکامات پر عمل کرتا نظر نہ آئے) یعنی باوجود ہوش میں نہ ہونے کے، اس پر اگر شرعی اَحکام پیش کئے جائیں تو نہ وہ انہیں رَد کرے گا اور نہ انہیں چیلنج کرے گا۔

حضرت سَیِّدی موسیٰ سُہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! **حضرت سیِدی موسیٰ سُہاگ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجذوبوں میں سے تھے، احمد آباد شریف (ہند) میں مزار شریف ہے۔ میں اِن کی زِیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ زنانہ وضع (عورتوں والا حلیہ) رکھتے تھے۔ ایک بار قحطِ شدید پڑا۔ بادشاہ، قاضی و اکابر جمع ہو کر حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس دُعا کے لئے گئے۔ آپ علیہ الرحمۃ انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دُعا کے قابل ہوں۔ جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری تو آپ علیہ الرحمۃ نے آسمان کی طرف مُنہ اُٹھا کر کچھ فرمایا۔ آپ کا فرمانا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اُمنڈ آئیں اور جل تھل بھر دیئے۔

ایک دِن نمازِ جُمعہ کے وَقت آپ (یعنی سیدی موسیٰ سہاگ علیہ الرحمۃ) بازار میں جارہے تھے، ادھر سے قاضی شہر جامع مسجد کو جاتے تھے، انہیں دیکھ کر، امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع (زنانہ حلیہ) مردوں کو حرام ہے۔ مردانہ لباس پہنئے اور نماز کو چلئے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا۔ چوڑیاں، زیور اور زَنانہ لباس اُتار کر (مردانہ لباس پہنا) اور مسجد کو چل دیئے، خطبہ سنا، جب جماعت قائم

ہوئی اور امام نے تکبیر کہی۔ اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی۔ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس اور چوڑیاں آگئیں۔
اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! اندھی تقلید کے طور پر، ان کے مزار کے بعض مُجاوِروں کو دیکھا کہ اب تک بالیاں، کڑے، جوشن (بازو کا ایک زیور) پہنتے ہیں، یہ گمراہی ہے۔ (الملفوظ شریف، حصّہ دوم، ص ۲۰۸)

سچّا وَجد

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ مزید فرماتے ہیں کہ سچے وَجد (یعنی بیخودی) کی پہچان یہ ہے کہ فرائض و واجبات میں مُخِل نہ ہو۔ حضرت سیِّد ابوالحسن احمد نوری علیہ الرحمۃ پر ایسا وَجد طاری ہوا کہ تین شب و روز اسی حالت میں گزر گئے۔ سید ابوالحسن احمد نوری علیہ الرحمۃ حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃُ الھادی کے زمانے کے تھے۔
کسی نے حضرت سیِّدالطائفہ جنید بغدادی علیہ رحمۃُ الھادی سے یہ حالت عرض کی، استفادہ فرمایا، نماز کا کیا حال ہے؟ عرض کی نماز کے وَقت ہوشیار ہوجاتے ہیں اور پھر وہی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عزّوجل ان کا وَجد سچّا ہے۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں نماز جب تک باقی ہے، کسی وَقت میں معاف نہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۲۴۱)
ایک صاحب صالحین رَحمھمُ اللّٰہُ المبین سے تھے، بہت ضعیف ہوئے، مگر پنجگانہ نماز باجماعت ادا فرماتے۔ ایک شب عشاء کی حاضری میں گر پڑے، چوٹ آئی۔ بعد نماز عرض کی! الٰہی (عزوجل) اب میں بہت ضعیف ہوچکا ہوں، بادشاہ اپنے بوڑھے غلاموں کو خدمت سے آزاد کردیتے ہیں، مجھے بھی آزاد فرمادے۔ ان کی دُعا قبول ہوئی، مگریوں کہ صبح اُٹھے تو مجنون (یعنی دِیوانے) ہوچکے تھے۔ (معلوم ہوا جب تک عقل باقی ہے نماز معاف نہیں۔) (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۲۴۲)

مجذوب بَریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حقیقت یہ ہے کہ اللہ عزوجل والا کبھی اللہ عزوجل کے اَحکام کی مخالفت نہیں کرتا، ایک مجذوب دینا میاں (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تھے۔ بریلی شریف کا بچّہ بچّہ ان کے نام سے واقف تھا۔ انہوں نے ایک دفعہ ٹرین کو اپنی کرامت سے روک دیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دِن محلّہ سوداگران (بریلی شریف) تشریف لے گئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد کے قریب پہنچے تو اعلیٰ حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ مکان سے باہر تشریف لا رہے تھے۔ دینا میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کو دیکھ کر بھاگے اور ایک گلی میں چھپ گئے۔ لوگوں نے آپ کو دیکھا تو پہچانا اور کہا! کیوں بھاگتے ہو میاں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کچی زَبان میں فرمایا! بامولوا آروہے۔ (یعنی شرِیعت کے امام آرہے ہیں) لوگوں نے کہا، مولوی صاحب آرہے ہیں، تو کیا ہوا۔ (اب چونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تہبند گھٹنوں سے اوپر تھا) اسلیئے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، پھر ج کھلے بھٹے ہیں؟ (یعنی میرا سَتر کھلا ہوا ہے)۔
سبحان اللہ عزوجل اعلیٰ حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کی یہ شان، بارگاہِ الٰہی عزوجل میں یہ مقبولیت کہ بڑے بڑے قطب وابدال رحمھم اللہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اعلیٰ مرتبہ عالیہ کی قدر کرتے تھے۔ بلکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں، معرفتِ الٰہی عزوجل کے اَسرار و رموز سمجھنے کیلئے حاضری دیا کرتے تھے۔ (تجلّیاتِ احمد رضا، مجددِ وقت کا احترام، ص ۴۸)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی عظمت و مقام سے متعلق ایک اور ایمان افروز سچا واقعا پیش خدمت ھے، پڑھیئے اور جھومئے۔

مجذوب زمانہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجذوب زمانہ حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ بریلی شریف کے مشہور بُزرگ گزرے ہیں۔آپ پر بھی اکثر جذب (وہ حالت جو مجذوب فقیروں کیلئے مخصوص ہے) کی کیفیت طاری رہتی تھی۔ ۱۳۱۶ھ کا واقعہ ہے کہ حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں تشریف لائے اور (ناواقفیت کی بنا پر) فرمانے لگے، حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکومت زمین پر نظر آرہی ہے، آسمان پر نظر نہیں آتی؟ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا، حضور پرنور، شہنشاہِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکومت جس طرح زمین پر ہے، اسی طرح آسمان پر بھی ہے۔حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ نے پھر (ناواقفیت کی بنا پر) عرض کیا، حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکومت زمین پر نظر آرہی ہے، آسمان پر نظر نہیں آتی؟ (بُزرگوں سے اس طرح کے جملے نکلنا یا تو حالت سکر کی بنا پر ہوتا ہے یا ناواقفیت کی بنا پر آپ علیہ الرحمۃ کا اس طرح معلوم کرنا، ناواقفیت کی بنا پر تھا۔) اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے پھر فرمایا، کسی کو نظر آئے یا نہ آئے لیکن میرے آقا، شہنشاہِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکومت بَحر و بَر، خشک و تر، بَرگ و ثمر، شجر و حجر، شمس و قمر، زمین و آسمان، ہر شے پر، ہر جگہ جاری تھی، جاری ہے اور جاری رہے گی۔ یہ جواب سن کر حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ چلے گئے۔

یقینِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃُ المنّان کی عمر شریف صِرْف چھ سال کی تھی اور اس وقت آپ علیہ الرحمۃ چھت پر تشریف فرما تھے کہ اچانک چھت پر سے گر پڑے۔ والدہ صاحبہ نے تشویش میں اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کو آواز دی اور فرمایا، تم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ابھی ایک مجذوب سے الجھے اور وہ شاید غُصّے میں چلے گئے، دیکھو جبھی تو یہ مصطفیٰ رضا (علیہ الرحمۃ) چھت پر سے گر پڑے، مجذوبوں سے اُلجھنا نہیں چاہئے۔اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا، مصطفیٰ رضا (علیہ الرحمۃ) چھت پر سے گرے تو ہیں، لیکن انہیں (اِن شاءَ اللہ عزوجل) چوٹ نہیں لگی ہوگی۔

مقامِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

دیکھا تو واقعی آپ کے میٹھے میٹھے مدینے کے مُنّے شہزادے (مصطفیٰ رضا علیہ الرحمۃ) صحیح سلامت مسکرا رہے تھے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا، اللہ عزّ وجل اگر ایسے مصطفیٰ رضا (علیہ الرحمۃ) ہزار بھی عطا فرمائے، تو بھی خدا عزّ وجل کی قَسم! ان سب کو شریعتِ مطہرہ پر قربان تو کرسکتا ہوں۔ لیکن شریعتِ مطہرہ پر کوئی حرف نہ آنے دوں گا۔

کمالِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

پھر فرمایا، مجذوب تو فقیر کے پاس اِصلاح کے لئے تشریف لاتے ہیں اور یہ کام فقیر کے سپُرد ہے۔ حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمۃ زمین کی سیر فرما چکے تھے، اب آسمان کی سیر فرمانے جا رہے تھے، لہٰذا اس نظر کی ضَرورت تھی، جس سے حضور شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِختیارات آسمان پر بھی ملاحظہ فرماتے۔ اس لئے فقیر کے پاس تشریف لائے، الحمدللہ عزّ وجل انہیں وہ نظر عطا کر دی گئی۔

طفیلِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

کچھ دیر کے بعد حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمۃ دوبارہ پھر تشریف لائے اور لپکتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی طرف بڑھ کر معانقہ کیا (یعنی سینے سے لپٹ گئے) اور پیشانی چوم لی۔ پھر فرمایا، خدا عزّ وجل کی قَسم! جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکومت زمین پر ہے، اسی طرح آسمان پر بھی، بلکہ ہر جگہ ہر شے پر، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکومت دیکھ رہا ہوں۔ الحمدللہ عزّ وجل آپ کے طفیل، اب آسمان پر بھی مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکومت نظر آرہی ہے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۷، ص ۴۹)

جانتے تھے تجھے قطب و ابدال سب	کرتے تھے مجذوب و سالک اَدب
تیری چوکھٹ پہ خم اہلِ دل کی جبین	سیّدی مرشدی شاہ احمد رضا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ واقعات سے پتہ چلا کہ ہمیں ہر معاملہ میں شریعت ہی کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے اور اگر کسی خوش نصیب کو اس پُرفتن دَور میں کسی پیرِ کامل کے دامن سے وابستگی کی سعادت مل جائے، تو اس کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ طریقت سے متعلق علم حاصل کرکے مرشدِ کامل کے حقوق کو بھی پیشِ نظر رکھے تاکہ وہ 'یک درگیر محکم گیر' یعنی 'ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی سے پکڑ' پر مضبوطی سے کاربند رہ کر دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل کرسکے، ورنہ شریعت و طریقت سے ناواقفیت ایک مرید کیلئے نہ صِرف دُنیا اور آخرت کے عظیم نقصان بلکہ ایمان کے لئے بھی سخت خطرہ کا باعث بن سکتی ہے۔

کامل مریدین کے دوسچے اور عبرتناک واقعات اپنے لفظوں میں پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے، مُلاحظہ فرمائیں:۔

﴿۱﴾ نام نہاد پیر نما عامل

ایک اسلامی بھائی جودعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، سر پر سبز عمامے کا تاج اور چہرے پر سنّت کے مطابق داڑھی بھی تھی۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مصروف رہتے۔ وہ قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بھی مرید تھے، انہوں نے بتایا کہ ہمارے گھر میں چونکہ دُنیوی ماحول تھا، لہٰذا ایک دِن بڑے بھائی گھر میں کسی عامل کو لے آئے، جو پیر بھی کہلاتا تھا۔ شروع شروع میں اس نے میرے اور میرے گھر والوں کے سامنے دعوتِ اسلامی اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خوب تعریفیں کیں۔ مگر آہستہ آہستہ میری غیر موجودگی میں گھر والوں کو دعوتِ اسلامی اور قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بدظن کرنے کی کوشش کرنا شروع کردی۔ جس کے نتیجے میں گھر والے میرے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ پر بے جا اعتراضات کرنے لگے۔ میں نے بہت سمجھایا مگر وہ نام نہاد پیر نما عامل گھر والوں کو اپنے دامِ تزویر (یعنی مکروفریب کے جال) میں پھانس چکا تھا۔

گھر والے ایک عرصہ سے چند گھریلو مسائل کی بنا پر سخت پریشان تھے۔ ایک دِن اس نام نہاد پیر نے گھر والوں کو بتایا کہ میں نے رات چلہ کھینچا تو مجھے معلوم ہوا کہ تم لوگوں پر کسی نے زبردست کالا علم کرا رکھا ہے، تم تمام سب کی معیاد رکھی جاچکی ہے، علاج انتہائی دُشوار ہے اور تم سب کی جان سخت خطرے میں ہے، مگر آپ لوگ مت گھبرائیں۔ میں اپنی جان خطرے میں ڈال کر بھی تمہاری مشکل کے حل کے لئے کوشش کروں گا۔ اس طرح گھر والوں کو اس نے اُلٹی سیدھی باتیں بتا کر اپنا گرویدہ کرلیا۔ اب تو گھر والے مجھے مدنی ماحول سے سختی سے روکنے لگے۔ میں بڑا پریشان تھا کہ کیا کروں؟ دِن بدن گھر والوں کے دِل میں اس نام نہاد عامل کی عقیدت ومحبت بڑھتی ہی جارہی تھی۔

چند ماہ بعد اتفاقاً گھر والوں کے سامنے یہ بات کھلی کہ وہ عامل جسے یہ اللہ عزوجل کا مقبول بندہ سمجھ بیٹھے ہیں، بڑے بھائی سے مسائل کے حل کے بہانے کم وبیش 80,000 روپے لے چکا ہے۔ یہ سن کر گھر والوں کے پیروں تلے زمین نکل گئی کہ ایک تو ہم ویسے ہی بہت پریشان تھے مزید یہ آفت! انہوں نے بھائی سے پوچھا کہ اس عامل کو پیسے دیتے وَقت تم نے ہمیں بتایا کیوں نہیں؟ تو اس نے بتایا کہ عامل نے سختی سے منع کیا تھا کہ کسی کو مت بتانا ورنہ سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔

خیر جب اس عامل سے بات کی گئی اور رقم واپسی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ نادم ہونے کے بجائے سخت طیش میں آگیا اور دھمکیاں دینے لگا کہ مجھے تنگ مت کرو میں نے یہ پیسے تمہارے لئے ہی خرچ کئے ہیں۔ اگر میری باتیں اور لوگوں سے کروگے تو ایسا عمل کروں گا کہ تمہارے بچے پاگل یا معذور ہوجائیں گے۔

اس طرح ڈرانے والی باتیں سن کر تمام گھر والے خوفزدہ ہوگئے اور یہ فیصلہ کیا کہ جو پیسے چلے گئے، انہیں بھول جائیں اور اسے آئندہ اپنے گھر نہ بلایا جائے۔ مگر وہ بن بلائے آنے اور مزید پیسوں کا مطالبہ کرنے لگا۔ پیسے نہ ملنے پر دھمکیاں دیتا، ہم بڑے پریشان تھے۔ میں نے موقع غنیمت جان کر گھر والوں کا ذِہن بنایا اور تمام گھر والوں کو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مرید بنوادیا اور مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کے بستے سے رابطہ کیا، تعویذاتِ عطاریہ لئے اور کاٹ کروائی، جس سے گھر والوں کی گھبراہٹ میں کمی ہوئی اور غیر متوقع طور پر تعویذاتِ عطاریہ کی برکت سے اس نام نہاد عامل پیر نے خود ہی آنا چھوڑ دیا۔ اس طرح امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید ہونے کی برکت سے ہم سب گھر والوں کی اس آفت سے جان چھوٹ گئی۔

﴿۲﴾ عقیدت کی تقسیم کے نقصانات

ایک بیس سالہ نوجوان نے بتایا کہ کم وبیش چار سال پہلے میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مرید بن گیا اور اجتماع میں پابندی سے آنے لگا۔ روزانہ دَرس دیتا اور مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت بھی کرتا اور پابندی کے ساتھ مدنی اِنعامات کا کارڈ بھی پُر کرتا، رمضانُ المبارَک میں سنّتوں بھرا اجتماعی اعتکاف کرنے کی سعادت بھی پائی اور وہاں مجھے سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔

اس شخص کا کہنا ہے کہ ہائے میری بدنصیبی کہ میں اللہ کے ایک ولی سے مرید ہونے کے باوجود طریقت کے اصولوں سے ناواقف ہونے کے باعث اِدھر اُدھر بھٹکنے کا عادی تھا۔ کاش کہ 'یک دَرگیر مُحکم گِیر' یعنی 'ایک دروازہ پکڑ مضبوطی سے پکڑ' پر کاربند رہتا اور صِرف اپنے پیرو مرشد کی محبت اور جلوے دِل میں بسائے رکھتا تو آج میں یوں برباد نہ ہوتا، کاش میری عقیدت کا مِحْوَر صِرْف میرے مرشِد ہوتے، کاش! میں اپنی عقیدت تقسیم نہ کرتا۔

معاملہ کچھ یوں رہا کہ مجھے جب بھی کسی نام نہاد عامل یا پیر کے متعلق اطلاع ملتی وہ قلب جاری کردیتا ہے، یا اِسمِ اعظم جانتا ہے تو میں بغیر سوچے سمجھے اس کے پاس پہنچ جاتا، مگر ہر جگہ سوائے ظاہری معاملات کے کچھ نہیں ملتا، لیکن کیا کرتا میں اپنی عادت سے مجبور تھا۔ جس کا خمیازہ آخرکار مجھے بھگتنا پڑا۔

ایک دِن میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی جس نے طریقت کے نام پر کچھ باتیں ایسے سحر انگیز انداز میں بتائیں کہ مجھے بہت اچھا لگا اور میری بدقسمتی کہ میں نے اس سے دوستی کرلی۔ وقت گزرتا رہا، ایک دن اس نے اپنے ایک استاد سے ملوایا، جسے وہ اپنا پیر کہتا تھا۔ اس کے استاد نے مجھے پانی پر کچھ دم کرکے پلایا اور اپنے پاس پابندی سے آنے کی تاکید کی۔ پھر میرا دوست مجھے اکثر اپنے ساتھ وہاں لے جاتا۔ اس کے استاد نے مجھے روزانہ پڑھنے کے لئے ایک وظیفہ بھی دیا اور کہا کہ اسے پڑھنے کی وجہ سے تم لوگوں کے دِل کی پوشیدہ باتیں جان لوگے۔ میں نے بلاسوچے سمجھے اس وظیفے کو اپنا معمول بنالیا۔

یوں ایک عرصہ تک وظائف کئے اور پابندی سے اس کے پاس جاتا رہا، مگر میرے دِل میں روحانیت بڑھنے کے بجائے سختی بڑھتی چلی گئی جس کے نتیجے میں میرا دِل گناہوں پر دَلیر ہو گیا۔ میں نے اسے آج تک نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا اور حیران کن بات یہ تھی کہ میں اس سے بدظن ہونے کے باوجود اس کے پاس مسلسل جاتا رہتا تھا۔ نہ جانے مجھے کیا ہو گیا تھا۔ آہستہ آہستہ میں نے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا چھوڑ دی، پھر سر سے عمامہ شریف بھی اُتر گیا اور (معاذ اللہ عزوجل) داڑھی شریف بھی منڈوادی، نمازیں بھی پڑھنا چھوڑ دیں اور ہر اس گناہ میں بھی ملوث ہوتا چلا گیا جو مدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بھی نہیں کیا کرتا تھا، آہ! میری حالت انتہائی عبرتناک ہو چکی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو میرا وہاں بہت دِل لگا مگر پھر دِل وہاں سے بھی اُچاٹ ہونا شروع ہو گیا اور گھبراہٹ طاری رہنے لگی۔ کیونکہ اب وہ مجھ سے ایسی باتیں کرنے لگا جنہیں سن کر میں کانپ اٹھتا۔ وہ کہتا کہ (معاذ اللہ) اللہ، رسول اور مرشد ایک ہی ہیں۔ مرشد ہی خدا ہے، فرض وروزہ، نماز سب کی جگہ بس تصوُّرِ مرشد ہی کافی ہے۔ اب میں وہاں جانا نہیں چاہتا تھا مگر میں مجبور تھا کیونکہ وہ شخص مجھے دھمکیاں دیتا کہ یہاں آنے کا راستہ تو ہے، جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے، واپسی کا صِرف ایک راستہ ہے اور وہ موت ہے۔ میں جب بھی وہاں نہ جانے کا اِرادہ کرتا تو میری طبیعت خراب ہونے لگتی، دِل گھبرانے لگتا اور میں نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں پہنچ جاتا۔ بالآخر مایوس ہو کر میں نے خودکشی کا اِرادہ کر لیا اور شاید میں خودکشی کر لیتا مگر خوش قسمتی سے کسی طرح مجھے شہزادۂ عطار حاجی احمد عبید الرضا قادری مدظلہ العالی سے ملاقات کی سعادت مل گئی۔ میری رُوداد سن کر انہوں نے بہت ہی شفقت فرمائی اور بڑے پیار سے مجھے سمجھایا اور توبہ کروائی۔ الحمد للہ عزوجل میں نے ان کی وکالت کے ذَرِیعے ان کے والد صاحب (امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) سے تجدیدِ بیعت بھی کی۔ انہوں نے فرمایا کہ شجرۂ عطاریہ کے اَوراد پڑھنے کا معمول رکھو اِن شاءَ اللہ عزوجل غیب سے مدد ہو گی، گھبراؤ مت، الحمد للہ عزوجل تم ایک ولی کامل کے مرید ہو، بس ارادت مضبوط رکھو کوئی خوف مت رکھو۔ کُفریات بکنے والوں کے پاس کسی صورت میں نہ جانا، فرائض وواجبات کی سختی سے پابندی رکھو، اللہ عزوجل حفاظت کرنے والا ہے۔

الحمد للہ عزوجل آج تین سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ میں نے ان لوگوں کے پاس جانا چھوڑ دیا ہے۔ اور اب میں بہت پُرسکون ہوں۔ عرصۂ دراز کے بعد جب میں نے باجماعت نماز پڑھنا شروع کی تو میرے آنسو نکل آئے، میں نے سابقہ گناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر لی ہے۔ مگر جب سابقہ حالات کے متعلق غور کرتا ہوں تو کانپ اٹھتا ہوں کہ اگر نگاہِ مرشدِ کامل نہ ہوتی تو نہ جانے میرا کیا بنتا۔ اللہ عزوجل ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے معلوم ہوا کہ جس خوش نصیب کو اس پُرفتن دَور میں کسی ایسے جامع شرائط مرشدِ کامل سے مرید ہونے کی سعادت مل جائے جو عِلماً وعَمَلاً، قولاً وفعلاً ظاہراً وباطناً اَحکاماتِ اِلٰہیہ کی بجا آوری اور

سُنّتِ نبویّہ کی پیروی کرنے اور کراونے کی بھی روشن نظیر ہو جن کی نگاہِ ولایت کی برکتوں سے لاکھوں مسلمان بالخصوص نوجوان گناہوں سے تائب ہوکر اپنے شب و روز نیکیوں کی خوشبو سے معطّر رکھنے میں مصروف ہوں۔ ایسے ولی کامل کے مرید ہونے کی سعادت پانے والے کو چاہئے کہ فیض مرشد سے دامن بھرنے کیلئے صِرف اپنے پیر کے دَر پر ہی نظر رکھے، ارادت (یعنی اعتقاد) مضبوط رکھے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، مرید کو فیض 'پرنالے' کی مثل پہنچے گا۔ بس حسنِ عقیدت چاہئے۔

در در کا بھکاری

سُنّی علماءِ کرام اور جامع شرائط مشائخِ عِظام کی زِیارت وصحبت میں دُنیا وآخرت کی بھلائیاں پوشیدہ ہیں، مگر وہ لوگ جو کہ احکامِ شرِیعت وطریقت سے ناواقف ہوتے ہیں اور اچھے بُرے کی شناخت نہیں رکھتے ایسے لوگ نادانی میں اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرتے ہیں، کہیں قلب جاری کروانے کے نام پر، کہیں اسمِ اعظم پانے کی خواہش پر تو ایسے نادان لوگ بسا اوقات شرِیعت کے خلاف عمل کرنے والوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں اور اپنا بہت بڑا نقصان کر بیٹھتے ہیں۔

مریدین کے لئے خاص ہدایات

امام شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبانِی ارشاد فرماتے ہیں کہ مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے دِل کو اپنے مرشد کے ساتھ ہمیشہ مضبوط باندھے رکھے اور ہمیشہ تابعداری کرتا رہے اور ہمیشہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام اِمداد کا دروازہ صِرف اس کے مرشد ہی کو بنایا ہے اور یہ کہ اس کا مرشد ایسا مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے مرید پر فُیوضات کے پلٹنے کیلئے صرف اسی کو مُعیَّن کیا ہے اور خاص فرمایا ہے اور مرید کو کوئی مدد اور فیض مرشد کے واسطے کے بغیر نہیں پہنچتا۔ اگر تمام دُنیا مشائخ عظام سے بھری ہوئی ہے۔ مگر یہ قاعدہ اس لئے ہے کہ مرید اپنے مرشد کے علاوہ اور سب سے اپنی توجہ ہٹادے۔ کیونکہ اس کی امانت صرف اس کے مرشد کے پاس ہوتی ہے، کسی غیر کے پاس نہیں ہوتی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو مریدین اپنے مرشِدِ کامل سے ارادت مضبوط رکھتے ہیں اور یک در گیر محکم گیر یعنی 'ایک دَروازہ پکڑ اور مضبوطی سے پکڑ' پر کاربند رہتے ہیں وہ بَرَکتیں بھی ویسی ہی پاتے ہیں۔ ان کیلئے غیب سے مدد کے ایسے سامان ہوتے ہیں کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ اس ضمن میں ایک ایمان افروز سچا واقعہ اپنے لفظوں میں پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے، بغور مطالعہ فرمائیں۔

خوفناک جِنّات کی موت

صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی جو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مرید ہیں اور اپنے پیر سے انتہائی محبت کرتے ہیں۔ ان عطاری اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ مجھے میرا دوست ایک دِن ضد کر کے کسی ایسے شخص سے ملاقات کیلئے لے گیا، جسے وہ اپنا پیرو مرشِد بتاتا تھا۔ وہ شخص نماز نہیں پڑھتا تھا اور مشہور یہ کر رکھا تھا کہ یہ مدینے میں نماز پڑھتے ہیں۔ یہ شخص ننگے سر تھا، چہرے پر خشخشی داڑھی اور مونچھیں بہت بڑی بڑی تھیں، ہاتھوں کے ناخن بھی بڑھے ہوئے تھے۔ کمرے میں عجیب سی بدبو پھیلی ہوئی تھی جس سے مجھے وحشت سی ہونے لگی۔ اتنے میں وہ پیر اپنے فضائل خود اپنے ہی مُنہ سے بتانے لگا کہ میرے پاس بہت بڑی طاقت ہے، میرا مقام لوگ نہیں جانتے، اگر میں خود کو ظاہر کر دوں تو لوگ اپنے مرشدوں کو چھوڑ کر میرے پاس جمع ہو جائیں۔ اسی طرح تکبرانہ انداز میں نہ جانے وہ کیا کیا بولتا رہا۔ پھر مجھ سے کہنے لگا کہ 'تم خوش نصیب ہو جو میرے پاس آنے کی سعادت مل گئی، مجھ سے مرید ہو جاؤ، ہوا میں اُڑو گے اور پانی پر چلو گے۔'

میں اس کی خلافِ شرع وضع قطع اور تکبرانہ اندازِ گفتگو سے پہلے ہی بیزار ہو رہا تھا۔ یہ سن کر مجھے دِل میں مزید اور وہ بھی شدید نفرت پیدا ہوئی۔ مگر اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے بولا کہ 'الحمدللہ عزوجل میں مرشدِ کامل سے مرید ہوں۔' اس پر وہ بلند آواز سے کہنے لگا، میرے ہاتھ پر مرید ہو کر دیکھو تو پتہ چلے گا کہ کامل پیر کسے کہتے ہیں؟ اب تو میرے تن بدن میں آگ سی لگ گئی کہ میں زمانے کے ولی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستہ ہوں اور یہ جاہل و بے عمل آدمی اتنا بڑھ بڑھ کر بول رہا ہے۔ لہٰذا مجھ سے برداشت نہ ہوا اور میں نے اسے کھری کھری سنا دیں۔ اس پر وہ غصّے کے مارے کھڑا ہو گیا اور گرج کر کہنے لگا، 'تم نے ہماری بے اَدَبی کی ہے، تم ہمیں نہیں جانتے، اب اپنا انجام خود ہی دیکھ لو گے، نکل جاؤ اس دربار سے، ہماری ناراضگی تمہیں بہت مہنگی پڑے گی۔'

میں بھی یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل آیا کہ جو تیری مرضی آئے کر لینا، الحمدللہ عزوجل میرا پیر کامل ہے۔ اس رات تھکن کے باعث جلدی آنکھ لگ گئی۔ کم و بیش رات ساڑھے تین کا وَقت ہوگا، میں گہری نیند سو رہا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے جھنجھوڑا، میں گھبرا کر اُٹھ بیٹھا۔ جیسے ہی میری نگاہ دروازے کی طرف اٹھی تو خوف کے مارے میری چیخ نکل گئی، واللہ سامنے خوفناک شکلوں والی کوئی انجانی مخلوق موجود تھی، جو 2 تھے، ان کے سر چھت سے ٹکرا رہے تھے جبکہ کالے کالے لمبے بال پیروں تک لٹک رہے تھے، نیز لمبے لمبے دانت سینے تک باہر نکلے ہوئے تھے۔ وہ بلائیں بڑی بڑی سرخ آنکھوں سے مجھے غصّے میں گھور رہی تھیں۔ یکا یک دونوں بلائیں میری طرف بڑھیں، اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا، انہوں نے میری گردن دبوچ لی اور زمین پر گرا دیا، ان کے جسم سے مُردار کی سی سَڑانڈ اور شدید سخت بدبو آ رہی تھی، دونوں بلائیں میری گردن کو پوری قوت سے دبانے لگیں۔ میرا دَم گھٹنے لگا، میں چلا رہا تھا

مگر نہ جانے کیوں کمرے میں موجود دیگر گھر والے مزے سے سو رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ میری آواز وہ نہیں سن پا رہے۔ مجھے ایسا لگا کہ شاید بچ نہ سکوں گا، لہٰذا میں نے کَلِمۂ طَیِّبہ پڑھنا شروع کر دیا، اسی دَوران میں نے اپنے پیرو مرشد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو یاد کرتے ہوئے ان کی بارگاہ میں استغاثہ بھی پیش کیا۔ خدا کی قسم اتنے میں نے میں نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے پیرو مرشِد، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہاتھ میں ننگی تلوار لئے تشریف لے آئے، وہ خوفناک جنّات جو غالباً اسی نام نہاد پیر نے عملیات کے ذَریعے مجھ پر مسلط کئے تھے، گھبرا کر مجھ سے دُور ہو گئے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے جلال کی حالت میں آناً فاناً ایک ہی وار میں دونوں کے سر قلم کر دیئے اور وہ دونوں جنّات نیچے گر کر تڑپنے لگے اور زمین پر تیزی سے خون بہنے لگا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ میرے قریب آئے اور پیٹھ پر تھپکی دیتے ہوئے تسلّی دی، بیٹا گھبراؤ مت، اِن شاءَ اللّٰہ عزّوجل کچھ نہیں ہوگا۔ اس کے بعد آپ تشریف لے گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے حیرت انگیز طور پر ان خوفناک جنّات کی لاشیں اور خون بھی غائب ہو گیا۔ صبح اس نام نہاد پیر کے دو مرید میرے پاس آئے اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہوئے میرا حال معلوم کرنے لگے۔ شاید ان کے پیر نے میرے متعلق معلومات کرنے بھیجا ہوگا اور یہ مجھے صحیح سلامت دیکھ کر حیران تھے۔ اِدھر وہ نقلی پیر اب تک اپنی اس خوفناک مخلوق کی واپسی کا انتظار کر رہا ہوگا۔

دامنِ عطّار دامت برکاتہم العالیہ

نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن کبھی عطّار کا یاربّ عزّوجل	بنادے باوفا دوں واسطہ سرکار کا یاربّ عزّوجل
ادا ہو کس زبان سے شکر میرے مالک و مولیٰ عزّوجل	کہ تُو نے ہاتھ میں دامن دیا عطّار کا یاربّ عزّوجل
تجھے پیارے نبی ﷺ کا واسطہ مولیٰ مجھے کر دے	عطا سوز و غم و عشقِ نبی ﷺ عطّار کا یاربّ عزّوجل
مجھے جلوت میں خلوت میں مجھے باطن میں ظاہر میں	بنادے بااَدب اور باوَفا عطّار کا یاربّ عزّوجل
ہے دامن مرشدی کا ہاتھ میں نامہ میں عصیاں ہیں	بھرم رکھنا قِیامت میں سگِ عطّار کا یاربّ عزّوجل
پڑوسی خلد میں مجھ کو بنادے اپنی رَحمت سے	جنابِ مصطفیٰ کا حضرتِ عطّار کا یاربّ عزّوجل
مجھے طیبہ میں زیرِ گنبدِ خضراء اجَل آئے	وسیلہ ہے ترے دربار میں عطّار کا یاربّ عزّوجل
قِیامت میں تیرے فضل و کرم سے ساتھ ہو مولیٰ عزّوجل	میرے غوث و رضا، مَدَنی ضیاء، عطّار کا یاربّ عزّوجل

گدا گو بے عمل ہے اور بُرا ہے سخت مجرم ہے
جو کچھ بھی ہے مگر یہ ہے ترے عطّار کا یاربّ عزّوجل

(ملخص از رسالہ : عیسائی پادری امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے قدموں میں، صفحہ آخر)

مُرشِدِ کامِل کے دامن سے وابستگی کی 12 بہاریں

مسلمان کیلئے سب سے قیمتی چیز اس کا ایمان ہے۔علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ایمان کی حفاظت کا بہترین ذَریعہ کسی مرشدِ کامل سے مرید ہونا بھی ہے۔اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جسے اپنی زِندگی میں سلبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا،اس کے مرتے وَقْت خدشہ ہے کہ اس کا ایمان سلْب کرلیا جائے گا۔اَولیائے کرام رحمہم اللہ کے دامن سے وابستگان پر ربّ کائنات عزَّ وجل کے ایسے ایسے اِنعامات ہوتے ہیں کہ عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں۔

اِس پُر فِتن دَور میں اُن خوش نصیب اسلامی بھائیوں اور بہنوں کے وَقْتِ موت اور دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد کے واقعات پیشِ خدمت ہیں۔جنہیں زمانے کے ولی کے دامن سے وابستگی کی حیرت انگیز بَرَکتیں حاصل ہوئیں۔انہیں نہ صِرف وَقْتِ موت کلمۂ طیبہ نصیب ہوا بلکہ جن خوش نصیبوں کی قبریں طویل مدّت کے بعد کسی حاجتِ شدیدہ کے باعث کھولی گئیں تو ان کے نہ صِرف جسم اور کفن سلامت تھے بلکہ الحمدللہ عزَّ وجل ان کی قبروں سے خوشبو کی لپٹیں بھی آرہی تھیں۔ربّ عزَّ وجل کی بارگاہ سے اُمّید ہے کہ یہ واقعات مرشدِ کامل کی تلاش کرنے والوں کیلئے مشعلِ راہ کام دیں گے۔

کَلمۂ طیّبہ کے 7 حروف کی نسبت سے
عاشقانِ رسول کی ایمان افروز موت کے سات واقعات

﴿۱﴾ محمد کامران عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الْباری

مُردے نے آنکھیں کھول دیں ﴾ 20 اگست 2004 شب جمعہ جھڈو شہر میں عظیم الشان سنّتوں بھرے اجتماع سے شہزادۂ عطار حاجی اَحمد رضا قادری رَضَوی عطاری مدظلہ العالی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا،بعدِ بیان ملاقات پر ایک اسلامی بھائی نے حلفیہ بتایا کہ میرے 22 سالہ جواں بھائی محمد کامران عطاری جو چار سال قبل شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ذَرِیعے سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضویہ عطاریہ میں داخل ہوکر عطاری بن چکے تھے۔جبھی سے ہر سال پابندی سے رَمَضانُ المبارَک کے آخری عشرے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی سنتوں بھرے اعتکاف کی سعادت بھی پا رہے تھے۔ان کی ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف رہنے لگی۔علاج میں وقتی افاقہ ہوتا،پھر تکلیف شروع ہوجاتی۔آخرکار جب بابُ المدینہ (کراچی) میں ٹیسٹ کروایا تو کینسر تشخیص ہوا۔مَرَض دِن بدن بڑھتا رہا،آخرکار ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا۔جب بھائی کی حالت زِیادہ بگڑی تو بابُ المدینہ (کراچی) کے جناح ہسپتال کے وارڈ نمبر ۲ میں داخل کردیا گیا۔ڈاکٹروں نے ہرممکنہ کوشش کی مگر 10 جنوری 2004 مغرب کے وَقْت بھائی نے دم توڑ دیا۔وقتِ انتقال بھائی جان کا سر میری گود میں تھا۔والد اور والدہ کی حالت غیر تھی،جوان بچے

کی موت پر ان کی حالت دیکھی نہیں جارہی تھی۔

میرے ذِہن میں اچانک خیال آیا کہ میرا بھائی! زمانے کے ولی، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ذَریعے سلسلہ عالیہ قادریہ میں مرید تھا۔ پھر یہ بغیر توبہ اور کلمہ پڑھے بغیر کیسے مرگیا۔ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک میرا وہ بھائی جسے چند منٹ پہلے ڈاکٹروں نے مُردہ قرار دے کر ڈرپ وغیرہ نکال کر ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے تھے۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اور بڑے پُرسکون انداز میں والدہ کو مخاطب کر کے کہا، امّاں! شکوہ مت کرنا، پھر پانچ مرتبہ کہا، اللہ بہت بڑا ہے، پھر بلند آواز سے اَعُوْذُ بِاللّٰہ، بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کہا اور بھائی نے ذِکْرُ اللّٰہ شروع کر دیا، ہسپتال کا کمرہ اللہ، اللہ کے ذِکر سے گونجنے لگا۔ اس دَوران ڈاکٹر، نرس اور دیگر افراد بھی میرے مُردہ بھائی کو بولتا دیکھ کر جمع ہوچکے تھے اور سکتے کے عالم میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول اور ولی کامل کے دامن سے وابستگی کی بَرَکات کے ایمان افروز نظاروں سے مستفیض ہو رہے تھے۔ آہستہ آہستہ بھائی کی آواز مَدّھم ہوتی چلی گئی اور کچھ ہی دیر بعد میرے بھائی کامران عطاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری نے کَلِمَۂ طَیِّبَہ پڑھ کر ذِکْرُ اللّٰہ کرتے کرتے دم توڑ دیا۔ یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر سب کی آنکھیں اَشک بار ہوگئیں۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۲﴾ محمد مُنیر حسین عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الْباری

حیرت انگیز حادِثہ ﴾ بروز ۲۶ ربیع النور شریف ۱۴۲۰ھ بمطابق 11.7.1999 بوقتِ دوپہر پنجاب کے مشہور شہر لالہ موسیٰ کی ایک مصروف شاہراہ پر کسی ٹرالر نے دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ دار، مُبلِّغ دعوتِ اسلامی محمد منیر حسین عطاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری (محلّہ ساکن اسلام پورہ لالہ موسیٰ) کو بُری طرح کُچل دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پیٹ کی جانب سے اُوپر اور نیچے کا حصّہ الگ الگ ہوگیا۔ مگر حیرت بالائے حیرت کہ ان کے حواس اتنے بحال تھے کہ وہ بلند آواز سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پڑھے جارہے تھے۔ لالہ موسیٰ کے اَسپتال میں ڈاکٹروں کے جواب دے دینے پر انہیں گجرات کے عزیز بھٹی اَسپتال لے جایا گیا۔ انہیں اَسپتال لے جانے والے اسلامی بھائی کا بَلقسم بیان ہے، الحمدللہ عزوجل محمد مُنیر حسین عطاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری کی زبان پر پورے راستے بلند آواز سے دُرود وسلام اور کلمۂ طیبہ کا وِرد جاری رہا۔ یہ مَدَنی منظر دیکھ کر ڈاکٹر بھی حیران و ششدر رہ گئے کہ یہ زندہ کس طرح ہیں! اور حواس اتنے بحال ہیں کہ بلند آواز سے دُرود وسلام اور کلمہ طیبہ پڑھے جارہے ہیں! ان کا کہنا تھا کہ

ہم نے اپنی زِندگی میں ایسا باحوصلہ اور باکمال مَرد پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔ کچھ دیر وہ خوش نصیب عاشقِ رسول محمد مُنیر حسین عطّاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری نے بارگاہِ محبوبِ باری عزّ وجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بصَد بیقراری اس طرح اِستِغاثہ کیا،

یارسول اللہ عزّ وجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم آبھی جایئے !

یارسول اللہ عزّ وجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم میری مدد فرمایئے!

یارسول اللہ عزّ وجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم مجھے معاف فرما دیجئے!

اِس کے بعد باآوازِ بلند کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جی ہاں جو مسلمان حادِثہ میں فوت ہو، وہ شہید ہے۔ (ملخصاً فیضانِ بسم اللہ، ص ۳۵، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یوں نہ فرمائیں تیرے شاہد کہ وہ فاجر گیا

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۳﴾ الحاج عبدالغفار عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الْبارِی

مرحوم عبدالغفار عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری حسین نوجوان تھے۔ آواز اچھی تھی، ابتداءً ماڈرن دوستوں کا ماحول ملا تھا۔ (جیسا کہ آج کل عام ماحول ہے اور معاذ اللہ عزّ وجلّ اسے مَعیُوب بھی نہیں سمجھا جاتا) گانا وغیرہ گاتے، موسیقی کا فن سیکھا، امریکا میں کلَبْ میں ملازمت کرنے کیلئے بڑی بھاگ دوڑ بھی کی لیکن مقدر میں دَرْدِ مدینہ تھا۔

قسمت اچھی تھی، امریکہ میں نوکری ہی نہ مل سکی ورنہ آج شاید ہزاروں دِلوں میں ان کی محبت وعقیدت کی شمع روشن نہ ہوتی۔ خوش قسمتی سے انتقال سے تقریباً سات سال قبل اسلامی بھائیوں کا مدنی ماحول مُیَسَّر آگیا۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید ہو کر سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضویہ عطاریہ میں داخل ہو گئے۔ عطاری تو کیا ہوئے الحمدللہ عزّ وجلّ جینے کا انداز ہی بدل گیا۔ فلمی گانوں کی جگہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری پیاری نعتوں نے لے لی۔ کبھی اسٹیج پر آکر مزاحیہ لطیفے سنا کر لوگوں کو ہنساتے تھے، اب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہجر و فراق کے پُرسوز قصیدے گُنگُنا کر عاشقوں کو رُلانے اور دیوانوں کو تڑپانے لگے۔ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مَدَنی ماحول اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ جیسے ولی کامل کی صحبتِ بااثر نے ایک ماڈرن نوجوان کو پیارے رَسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیوانہ اور سَر تا پا سنتوں کا نمونہ بنا دیا۔ چہرے پر داڑھی مبارک، سر پر زلفیں اور ہر وقت سنّت کے مطابق لباس اور سر عمامہ مُبارَکہ سے آراستہ رہنے لگا۔ نہ صرف خود سنتوں پر عَمل کرتے بلکہ اپنے بیان کے ذریعے دوسروں

کو بھی سنتوں پر عمل کی ترغیب دلاتے رہتے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک اچھے مبلغ، نعت گو شاعر تھے اور میرا حسنِ ظن ہے کہ وہ عاشقِ رسول اور با اخلاق و با کردار مسلمان تھے۔

چند روز بسترِ علالت پر رہ کر ربیع الغوث شریف کی چاندرات ۱۴۰۶ھ شب ہفتہ بمطابق 14 دسمبر 1985ء کو صرف 22 سال اس بے وفا دُنیا میں گزار کر بھرپور جوانی کے عالم میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن)

قرآن وسنّت کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے لگتا ہے وہ زِندگی کی بازی جیت گئے، انہیں سنّتیں کام آگئیں، جن کی سنّتیں زِندہ کرنے کی دھن تھی ان شفیق آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم ہو ہی گیا۔

مرحوم تختہ غسل پر مسکرادیئے!

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں! میں مرحوم کی تکفین وتدفین میں اوّل وآخر شریک رہا۔ چند مبلغین دعوتِ اسلامی مل جل کر نہایت ہی احتیاط کے ساتھ مرحوم کو غُسل دے رہے تھے اور میں انہیں غُسل کی سنّتیں بتا رہا تھا۔ جب دورانِ غُسل مرحوم کو بٹھایا گیا تو چہرے پر اس طرح مسکراہٹ پھیل گئی، جس طرح وہ اپنی زندگی میں مسکرایا کرتے تھے۔ میں اس وقت مرحوم کی پشت پر تھا، جتنے اسلامی بھائی چہرے کی طرف تھے ان سب نے یہ منظر دیکھا۔ کفن پہنانے کے بعد چہرہ کھلا چھوڑ دیا گیا اور آخری دیدار کیلئے لوگ آنے شروع ہوئے، ہم مل کر نعت شریف پڑھ رہے تھے۔ بعض دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مرحوم کے ہونٹ بھی جنبش کر رہے تھے گویا نعت شریف پڑھ رہے ہیں۔

حسبِ وصیّت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی، جنازہ مبارکہ کا جُلوس بہت بڑا تھا اور سماں بھی قابلِ دید تھا۔ ذِکرو دُرود اور نعت وسلام سے فضا گونج رہی تھی۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

بالآخر اشکبار آنکھوں کے ساتھ مرحوم کو سپُردِ خاک کر دیا گیا۔

بعدِ تدفین عزیز واقارِب رُخصت ہوگئے۔ مگر اب بھی روحانی رشتہ دار یعنی اسلامی بھائی کثیر تعداد میں کافی دیر تک قبر پر موجود رہے اور نعت خوانی ہوتی رہی۔

مرحوم کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دامن میں چھپالیا

مرحوم کے سوئم کے سلسلے میں شہید مسجد کھارادر بابُ المدینہ (کراچی) میں عشاء کے بعد اسلامی بھائیوں نے قرآن خوانی اور اجتماعِ ذکر ونعت کا انعقاد کیا۔ اجتماع کثیر تھا اس لئے مسجد کے باہَر ہی اجتماع کا انتظام کیا گیا۔ مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی لکھی ہوئی نعت شریف کے اس شعر کی دیر تک تکرار ہوتی رہی۔

بخشوانا مجھ سے عاصی کا رَوا ہوگا کسے؟ کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

حاضرین پر ایک ذوق کی کیفیت طاری تھی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں ایک خوش نصیب اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ اس دَوران مجھ پر غُنودگی طاری ہوگئی آنکھ بند ہوئی اور دل کی آنکھیں کھل گئیں کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر مبارکہ پھیلائے ہوئے اجتماعِ ذکرونعت میں جلوہ افروز ہیں اور خوش نصیبوں کو بلا بلا کر چادر مبارکہ میں چھپا رہے ہیں۔ اتنے میں مرحوم عبدالغفار عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری بھی سنّت کے مطابق سفید مدنی لباس میں عمامہ سر پر سجائے نمودار ہوئے تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحوم کو بھی دامنِ رَحمت میں چھپالیا۔

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی — وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو

دیکھا انہیں محشر میں تو رَحمت نے پُکارا — آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

(مخلص از فیضانِ سنت، جدید بابِ فیضان دُرود سلام، ص ۱۹۸)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد!

﴿٤﴾ حاجی عبد الرحیم عطاری علیہ رَحمۃُ اللہِ الباری

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقہ نیا آباد کے ایک مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے کہ میرے والدِ بُزرگوار حاجی عبدُ الرّحیم عطّاری (پٹنی) جن کی عمر کم و بیش ستّر سال تھی۔ اِبتِدائی دَور دُنیا کی رنگینیوں کی نذر رہا مگر پھر الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے زِندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا۔ 1995ء میں جب دوسری بار حج کا مُژدہ جانفزا ملا تو ان کی خوشی قابلِ دید تھی۔ جیسے جیسے روانگی کا وقت قریب آرہا تھا، خوشی دو چند ہوتی جارہی تھی۔ آخر ان کی خوشیوں کی معراج کا وقت قریب آگیا۔ رات 4:00 بجے ایئر پورٹ کی طرف روانگی تھی۔ پوری رات خوشی خوشی تیاری میں مشغول رہے، مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا، تقریباً 3:00 بجے اِحرام برابر میں رکھ کر اپنے کمرے میں لیٹ گئے۔ میں بھی لیٹ گیا، ابھی بمشکل پندرہ مِنٹ ہوئے ہوں گے کہ میرے کمرے کے دروازے پر دستک پڑی۔ چونک کر دروازہ کھولا تو سامنے والدہ پریشانی کے عالم میں کھڑی فرمارہی تھیں، تمہارے والد صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہے۔ میں بَعُجلَت تمام پہنچا تو والِد صاحب بے قراری کے ساتھ سینہ سَہلا رہے تھے، فوراً اسپتال لے جایا گیا، ڈاکٹر نے بتایا کہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ گھر میں کُہرام مچ گیا کہ کچھ ہی دیر بعد سفرِ مدینہ کیلئے روانگی ہے اور والد صاحب کو یہ کیا ہوگیا! افسوس طیّارہ والِد صاحب کو لئے بغیر ہی سُوئے

مدینہ پرواز کر گیا۔ والدِ محترم پانچ دِن اسپتال میں رہے۔ اِس دَوران مزید چار بار دِل کا دَورہ پڑا، مگر الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے ہوش کے عالم میں اُن کی ایک بھی نماز قضاء نہ ہوئی۔ جب بھی نماز کا وقت آتا تو کان میں عرض کر دی جاتی، نماز پڑھ لیں، آپ فوراً آنکھ کھول دیتے۔ تَـیَـمُّـم (ت، یَـمْ، مُـمْ) کرا دیا جاتا اور آپ نَقاہَت کے باعِث اشارے سے نماز پڑھ لیتے۔ آخری اٹیک پر پھر بے ہوش ہو گئے۔ عشاء کی اذان پر آنکھیں جھپکیں تو میں نے فوراً عرض کیا، ابا جان نماز کیلئے تَـیَـمُّـم کروادوں، اشارے سے فرمایا، ہاں، الحمدللہ عزوجل میں نے تَـیَـمُّـم کروایا اور والد صاحب نے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لئے مگر پھر بے ہوش ہو گئے۔ ہم گھبرا کر دوڑے اور ڈاکٹر کو بلا لائے۔ فوراً I.C.U میں لے جایا گیا، چند منٹ بعد ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کے والد صاحب بڑے خوش نصیب تھے کہ اُنہوں نے بُلند آواز سے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پڑھا اور ان کا اِنتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن (پ۲، البقرہ: ۱۵۶)

ایک سیّد زادے نے والدِ مرحوم کو غسل دیا۔ چونکہ والد صاحب کو اُنگلیوں پر گن کر اَذکار پڑھنے کی عادت تھی لہٰذا آپ کی اُنگلی اُسی انداز میں تھی گویا کچھ پڑھ رہے ہیں، بار بار اُنگلیاں سیدھی کی جاتیں، مگر دوبارہ اُسی انداز پر ہو جاتیں، الحمدللہ عزوجل کثیر اسلامی بھائی جنازے میں شریک ہوئے۔ الحمدللہ عزوجل میرے بھائی کی بھی والد صاحب کے ساتھ حج پر جانے کی ترکیب تھی۔ وہ حج کی سعادت سے بَہرہ مَند ہوئے۔ بڑے بھائی کا کہنا ہے کہ میں نے مدینۂ منوّرہ میں رو رو کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں عرض کی کہ میرے مرحوم والد کا حال مجھ پر مُنکَشِف ہو، جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ والدِ بُزُرگوار علیہ رحمۃُ الغفار اِحرام پہنے تشریف لائے اور فرما رہے ہیں، 'میں عمرہ کی نیّت کرنے (مدینے شریف) آیا ہوں، تم نے یاد کیا تو چلا آیا، الحمدللہ عزوجل میں بہت خوش ہوں۔'

دوسرے سال میرے بھتیجے نے مسجدُ الحرام شریف کے اندر کعبۃُ اللہ شریف کے سامنے اپنے دادا جان یعنی میرے والد مرحوم حاجی عبدالرحیم عطاری کو عَین بیداری کے عالَم میں اپنے برابر نماز پڑھتے دیکھا۔ نماز سے فارِغ ہو کر بہت تلاش کیا مگر نہ پا سکے۔

(مخلصاً فیضان بِسم اللہ، ص ۱۰۲، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مدینے کا مسافر سندھ سے پہنچا مدینے میں	قدم رکھنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۵﴾ محمد وسیم عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ البارِی

قابلِ رشک موت ﴿ محمد وسیم عطاری (بابُ المدینہ، نارتھ کراچی) امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید تھے اور ان کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت پاتے رہتے تھے۔ ان اسلامی بھائی کے ہاتھ میں کینسر ہوگیا اور ڈاکٹروں نے ہاتھ کاٹ ڈالا۔ ان کے عَلاقے کے ایک اِسلامی بھائی نے بتایا، وسیم بھائی شدّتِ دَرد کے سبب سخت اَذِیّت میں ہیں۔ میں اسپتال میں عِیادت کیلئے حاضِر ہوا اور تسلّی دیتے ہوئے کہا دیوانے! بایاں ہاتھ کٹ گیا اس کا غم مت کرو۔ الحمدللّٰہ عزوجل دایاں ہاتھ تو محفوظ ہے اور سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل ایمان بھی سلامت ہے۔ الحمدللّٰہ عزوجل میں نے انہیں کافی صابِر پایا، صِرف مُسکراتے رہے یہاں تک کہ بستر سے اُٹھ کر مجھے باہَر تک پہنچانے آئے۔ رفتہ رفتہ ہاتھ کی تکلیف خَتم ہوگئی مگر بے چارے کا دوسرا امتحان شروع ہوگیا اور وہ یہ کہ سینے میں پانی بھر گیا، دَرد و کَرب میں دِن کٹنے لگے۔ آخِر ایک دِن تکلیف بَہت بڑھ گئی، ذِکْرُ اللّٰہ عزوجل شروع کردیا، سارادِن اللّٰہ، اللّٰہ کی صداؤں سے کمرہ گونجتا رہا، طبیعت بَہت زِیادہ تشویش ناک ہوگئی تھی، ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی کوشش کی گئی مگر انکار کردیا، دادی جان نے فَرطِ شفقت سے گود میں لے لیا، زَبان پر کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جاری ہوا اور ۲۲ سالہ محمد وسیم عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن (پ۲، البقرہ: ۱۵۶)

جب مرحوم کو غُسل کیلئے لے جانے لگے تو اچانک چادر چہرے سے ہٹ گئی، مرحوم کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کِھلا ہوا تھا، غُسل کے بعد چہرہ کی بہار میں مزید نِکھار آگیا۔ تدفین کے بعد عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نعتیں پڑھ رہے تھے، قبر سے خوشبوؤں کی لپٹیں آنے لگیں کہ مَشامِ جاں مُعطّر ہوگئے مگر جس نے سونگھی اُس نے سونگھی۔ گھر کے کسی فرد نے انتِقال کے بعد خواب میں مرحوم محمد وسیم عطّاری کو پھولوں سے سجے ہوئے کمروں میں دیکھا، پوچھا، کہاں رہتے ہو؟ ہاتھ سے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، 'یہ میرا مکان ہے یہاں میں بَہت خوش ہوں' پھر ایک آراستہ بستر پر لیٹ گئے۔ مرحوم کے والِد صاحب نے خواب میں اپنے آپ کو وسیم عطاری کی قبر کے پاس پایا، یکا یک قبر شَق ہوئی اور مرحوم سر پر سبز عمامہ سجائے ہوئے سفید کفن میں ملبوس باہَر نکل آئے! کچھ بات چیت کی اور پھر قبر میں داخِل ہوگئے اور قبر دوبارہ بند ہوگئی۔

اللّٰہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ (مخلصاً فیضان بِسم اللّٰہ، ص ۲۳، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

دُعائے عطّار : یااللّٰہ عزوجل میری، مرحوم کی اور اُمّتِ محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مغفِرت فرما اور ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت دے اور مرتے وَقت ذکر و دُرود اور کلمۂ طیبہ نصیب فرما۔ آمین بجاہِ النّبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

عاصی ہوں، مغفرت کی دعائیں ہزار دو نعتِ نبی سُنا کے لَحد میں اُتار دو

اللّٰہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿٦﴾ عطاریہ اسلامی بہن

سانگھڑ شہر کے ایک ذِمّہ دار سلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ میری بہن بنتِ عبدالغفار عطاریہ کو کینسر کے موذی مَرَض نے آلیا۔ آہستہ آہستہ حالت بگڑتی گئی ڈاکٹروں کے مشورہ پر آپریشن کروایا، طبیعت کچھ سنبھلی...... مگر کم وبیش ایک سال بعد مَرَض نے دوبارہ زور پکڑا۔ لہٰذا راجپوتانہ ہسپتال (حیدرآباد بابُ الاسلام سندھ) میں داخل کر دیا گیا۔

ایک ہفتہ ہسپتال میں رہیں مگر حالت مزید ابتر ہوتی چلی گئی اچانک انہوں نے با آواز کلمۂ طیبہ کا وِرد شروع کر دیا۔ کبھی کبھی درمیان میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ بھی پڑھتیں۔ بلند آواز سے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وِرد کرنے سے پورا کمرہ گونج اٹھتا تھا عجیب ایمان افروز منظر تھا جو آتا مزاج پُرسی کے بجائے ان کے ساتھ ذِکْرُ اللّٰہ شروع کر دیتا ڈاکٹرز اور اسپتال کا عملہ حیرت زدہ تھا کہ یہ اللہ کی کوئی مقبول بندی معلوم ہوتی ہے ورنہ ہم نے تو آج تک مریض کی چیخیں ہی سنی ہیں اور یہ مریضہ شکوہ کرنے کے بجائے مسلسل ذِکْرُ اللّٰہ میں مصروف ہے۔ تقریباً ۱۲ گھنٹے تک یہی کیفیت رہی۔ اذانِ مغرب کے وقت اسی طرح بلند آواز سے کلمۂ طیبہ کا وِرد کرتے کرتے ان کی روح قفسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔

الحمدللہ عزوجل یہ خوش نصیب اسلامی بہن بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضویہ عطاریہ کے عظیم بُزُرگ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مُرید تھیں۔ (ملخصاً نسبت کی بہاریں، ص ۱۱)

اللّٰہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۷﴾ عطاریہ ہونے کی برکت

بابُ السلام (سندھ) کے مشہور شہر سکھر کے ایک اسلامی بھائی نے ایک مکتوب بھیجا۔ جس میں کچھ یوں تحریر تھا کہ میری بہن کم وبیش ۱۲سال سے بیمار تھی اوراب اس کی حالت انتہائی نازک ہوچکی تھی۔ ہم سخت اذیت میں مبتلاء تھے۔ اسی دَوران ۲۵ صفر ۱۴۲۳ھ 9 مئی 2002ء بعد نمازِ عصر شہزادۂ عطار حاجی احمد عبید رضا قادری عطاری رَضَوی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالی کی سکھر تشریف آوری ہوئی۔ میں ان سے ملاقات تو نہ کرسکا البتہ زیارت کرنے کا شرف ضرور حاصل ہوگیا۔ میں نے ان کے ساتھ آئے ہوئے مبلغِ دعوتِ اسلامی کو اپنی ہمشیرہ کی بیماری سے متعلق بتایا اور دعا کی درخواست کی۔ انہوں نے بڑی شفقت فرمائی اور دِلاسہ بھی دیا۔ اُن کے مشورے پر میں نے بہن کا نام امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید کروانے کیلئے لکھوادیا۔

الحمدللہ عزَّوجل چند ہی دنوں بعد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے مرید کر لینے کے بشارت نامے کیساتھ عیادت نامہ بھی بصورتِ مکتوب آپہنچا۔ میں اُن دِنوں ضروری کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہوا تھا۔ واپسی پر جب مکتوبات کی آمد کا پتا چلا تو میں نے ہمشیرہ سے پوچھا، کیا آپ نے مکتوبات پڑھ لئے؟ ہمشیرہ نے جواب دیا کہ ابھی تک کسی نے پڑھ کر نہیں سنایا۔ پڑھ تو وہ خود بھی لیتی مگر بیماری کی وجہ سے مجبور تھی۔

میں نے اسے فوراً دونوں مکتوبات پڑھ کر سنائے، وہ مرید ہوجانے اور مکتوبات آنے پر بے حد خوش تھی۔ چنانچہ وہ بار بار مکتوبات کو عقیدت سے چومتی اور اپنی آنکھوں سے لگاتی۔ عیادت نامے والے مکتوب میں شرح الصدور کے حوالے سے رِوایت نقل تھی کہ جو کوئی بیماری میں **لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْـتَ سُبْـحٰـنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ** چالیس بار پڑھے اور اس مَرَض میں مرجائے تو شہید ہے اور اگر تندرُست ہوگیا تو مغفرت ہوجائے گی۔ میری ہمشیرہ نے فوراً چالیس مرتبہ مذکورہ وظیفہ پڑھ لیا۔ دوسرے دِن یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ 14 مئی 2002ء کو صبح فجر کے وقت اس کا انتقال ہوگیا۔ ایسا لگتا ہے وہ صرف زمانے کے ولی کامل امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستہ ہونے کے انتظار میں تھی۔

الحمدللہ عزَّوجل ولیِ کامل سے مرید ہونے کی ایسی بَرَکت ملی کہ میں نے خود آخری وقت میں بہن کو با آواز بلند دو یا تین مرتبہ کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتے سنا۔ پھر ہمشیرہ نے خود ہی ہاتھ پاؤں سیدھے کرلئے اور آنکھیں بند کرلیں، اس وقت اذانِ فجر کی آواز آرہی تھی۔ (ملخصاً نسبت کی بہاریں، ص ۱۴)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد!

مرتے وقت کلمۂ طیبہ پڑھنے کی فضیلت

الحمدللہ عزّوجل ایسا لگتا ہے کہ وقتِ موت کلمۂ طیبہ پڑھنے والے اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول اور زمانے کے ولیِ کامل کے دامن سے نسبت رَنگ لے آئی اور انہیں آخری وقت کلمہ نصیب ہوگیا اور جس کو مرتے وقت کلمہ نصیب ہوجائے اُس کا آخرت میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچہ نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت، مالکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزّت عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے،

جس کا آخر کلام لا اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہ (یعنی کلمہ طیبہ) ہو، وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (ابو داؤد، ج۳، ص۱۳۲، حدیث ۳۱۱۶)

قَبر جنّت کا باغ

اب ان خوش نصیب اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ایمان افروز واقعات پیشِ خدمت ہیں جنہیں زمانے کے ولی کے دامن سے وابستگی کی وہ بہاریں نصیب ہوئیں کہ ان کی قبریں طویل مدّت کے بعد کسی حاجتِ شدیدہ کے باعث کھولی گئیں تو نہ صرف ان کے جسم اور کفن سلامت تھے بلکہ ان کی قبروں سے خوشبوؤں کی لپٹیں بھی آرہی تھیں اور ان خوش نصیبوں کیلئے کتنی بڑی بشارت ہے کہ نبیِ کریم، رؤف الرّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (ترمذی شریف، ج۴، ص۲۰۹)

الحمدللہ عزّوجل ان خوش نصیبوں کے تروتازہ اجسام کا قبروں سے صحیح وسالم ظاہر ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ان کی قبریں ربّ عزّوجل کے کرم سے جنّت کا باغ ہیں۔ ان ایمان افروز واقعات کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

کرامات کے چھ حروف کی نسبت سے
عاشقانِ رسول کی قبریں کھلنے کے 6 واقعات

﴿۱﴾ بنتِ غلام مُرسلین عطاریہ

۳ رمضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ (8.10.2005) بروز ہفتہ پاکستان کے مشرقی حصے میں خوفناک زلزلہ آیا جس میں لاکھوں افراد ہلاک ہوئے، انہیں مُظفّرآباد (کشمیر) کے علاقہ 'میر آتسولیاں' کی مُقیم 19 سالہ نسرین عطاریہ بنتِ غلام مُرسلین شہید ہوگئیں۔ مرحومہ سلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ کے عظیم بُزرگ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ سے مُریدتھیں اور مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں۔ دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں باقاعدگی کے ساتھ شرکت بھی فرماتی تھیں۔ بعدِ تدفین مرحومہ نسرین

عطاریہ اپنے والدین اور چھوٹے بھائی کے خواب میں مسلسل آتیں اور کہیں، میں زِندہ ہوں اور بہت خوش ہوں' بار بار اِس طرح کے خواب دیکھنے کی بنا پر والدین کو تشویش ہوئی کہ کہیں ہماری بیٹی قبر میں زِندہ تو نہیں! اُنہوں نے وہاں کے اسلامی بھائیوں سے رابطہ کیا، اسلامی بھائیوں نے مُفتیانِ کرام سے قبر کشائی کی اِجازت طلب کی، اُنہوں نے منع فرمایا مگر مرحومہ کے والد اور دیگر گھر والوں نے ۸ ذوالقعدۃُ الْحَرام ۱۴۲۶ ھ (10.12.2005) شب پیر رات تقریباً 10 بجے قبر کو کھول دیا، یکبارگی آنے والی خوشبوؤں کی لپٹوں سے مَشامِ دماغ معطّر ہوگئے! شہادت کو 70 ایام گزر جانے کے باوُجود نسرین عطاریہ کا کفن سلامت اور بدن بالکل تر وتازہ تھا!

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول	ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول
سلامت رہے یاخدا مدنی ماحول	بچے نظرِ بد سے سدا مدنی ماحول
اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی	سُنو! ہے بہت کام کا مدنی ماحول
تمہیں سنّتوں اور پردے کے احکام	یہ تعلیم فرمائے گا مدنی ماحول
سَنور جائیگی آخرت اِن شاءَ اللہ	تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۲﴾ عطّاریہ اسلامی بہن

ایک مُبلّغ نے اپنی بہن کی ساس کے متعلق آنکھوں دیکھا واقعہ سُنایا! کہ ہماری بہن کے بچوں کی دادی کا غالباً 1997ء مرکزُ الاولیاء لاہور میں انتقال ہوا۔ مرحومہ امیرِ اہلسنّت ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کے ذَریعے قادِری عطّاری سلسلے میں مُرید تھیں اور قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھیں اور ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت بھی فرماتی تھیں۔

انتقال کے تقریباً ساڑھے سات ماہ کے بعد شدید بارشیں ہوئیں۔ جس سے ان کی قبر دھنس گئی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے بڑھ کر قبر کی مٹی نکالنی شروع کی تو سفید سفید کپڑا نظر آیا مزید مٹی ہٹائی تو دیکھا کہ الحمدللہ عزوجل اس عطاریہ اسلامی بہن کا پورا جسم خیر وسلامتی کے ساتھ کفن میں لپٹا ہوا تھا اور کفن تک میلا نہ ہوا تھا۔ (رِسالہ: قبر کھل گئی، ص ۲۴)

ملے نَزع میں بھی راحت رہوں قبر میں سلامت
تُو عذاب سے بچانا مَدَنی مدینے والے ﷺ

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿۳﴾ الحاج محمد اُحد رضا عطّاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ البارِی

۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ رات تقریباً پونے گیارہ بجے مرکز الاولیاء لاہور کے پونچھ روڈ کا مارکیٹ ایریا شدید فائرنگ کی تڑتڑ سے گونج اُٹھا۔ ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا اور دَھڑا دَھڑ دکانیں بند ہونے لگیں، جب لوگوں کے حواس کچھ بحال ہوئے تو دیکھا! کہ ایک کار شعلوں کی لپیٹ میں ہے۔ دَراَصل تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی عام مقبولیت اور اسلام کی حقیقی شان وشوکت کا عُروج برداشت نہ کرتے ہوئے کسی کے اشارے پر دَہشت گردوں نے دُنیائے اہلسنّت کے امیر، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت ابوالبلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کی جان لینے کی ناکام کوشش کی تھی۔ مگر **جسے خُدا رکھے اسے کون چکھے** کے مِصداق دُشمن کا منصوبہ خاک میں مل گیا اور اللہ عزوجل نے سنّتوں کی مزید خدمت لینے کے لئے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عاشق کو آنچ نہ آنے دی۔ اس فائرنگ کے نتیجے میں مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد سجاد عطّاری اور الحاج محمد اُحد رضا عطّاری جام شہادت نوش کر گئے۔ دونوں شہیدانِ دعوتِ اسلامی کو مرکزُ الاولیاء لاہور کے مشہور 'میانی قبرستان' میں سپردِ خاک کیا گیا۔ تدفین کے تقریباً آٹھ ماہ بعد لاہور میں شدید بارشیں ہوئیں، جس کے سبب شہیدِ دعوت اسلامی حاجی اُحد رضا عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ البارِی کی قبر مُنہَدِم ہوگئی۔ اَعِزّہ کی خواہش پر لاش کی منتقلی کا سلسلہ ہوا، کافی لوگوں کی موجودگی میں مٹی ہٹا کر جب چہرے کی طرف سے سِل ہٹائی گئی تو خوشبو کی لَپٹ سے لوگوں کے مَشامِ دماغ معطّر ہوگئے۔ مزید سلیں ہٹالی گئیں، عینی شاہدین کے بیان کے مطابق شہیدِ دعوتِ اسلامی حاجی اُحد رضا قادری عطاری (جو کہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مُرید تھے) کا کفن تک سلامت تھا، تدفین کے وَقت جو سبز عِمامہ شریف سر پر باندھا گیا تھا وہ بھی اسی طرح سجا ہوا تھا، چہرہ بھی پھول کی طرح کھلا ہوا تھا، ہاتھ نماز کی طرح بندھے ہوئے تھے جبکہ شہید کو جہاں گولیاں لگی تھیں وہ بھی زَخم تازہ تھے اور کفن پر تازہ خون کے دھبے صاف نظر آرہے تھے، دُرود وسلام کی صداؤں میں شہید کی لاش کو اٹھا کر دوسری جگہ پہلے سے تیار شدہ قبر میں منتقل کر دیا گیا۔ (یہ واقعہ مختلف اخبارات میں بھی شائع ہوا۔ ملخص از قبر کھل گئی، ص ۲۵)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے حملے کے واقعہ کے بعد بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک اِستغاثہ پیش کیا۔

(اس کے چند اشعار ہدیہ ناظرین ہیں جسے پڑھ کر اسلافِ کرام کی یادیں تازہ ہونگی
کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ اپنے قاتلوں کو بھی دُعائے خیر سے نوازتے ہیں)

اچانک دشمنوں نے چڑھائی یا رسول اللہ ﷺ
شہید دو ہوگئے اسلامی بھائی یا رسول اللہ ﷺ

مِرا دشمن تو مجھ کو ختم کرنے آ ہی پہنچا تھا
میں قرباں تم نے میری جاں بچائی یا رسول اللہ ﷺ

عدو جھک مارتا ہے خاک اڑاتا ہے تیرے قربان
مجھے اب تک نہ کوئی آنچ آئی یا رسول اللہ ﷺ

شہید دعوت اسلامی سجاد و اُحد آقا ﷺ
رہیں جنت میں یکجا دونوں بھائی یا رسول اللہ ﷺ

نہیں سرکار ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی
ہے میری نفس وشیطان سے لڑائی یا رسول اللہ ﷺ

حقوق اپنے کئے ہیں درگزر دشمن کو بھی سارے
اگرچہ مجھ پر ہو گولی چلائی یا رسول اللہ ﷺ

تمنا ہے میرے دشمن کریں توبہ عطا کردو
انہیں دونوں جہاں کی تم بھلائی یا رسول اللہ ﷺ

اگر چہ جان جائے خدمتِ سنّت نہ چھوڑوں گا
شہا کرتے رہیں مشکل کشائی یا رسول اللہ ﷺ

تمنا ہے تیرے عطّار کی یوں دھوم مچ جائے
مدینے میں شہادت اس نے پائی یا رسول اللہ ﷺ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمدللہ عزوجل اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْس ہوا کہ دعوتِ اسلامی پر اللہ عزوجل اور اس کے حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خصوصی کرم ہے اور اس مَدَنی تحریک کے مہکے مہکے مَدنی ماحول سے وابستہ رہنے والا خوش نصیب مسلمان دونوں جہاں کی نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور فیض یاب ہوکر دوسروں کو بھی فیض لٹاتا ہے۔

مَیّت کی چیخیں

گورکن نے شہیدِ دعوتِ اسلامی حاجی محمد اُحد رضا عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ البارِی کے قدموں کی طرف بنی ہوئی ایک عورت کی قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، مرکز الاولیاء (لاہور) کے اسلامی بھائیوں کو بتایا کہ یہ قبر حاجی اُحد رضا عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ البارِی کی شہادت سے پہلے کی ہے۔ اکثر رات کے سناٹے میں اس قبر سے چیخوں کی آواز سنی جاتی تھیں۔ جب سے حاجی اُحد رضا عطاری یہاں دفن ہوئے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ میّت سے عذاب اُٹھ گیا ہے کیونکہ چیخوں کی آواز بند ہوگئی ہے۔ اس بات کی تصدیق قبرستان کے قریب رہنے والے دیگر افراد نے بھی کی ہے۔

جو اپنی زندگی میں سنّتیں ان کی سجاتے ہیں
انہیں محبوب میٹھے مصطفیٰ ﷺ اپنا بناتے ہیں

﴾٤﴿ محمد احسان عطاری علیہ رَحمۃُ اللہِ البارِی

مُرید ہونے کی بَرَکت﴾ بابُ المدینہ کراچی کے عَلاقے گلبہار کے ایک ماڈرن نوجوان بَنام محمد احسان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مرید بن گئے۔ایک ولیِ کامل سے مُرید تو کیا ہوئے ان کی زِندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا۔چہرہ ایک مٹھی داڑھی کے ذَریعہ مَدَنی چہرہ بن گیا اور سر پر مستقل طور پر سبز سبز عمامہ کا تاج جگمگ جگمگ کرنے لگا،انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآن ناظرہ ختم کرلیا اور لوگوں کے پاس جاجا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے ایک دِن اچانک انہیں گلے میں دَرد محسوس ہوا،علاج کروایا مگر 'مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی' کے مصداق گلے کے مرض نے بہت زِیادہ شدت اختیار کرلی یہاں تک کہ قریبُ المرگ ہوگئے۔

مَدَنی وَصیَّت

اسی حالت میں انہوں نے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مَطبوعہ مَدَنی وصیت نامہ کو سامنے رکھ کر اپنا وصیت نامہ تیار کروا کر اپنے عَلاقے کے نگران کے سپرد کردیا اور پھر سدا کیلئے آنکھیں موندلیں،وقتِ وفات ان کی عمر تقریباً پینتیس سال ہوگی انہیں گلبہار کے قبرِستان میں سپردِ خاک کردیا گیا،حسبِ وصیت بعدِ غُسل کفن میں چہرہ چُھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر اُنگشتِ شہادت سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ، سینہ پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ناف اور سینے کے درمیانی حصّہ کفن پر یا غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا شیخ ضیاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے پیر ومُرشِد کا نام لکھا گیا۔دُفن کرتے وقت دیوارِ قبر میں طاق بنا کر عَہد نامہ، نقشِ نعلین ودیگر تبرکات وغیرہ رکھے گئے،بعدِ دفن قبر پر اذان بھی دی گئی اور کم وبیش بارہ گھنٹے تک ان کی قبر کے قریب اسلامی بھائیوں نے اجتماعِ ذِکر ونعت جاری رکھا۔

وفات کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بروز منگل ٦ جمادی الثانی ١٤١٨ھ (7-10-1997) کا واقعہ ہے ایک اور اسلامی بھائی محمد عثمان قادری رَضوی کا جنازہ اسی قبرِستان میں لایا گیا،کچھ اسلامی بھائی مرحوم محمد احسان عطاری علیہ رَحمۃُ اللہِ البارِی کی قبر پر فاتحہ کیلئے آئے تو یہ منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ قبر کی ایک جانب بہت بڑا شِگاف ہوگیا ہے اور تقریباً ساڑھے تین سال قبل وفات پانے والے مرحوم محمد احسان عطاری علیہ رَحمۃُ اللہِ البارِی سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے خوشبودار کفن اوڑھے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں آناً فاناً یہ خبر ہر طرف پھیل گئی اور رات گئے تک زائرین محمد احسان عطاری کے کفن میں لپٹے ہوئے تروتازہ لاشے کی زِیارت کرتے رہے۔ (یہ واقعہ مختلف اخبارات میں بھی شائع ہوا۔)

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بارے میں غلط فہمیوں کے شکار رہنے والے کچھ افراد بھی دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ عزّوجل کے اس عظیم فضل وکرم کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرکے تحسین وآفرین پکار اُٹھے اور دعوتِ اسلامی کے محبّ بن گئے۔ (ملخص از۔ قبر کھل گئی، ص ۲۸، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

﴿۵﴾ محمد نوید عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الْباری

ضلع جنت المعلیٰ حلقہ گلشنِ عطار طائی محلّہ مہاجر کیمپ نمبر ے، باب المدینہ کراچی کے مقیم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ سترہ سالہ اسلامی بھائی محمد نوید عطاری کا ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ صبح تقریباً آٹھ ۸ بجے انتقال ہوا۔ تکفین کے بعد حسب وصیت مرحوم کے سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجا کر مہاجر کیمپ نمبر ے کے قبرِستان میں سُپرد ِخاک کر دیا گیا۔

جمعرات ربیع الغوث ۱۴۲۲ھ 12 جولائی 2001ء کو مرحوم محمد نوید عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الْباری نے اپنے بھائی کو خواب میں آکر بتایا کہ تم میری قبر پر نہیں آتے، آکر دیکھو تو سہی میری قبر کا کیا حال ہو گیا ہے۔ جس دِن خواب آیا تھا اس دِن شدید بارش ہوئی تھی، چنانچہ جا کر دیکھا تو جمعرات کو ہونے والی مُوسلا دھار بارش کے باعث قبر دھنس گئی تھی۔

قَبْر کُشائی

اتوار کو صبح تقریباً ساڑھے سات بجے مرحوم کے تمام بھائی بشمول دعوتِ اسلامی کے آٹھ حفاظِ کرام قبر پر آئے۔ کئی لوگوں کی موجودگی میں گورکن نے قبر کشائی کی، تو یہ منظر دیکھ کر تمام حاضرین کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ مرحوم نوید عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الْباری جن کی وفات کو تقریباً نو ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا، ان کا بدن تر و تازہ اور کفن بھی سلامت ہے، سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے دونوں ہاتھ نماز کی طرح باندھے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں۔

چار اسلامی بھائیوں نے مل کر ان کی لاش کو قبر سے نکالا، ان کے جِسم اور قبر سے خوشبو کی لپٹیں آرہی تھیں، قبر کو دُرست کر کے دوبارہ دَفن کر دیا گیا، اللہ عزوجل نوید عطاری کی مغفرت کرے اور ان کے صَدقے ہم سب کو بخشے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

(اس واقعہ کی بھی اخبارات کے ذَریعے کافی تشہیر ہوئی۔ ملخص از۔ قبر کھل گئی، ص ۳۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اللّٰہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

﴿٦﴾ خوش نصیب عطّاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الباری

بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ میرے والد صاحب عبدالسمیع عطاری مَدَنی ماحول سے ناواقفیت کی بنا پر میرے اجتماع میں شرکت کرنے پر کبھی کبھی اعتراض کیا کرتے۔ مگر میں نے جواب دینے کے بجائے گھر والوں پر اِنفرادی کوشش جاری رکھی، موقع ملنے پر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں گھر میں سنانے کا سلسلہ رکھا، الحمدللہ عزوجل اس کی بَرَکت سے والد صاحب سمیت تمام گھر والے بھی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مرید بن گئے اور ایک دِن والد صاحب نے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کی کیسٹ 'قبر کی پکار' سن کر چہرے پر داڑھی شریف بھی سجالی، نماز وہ پہلے ہی شروع فرما چکے تھے۔ چند دِن بیمار رہے اور انہیں راجپوتانہ ہسپتال میں داخل کردیا گیا۔ 20 جولائی 2004ء بروز منگل دوپہر کم وبیش ایک بجکر تیس مِنَٹ پر میری اور دیگر رِشتہ داروں کی موجودگی میں والد صاحب عبدالسمیع عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الباری بلند آواز کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وِرد کرنے لگے اور اسی عالم میں ان کی روح پرواز کرگئی۔

سبز لباس

کم وبیش چالیس دِن بعد شدید بارش ہوئی اور قبر ایک جانب سے دَب گئی۔ خطرہ تھا کہ اندر گر جائے گی۔ لہٰذا جب قبر کو دُرست کرنے کیلئے کھولنے کی ضرورت پیش آئی تو ایک ایمان افروز منظر سامنے تھا، والد صاحب عبدالسمیع عطاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الباری کا کفن اور جسم چالیس دِن گزرنے کے باوُجود سلامت تھا اور خوشبو کی لپٹیں آرہی تھیں۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

عظیم نسبتیں

مذکورہ بالا واقعات میں جن اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی کلمۂ پاک کا وِرد کرتے ہوئے دُنیا سے قابلِ رشک انداز میں رُخصتی کا بیان ہے اور وہ خوش نصیب جن کے بدن وکفن ایک عرصہ گزر جانے پر بھی سلامت تھے اور ان کی قبروں میں خوشبو کا بسیرا تھا، ان خوش نصیبوں میں یہ نسبتیں یکساں دیکھی گئیں کہ یہ تمام اسلامی بہنیں اور بھائی۔۔۔۔۔! (۱) عقیدہ توحید ورسالت کے داعی (۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام (۳) صحابۂ کرام، واَہلِ بیت اَطہار اور اَولیائے کاملین کے محبّ (٤) چاروں آئمۂ عُظام کو ماننے والے اور کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا سیّدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُقلِد یعنی حَـنَـفِـیُ تھے (۵) مسلکِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر کاربند تھے (٦) تبلیغِ قرآن وسنّت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور زمانے کے ولی شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مرید تھے۔

مرشد کامل کی دعاؤں کا صَدَقہ

ہمارا حُسنِ ظَن ہے کہ مذکورہ دُنیا سے رُخصت ہونے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں کو ملنے والی بہاریں اُن کے مرشِد کامل کی دعاؤں کا صَدَقہ ہے۔ کیونکہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے مریدین و متعلقین کو دعاؤں سے نوازتے ہی رہتے ہیں۔ اس کی ایک جھلک مُلاحظہ فرمائیں۔

21-12-2002 میں قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کا جب آپریشن ہوا تو آپریشن کے شروع سے آخر تک ساتھ رہنے والے ڈاکٹر (جو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مُرید ہیں) اُنہوں نے حلفیہ بتایا کہ نیم بیہوشی میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا ایمان افروز انداز دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، لوگوں کا Crowd (مجمع) ہوگیا، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی رِقّت انگیز صداؤں اور دعاؤں کو سُن کر کئی آنکھیں اشکبار تھیں۔ اِس دوران آپ نے وقتاً فوقتاً اپنی زَبان سے جو جو ادا کیا اور جن جن کلمات کی بار بار تکرار کی وہ یہ تھے،

’سب لوگ گواہ ہوجاؤ میں مُسلمان ہوں ، یااللہ عزوجل ! میں مسلمان ہوں، یااللہ عزوجل ! میں تیرا حقیر بندہ ہوں، یارسول اللہ ﷺ ! میں آپ کا ادنیٰ غلام ہوں، یااللہ عزوجل ! میرے گناہوں کو بخش دے، اے اللہ عزوجل ! میری مغفرت فرما، اے اللہ عزوجل ! میرے ماں باپ کی مغفرت فرما، اے اللہ عزوجل ! میرے بھائی بہنوں کی مغفرت فرما، یا اللہ عزوجل ! میرے گھر والوں کی مغفرت فرما، اے اللہ عزوجل ! میرے تمام مُریدوں کی مغفرت فرما، اے اللہ عزوجل ! حاجی مشتاق (رحمۃ اللہ علیہ) **کی مغفرت فرما، اے اللہ عزوجل ! تمام دعوتِ اسلامی والوں اور والیوں کی مغفرت فرما، اے اللہ عزوجل ! محبوب ﷺ کی ساری اُمّت کی مغفرت فرما‘** کبھی ان دُعاؤں کی بار بار تکرار کرتے ،کبھی ذِکرو دُرود میں مشغول ہوتے تو کبھی کلمۂ طیبہ کا وِرد کر کے اپنے ایمان پر سب کو گواہ بناتے ہوئے Stretcher پر سُوار اپنے کمرے کی طرف بڑھتے چلے جارہے تھے۔

میں اپنے ربّ عزوجل کا کروڑہا کروڑ شُکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھ جیسے ادنیٰ کو اتنی عظیم ہستی امیرِ اہلسنّت ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا دامن نصیب فرمایا اور اُن کے مریدوں میں کیا۔ اَلحمدلِلّٰہ ثُمَّ الحمدلِلّٰہ عزوجل

مَدَنی مشورہ

جو کسی کا مرید نہ ہو اُس کی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے کہ فی زمانہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ کے وُجودِ مبارک کو غنیمت جانے اور بلا تاخیر ان کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اپنے گھر کے ایک ایک فرد بلکہ اگر ایک دِن کا بچہ بھی ہو تو اُسے بھی سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں داخل کر کے مُرید بنوا کر قادری رضوی عطاری بنا دیں۔

امیرِ اہلسنّت اپنے مُریدوں سے کس قدر محبت فرماتے ہیں یہ تو آپ پڑھ ہی چکے ہیں کہ نیم بے ہوشی میں بھی وہ اپنے مُریدوں کیلئے مغفرت کی دُعائیں مانگتے رہے، یہاں تک کہ معلوم ہوا ہے بقرعید (۱۴۲۳ھ) میں انہوں نے ایصالِ ثواب کیلئے ایک قربانی اپنے غریب مُریدوں کی طرف سے اور ایک قربانی اپنے فوت شدہ مُریدوں کی طرف سے کی۔ ظاہر ہے جو نیم بے ہوشی میں بھی اپنے مُریدوں کو نہ بھولے وہ بھلا ہوش کے عالم میں کس طرح بھلا سکتا ہے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل نزع اور قبر و حشر میں بھی عطاریوں کا بیڑا پار ہے۔

آپ خود یا کسی اور کو مرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں تو آخری صفحے پر دیئے گئے فارم پر اُن کے نام ترتیب وار بمع ولدیت و عمر لکھ کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگراں پُرانی سبزی منڈی مکتب نمبر 3 کے پتا پر روانہ فرما دیں اِن شاءَ اللہ عزوجل اُنہیں سلسلۂ عالیہ قادری رَضویہ عطاریہ میں داخل کرلیا جائے گا۔

قِسمت اپنی پیاری پیاری — غوث کے صدقے ہیں عطاری
نسبت ہے کیا خوب ہماری — ہم عطاری ہیں عطاری
بہرِ رضا اے ربِّ باری — بچہ بچہ ہو عطاری
خوفِ خُدا سے گریہ طاری — ہو، یہ تڑپ ہے بن عطاری
عشقِ نبی میں آہ و زاری — کا ہے شوق تو بن عطاری
جو کوئی بھی ہے عطاری — کیسے بھلا ہوگا وہ ناری
نیکی سے گر دِل ہے عاری — آؤ بن جاؤ عطاری

(ملخصاً رسالہ : امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کے آپریشن کی جھلکیاں)

حیرت انگیز یکسانیت

جن خوش نصیب اسلامی بھائیوں اور بہنوں کو وقتِ موت کلمۂ طیبہ پڑھنے کی سعادت ملی اور قبریں کھلنے پر جسم وکفن سلامت ہونے کے ساتھ خوشبو کا بسیرا تھا ان تمام میں حیرت انگیز یکسانیت یہ دیکھیں گئی کہ یہ تمام اپنے پیرو مرشد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی مَدَنی تربیّت کی بَرَکت سے (۱) پنج وقتہ نمازی اور دیگر فرائض وواجبات پر عمل کا ذِہن رکھنے اور سنّتوں کے مطابق اپنے شب وروز گزارنے والے تھے (۲) نیکیاں کرکے نیکی کی دعوت پھیلانے اور برائیوں سے بچ کر برائیوں سے بچانے کی کوشش کرنے والے (۳) دُرودوسلام محبت سے پڑھنے والے (٤) فاتحہ نیاز بالخصوص گیارہویں شریف اور بارہویں شریف کا اہتمام کرنے والے (٥) عیدِ میلادُالنّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشی میں جشنِ ولادت کی دُھومیں مچانے والے (٦) چراغاں اور اجتماعِ ذِکر ونعت کرنے والے تھے۔ جبکہ فوت ہوجانے والے خوش نصیب اسلامی بھائی (٤) بارہ ربیع النور شریف کے دِن اہتمام کے ساتھ مدنی جُلوس میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ (٤) مزاراتِ اَولیاء پر باادب حاضری بھی دیا کرتے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام خوش نصیبوں سے متعلق مُندرجہ ذیل فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روشنی میں غور فرمائیں:۔

فرامینِ مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆ جس کا آخرکلام لاالٰہ اِلَّااللّٰہ (یعنی کلمہ طیبہ) ہو، وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (ابو داؤد ج۳ ص ۱۳۲، حدیث ۳۱۱٦)

☆ قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (ترمذی شریف، ج۴، ص ۲۰۹)

دُنیا و آخرت میں کامیاب

رسولِ کریم، رءُوف الرّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرامینِ جنّت نشان پڑھ کر تو ہر شخص کا حسنِ ظن یہی ہونا چاہئے کہ موت کے وَقت انتہائی نازک اور مشکل وقت میں مذکورہ عاشقانِ رسول کا کلمۂ طیبہ پڑھنا اور دُنیا سے رُخصت ہونے کے بعد ان کے تروتازہ اَجسام کا قبروں سے صحیح وسلامت ظاہر ہونا، قبروں سے خوشبو کی لپٹیں آنا، ان عاشقانِ رسول کے مذکورہ عقائد کا عین شریعت کے مطابق ہونے کی دلیل ہے اور اُمید ہے اللہ ورسول عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے راضی ہوں گے اور اِن شاءَ اللہ عزّوجل وہ دُنیا وآخرت میں کامیاب ہوں گے۔

ہر ذی شُعور اور غیر جانبدار شخص یہی کہے گا کہ یہ تو وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے ولیِ کامل کے دامن اور مسلکِ حقہ اہلسنّت کی وہ بہاریں پائیں کہ انہیں وقتِ موت کلمۂ طیبہ پڑھنے کی سعادت ملی، اِن شاءَ اللہ عزّوجل یہ خوش نصیب قبر، حشر، میزان اور پُل صراط پر بھی ہر جگہ اللہ ورسول عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل وکرم سے کامیاب ہوکر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شَفاعت کا مُودہ جاں فزا سن کر جنّتُ الفردوس میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوس پانے کی سعادت پالیں گے۔

اِن شاءَ اللہ عزّوجل ...... اِن شاءَ اللہ عزّوجل ...... اِن شاءَ اللہ عزّوجل

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی صَدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

۷۸۶

الصَّلوٰةُ وَالسَّلامُ علیك یا رسُول اللہ

قادری عطاری یا قادریہ عطاریہ بنوانے کیلئے

(۱) نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔

(۲) ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں۔

(۳) الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

ایڈریس۔ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی مکتب نمبر 3

نمبر شمار	نام	مرد/ عورت	بن/ بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس
۱						
۲						
۳						
۴						

مدنی مشورہ ﴾ اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔ اُمّت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت جہاں آپ خود مرید ہونا پسند فرمائیں، وہاں اِنفرادی کوشش کے ذریعے اپنے عزیز و اقرباء، اہل خانہ و دوست احباب اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی بیعت کیلئے ترغیب دِلا کر مرید کروادیں اور یوں اپنی اور دوسرے مسلمانوں کی آخرت کی بہتری کا سامان کریں۔

☆ ☆

مآخذ و مراجع

کتاب	مصنّف / مؤلف
قرآنِ مجید	کلامِ باری تعالیٰ
کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان
صحیح بخاری	محمد بن اسماعیل البخاری
تفسیرِ نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی
مسندِ امام احمد	امام احمد بن حنبل
صحیح مسلم	مسلم بن حجاج نیشاپوری
سُنن ابوداؤد	ابوداؤد سلیمان بن اشعث
شرح الصدور	امام جلال الدین السیوطی
کیمیائے سعادت	محمد بن محمد الغزالی
احیاء العلوم	محمد بن الغزالی
تذکرۃ الاولیاء	فرید الدین محمد العطار
نزہۃ المجالس	مولانا عبدالرحمٰن الصفوری
احسن الوعاء	مولٰنا نقی علی خان
لقط المرجان فی احکام الجان	امام جلال الدین السیوطی
کشف المحجوب	داتا گنج بخش علی ہجویری
وقار الفتاویٰ	حضرت وقار الدین علیہ الرحمۃ
فتاویٰ رضویہ شریف	اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن
الملفوظ شریف	مفتی اعظم ہند مصطفٰی رضا خان
حقائق عن التصوف	حضرت عیسیٰ شاذلی علیہ الرحمۃ
المواہب الدنیا	علامہ احمد بن محمد قسطلانی علیہ الرحمۃ
مجمع الزوائد	امام ابوالقاسم عبدالکریم ھیثمی
جامع کراماتِ اولیاء	علامہ محمد یوسف نبہانی

کتاب	مصنّف / مؤلف
فیضانِ بسم اللہ	امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی
بُرے خاتمے کے اسباب	امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی
الترغیب والترہیب	ذکی الدین عبدالعظیم المنذری
الرسالۃ القشیریہ	ابوالقاسم عبدالکریم القشیری
انوارِ رضا	....
زبدۃ المقامات	....
رُوح البیان	حضرت اسمٰعیل حقی
شرح العلامۃ الزرقانی علی المواہب	محمد بن عبدالباقی زرقانی
جامع الاحادیث	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان
جامع الترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ
دلیل العارفین	خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمۃ
فوائد فواد	میر حسن سنجری علیہ الرحمۃ
ہشت بہشت	....
حیاتِ اعلیٰ حضرت	علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ
فوائد السالکین	....
الجامع الصغیر	علامہ جلال الدین بہاری علیہ الرحمۃ
اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ
انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ	....
الوظیفۃ الکریمہ	مفتی حامد رضا خان علیہ الرحمۃ
فتاویٰ افریقہ	اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ
ایھا الولد	امام غزالی علیہ الرحمۃ الوالی
زلف وزنجیر	علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ